Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
37-38

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

6/13 شوال 1431 ہجری۔ 16/23 تبوک 1389 ہش۔ 16/23 ستمبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مسیح موعود کے آنے سے اسلام پر تنگی کا دور گذر گیا ہے۔ مسیح الزمان نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو روشن کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ تمام تر روکوں کے باوجود احمدیت کا قافلہ آگے بڑھتا جارہا ہے۔ احمدی مسلمان وہ عملی نمونے دکھا رہے ہیں جو صحابہ کرام نے ہمارے سامنے رکھے تھے جنہوں نے جانوں کی قربانیاں دیں اور اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھا

اگر دشمن کی طرف سے تنگیاں وارد کی جاتی ہیں تو کامیابیاں بھی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں

آئندہ جب احمدیت حقیقی اسلام کی فتح کی خوشی کی عید منائی جائے گی تو شہداء احمدیت کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی

پاکستان کے احمدی جس طرح بہادری اور جرأت سے ظلموں کو برداشت کر رہے ہیں اور عید منا رہے ہیں۔ تمام دنیا کے احمدیوں کا فرض ہے کہ ان کیلئے دعائیں کریں

جب دنیا میں خدا کی حکومت قائم ہوگی وہی ہمارے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں ،قربانیاں دے رہے ہیں ،بے گھر ہو رہے ہیں تو اس عید کے استقبال کیلئے جو جماعت احمدیہ کا مقدر ہے

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ستمبر 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا کہ پس یقیناً ہر تنگی کے بعد آسائش ہے یقیناً ہر تنگی کے بعد بڑی آسائش ہے اور فرمایا: یہ آیات سورہ انشراح کی ہیں جو مکہ میں نازل ہوئی اور مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سال جن سختیوں زیادتیوں اور ظلموں کو برداشت کرتے ہوئے گزرے اس سے ہم سب واقف ہیں۔ غریب صحابہ پر جو ظلم ہوتے، انہیں دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے اور انکے لئے دعا کرتے۔ ایسے ہی ایک ظلم کا ذکر حضرت یاسرؓ اور ان کے گھر والوں کے بارے میں ملتا ہے۔ ان پر ظلم ہو رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گذر ہوا آپ نے یہ ظلم دیکھ کر فرمایا اے ال یاسر! صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ خدا نے تمہاری انہیں تکلیفوں کے بدلے میں تمہارے لئے جنت تیار کی ہے۔ اس ظلم کے دوران ہی ان دونوں میاں بیوی نے شہادت کا رتبہ پایا ہے۔

فرمایا: دیکھیں ایک طرف ظلموں کا یہ حال ہے کہ سوائے موت کے ان ظلموں سے کوئی چیز نجات نہیں دلا سکتی اور صبر کی تلقین کی جارہی ہے اور دوسری طرف یہ خوشخبری دی جارہی ہے کہ تنگی کے بعد بہت بڑی کامیابی مقدر ہے اور یقیناً ہر تنگی کے بعد ایک اور کامیابی مقدر ہے۔ فرمایا یہ تنگیاں، جانوں کی قربانیاں، ظلموں کے خوفناک حالات تو ہیں لیکن اس ایک ایک ظلم کے پیچھے کامیابیوں کا ایک سلسلہ شروع ہونے والا ہے اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ وہی کمزور اور مظلوم نہ صرف تمام عرب پر چھا گئے بلکہ عرب سے باہر نکل کر بڑی بڑی حکومتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لا ڈالا اور صدیوں سے مسلمان دنیا میں ایک طاقت بنکر رہے۔

فرمایا: آج مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کی غلامی پر فخر ہے اور یقیناً یہ بجا فخر ہے اور آج روئے زمین پر اس سے بڑا اعزاز کوئی نہیں کہ ہم نبی آخر الزماں فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ہیں لیکن جس طرح یہ قرآنی آیت ظاہر کرتی ہے کہ تنگی کا زمانہ بھی آتا ہے اور آنا ہے اور آیا اور آنحضرت نے پیشگوئی فرمائی کہ میری امت پر بھی ایک اندھیرا زمانہ آئے گا جس میں وہ جاہ وحشمت نہیں رہے گی جو ایک دفعہ قائم ہو چکی تھی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس سچائی سے یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی باوجود اس کے کہ اسلامی حکومتیں تو ہیں لیکن اپنا امتیاز اور اپنی ساکھ گنوا بیٹھے ہیں۔ ہم ہر چیز کے محتاج ہیں ہمارے اپنے وسائل غیروں کے تصرف میں ہیں۔ تیل نکالنا ہو یا کسی دولت سے فائدہ اٹھانا ہو جب تک ہم غیروں کی طرف نہ دیکھیں ہم کامیاب نہیں ہوسکتے یہ تو ہے دنیاوی حالت۔

دین کا یہ حال ہے کہ نام نہاد علماء نے دین کو بگاڑ کر اس میں بدعات پیدا کر دی ہیں۔ آج کل وہ اسلام نہیں رہا جو آنحضرت ﷺ کا اسلام ہے۔ پہلے اسلام اور آج کے اسلام میں مشرقین کی دوری ہے۔ جذبہ ایمان کے اظہار بے شک کئے جاتے ہیں لیکن عمل اس سے کوسوں دور ہیں۔ جہاد کے نام کی غلط تشریح کر کے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

فرمایا: دین کیلئے اگر کوئی ہتھیار اٹھائے گا تو ہزیمت اٹھائے گا۔ فرمایا: اسلام اور جہاد کے نام پر جہاد کا اسقدر غلط استعمال کیا جارہا ہے کہ جس سے ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔ اسلام وہ خوبصورت مذہب ہے کہ جس کو دفاعی جنگ کی اجازت اسلئے ملی تھی کہ اگر اب کفار کے ہاتھ کو نہ روکا تو اب نہ کوئی گرجا سلامت رہے گا نہ یہودیوں کی عبادت گاہیں اور نہ کوئی معبد سلامت رہے گا نہ مساجد سلامت رہیں گی کیونکہ یہ جہادی خدا کے نام پر خدا کے گھروں میں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم کر رہے ہیں کلمہ گوؤں کو بلا امتیاز قتل کرتے جارہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ باقاعدہ جنگ کی صورت میں بھی کسی بوڑھے کو قتل نہیں کرنا، کسی عورت کو بچے کو، پادریوں، راھبوں کو جو اپنی عبادت گاہوں میں مصروف ہیں انہیں کچھ نہیں کہنا۔ قومی دولت کو برباد نہیں کرنا۔ لیکن آج کے جہادی اپنی قوموں اور کلمہ پڑھنے والوں کے ساتھ وہ ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک کرتے ہیں کہ جس کو دیکھ اور سنکر بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور پھر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پُر یقیناً اس بات پر اللہ اور رسول کی ناراضگی مول لے کر اس کی پکڑ میں آئیں گے اور آرہے ہیں فرمایا: صرف دہشت گرد تنظیمیں ہی نہیں جن کی عموماً ہر جگہ مذمت کی جاتی ہے احمدیوں پر ان

(باقی صفحہ 22 پر ملاحظہ فرمائیں)

خصوصی درخواست دُعا

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر کے آخر میں فرمایا کہ چند روز سے آپ کے بازو میں شدید تکلیف ہے جس کی وجہ سے حضور انور کو سٹرانگ پین کلر بھی استعمال کرنی پڑ رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ اس کی وجہ سے بفضلہٖ تعالیٰ جماعتی کاموں میں کوئی روک تو نہیں پڑی ہے اور کام بفضلہٖ تعالیٰ حسب دستور ہو رہا ہے لیکن چونکہ عید کے موقعہ پر کثیر تعداد میں احباب سے مصافحہ کرنے سے ڈاکٹر نے منع کیا ہے لہذا اس مرتبہ آپ ہر ایک سے فرداً فرداً مصافحہ نہیں فرمائیں گے۔

احباب جماعت حضور انور کی کامل شفایابی درازی عمر اور بسہولت خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملنے کیلئے حضور انور کی خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس ومتعنا بطول حیاتہٖ وبارک فی عمرہ وامرہ۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پاکستان کا خوفناک سیلاب اور بدترین حالات

آج بدھ ہے ستمبر کی پہلی تاریخ اور رمضان المبارک کا ۲۱ واں روزہ جو کہ یوم شہادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہے۔ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن دیکھنے کے بعد جب پاکستانی ٹی وی کو اس غرض سے کھولا کہ پاکستان کے دو کروڑ سے زائد سیلاب زدگان کے حالات کے متعلق کچھ علم ہو تو بجائے سیلاب زدگان کے حالات کے ٹی وی پر پاکستان کے دو بڑے شہروں کراچی اور لاہور میں خود کش بم دھماکوں کی لائیو کوریج دی جا رہی تھی اور بتایا جا رہا تھا کہ یوم شہادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقع پر ان شہروں میں نکالے جانے والے ماتمی جلوسوں پر متعدد خود کش بم دھماکے ہوئے ہیں جن میں خبروں کے مطابق 40 سے زائد افراد کے مارے جانے اور 200 زخمی ہونے کا ذکر تھا اور یہ ماتمی جلوس ایک مشتعل جلوس میں تبدیل ہو چکا تھا جس نے کئی پولیس چوکیوں اور گاڑیوں کو جلا دیا۔بعد میں معلوم ہوا کہ ان حملوں کی ذمہ داری دہشت گرد تنظیم تحریک طالبان پنجاب نے لی ہے۔

بہت افسوس ہوا کہ سیلاب کی خوفناک تباہ کاریوں کی وجہ سے جس قوم کو متحد ہو کر اس قدرتی آفت کا مقابلہ کرنا چاہئے تھا، وہ عذاب پر عذاب میں مبتلا ہوتی چلی جا رہی ہے۔سیلاب کا عذاب تو جھیل ہی رہی ہے لیکن اس پر وہ عذاب بھی کچھ کم نہیں جو ایک فرقہ دوسرے فرقے پر اسلام کے نام پر لا د رہا ہے۔پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا جو تخمینہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق کم و بیش دو کروڑ افراد اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ ہزاروں انسانوں اور مویشیوں کی اموات کے علاوہ چالیس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔کئی لاکھ ایکڑ پر کھڑی فصل تباہ ہو گئی۔ مالی اعتبار سے جو سیلاب کے نقصانات کا اندازہ لگایا گیا وہ اربوں ڈالر ہے۔ ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ اس سیلاب کی وجہ سے پاکستان کئی دہائیاں پیچھے چلا گیا ہے۔

وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ پورے ملک کے 124 اضلاع میں سے 72 اضلاع شدید طور پر سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں جن میں خیبر پختون خواہ کے 24 سندھ کے 19 پنجاب کے 12 بلوچستان کے 10 اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے 7 اضلاع شامل ہیں۔اقوام متحدہ نے اس کو کُرّہ ارض کی سب سے بڑی آفت قرار دیا ہے۔اگرچہ اب سیلاب کا پانی آہستہ آہستہ اُتر گیا ہے لیکن لاکھوں بے گھر لوگ ابھی بھی بے سہارا امدادی کیمپوں میں اپنے معصوم بچوں سمیت بھوک اور موسم کی سختی برداشت کئے ہوئے پڑے ہیں۔ جہاں مختلف انواع کی بیماریاں اُن پر اور ان کے بچوں پر منہ پھاڑے کھڑی ہیں۔ ہیضہ، ٹائیفائیڈ۔جگر کی سوزش۔ملیریا اور گیٹر و وغیرہ سے خاص طور پر ہزاروں بچے اور بوڑھے لوگ شدید متاثر ہیں اور ان بیماریوں سے روز اموات ہو رہی ہیں۔کھانے کی چیزوں کی قلت کے علاوہ پینے کے صاف پانی کی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے یہ بیماریاں مزید پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

پاکستان کے سیلاب کے اس عذاب میں سیلاب کی جسمانی و ذہنی تکالیف کے علاوہ یہ ایک نئی بات دیکھنے میں آئی ہے کہ سیلاب زدگان کو شدید قسم کے ذہنی دباؤ میں سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے۔اکثر جگہوں سے یہ خبریں بھی آئیں کہ بے سہارا و بدحال لُٹے ہوئے سیلاب زدگان جب اپنے گھروں سے ضرورت کا تھوڑا بہت مال و اسباب ساتھ لیکر پناہ گزین کیمپوں کی طرف جا رہے تھے تو راستوں میں ڈاکوؤں نے بچا کھچا سامان بھی اُن سے لوٹ لیا۔ ایسی خبریں سن کر اور اخبارات میں پڑھ کر بڑا عجیب لگا کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے اور لا الہ الا اللہ کے نعرے لگانے والے اس ملک میں اسلام کو بہت دور کی بات ہے، انسانیت بھی ختم ہو چکی ہے۔اس قدر مفاد پرستی اور نام و نمود کا عالم ہے کہ ایسے کسمپرسی کے حالات میں بھی وہاں کی ہر امدادی تنظیم بس اپنی شہرت کا ڈنکا پیٹ رہی ہے اور بس یہی دہائی دئے جا رہی ہے کہ گویا وہ اکیلے سیلاب زدگان کی مدد کر رہی ہے اور دوسرے گویا کچھ نہیں کر رہے ہیں، ہر سیاسی پارٹی ہر مذہبی تنظیم ہر ٹی وی چینل اپنی ہی تعریف کے گن گا رہا ہے۔اسلام نے جو اخلاق سکھائے تھے اس قوم سے کوسوں دور ہوتے جا رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان کے علماء سنجیدگی سے سوچتے کہ یہ عذاب ان پر کیوں آ رہا ہے؟ کیوں وہ خدا کی پکڑ کے نیچے آئے ہیں کن گستاخیوں کی سزا وہ پا رہے ہیں وہ ڈھٹائی سے یہ کہتے چلے جا رہے ہیں کہ یہ سیلاب جس نے پاکستان کے ایک بڑے حصہ کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے، ان پر ایک ابتلاء ہے عذاب نہیں ہے۔گویا وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مومنین پر جو ابتلاء آئے ہیں یہ سیلاب دراصل اسی کا ایک حصہ ہے۔سوال یہ ہے کہ قرآن مجید اُٹھا کر دیکھیں کہ کب مومنوں پر اتنے بڑے سیلاب کی شکل میں ابتلا آیا ہے۔قرآن مجید کی روشنی میں جب ہم سیلاب کی تاریخ دیکھتے ہیں تو وہاں صاف طور پر یہی ملتا ہے کہ صداقت کا انکار کرنے والوں اور خدا کے ماموروں سے گستاخی کے ساتھ پیش آنے والوں پر سیلاب کا عذاب آیا تھا۔قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیلاب کی شکل میں سب سے بڑا عذاب قوم نوح پر آیا تھا۔حضرت نوح علیہ السلام کی تنبیہ اور ان کی قوم کی گستاخی اور ان پر آنے والے عذاب کا قرآن مجید کی ایک پوری سورت میں ذکر ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے، ڈرا۔ باوجود انذار کے ان کی قوم مانی نہیں اور انکار و گستاخی کو معمول بنا لیا ۔چنانچہ ان کے خلاف حضرت نوحؑ نے بددُعا کی کہ اے اللہ اب انتہا ہو گئی ہے یہ قوم مان نہیں رہی اور یہ سوائے خسارہ اُٹھانے کے اور کوئی کام نہیں کر رہی ۔مومنین کے خلاف مکر ان کا دن رات کا شغل بن گیا ہے۔لگاتار لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور ان کو راہ ہدایت کی طرف آنے نہیں دے رہے ۔لہٰذا اے خدا ان کا کوئی گھر آباد نہ چھوڑ ،اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ شریر مزید شریر نسل پیدا کریں گے اور خدا کے بندوں کو گمراہ کریں گے۔چنانچہ اللہ نے ان کو سیلاب کے پانی میں غرق کر دیا اور نار جہنم تک پہنچایا۔

پس قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم شدید قسم کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اللہ ان کو بچانے کیلئے اپنا مامور بھیجتا ہے، اس مامور کے لگاتار سمجھانے سے بھی اگر وہ نہیں مانتے بلکہ گستاخی پر اُتر آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پر پھر عذاب نازل کرتا ہے۔ چنانچہ اپنے اس قانون کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً (بنی اسرائیل:۵۸) کہ ہم کسی قوم کو اس وقت تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتے جب تک کہ اپنا رسول مبعوث کر کے ان کو انذار نہ کریں۔

پاکستان میں آنے والا یہ خوفناک سیلاب بھی دراصل خدا کی طرف سے آنے والا ایسا عذاب ہے جو کہ خدا کی طرف سے آنے والے مسیح موعود و مہدی معہود کے انذار کے بعد آیا ہے لیکن بجائے انذار سے فائدہ اُٹھانے کے یہ قوم کئی دہائیوں سے بے باک ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پہلے تو انہوں نے خدا کی طرف سے آنے والے مامور کا انکار کیا۔ پھر اس کو کافر ٹھہرایا۔خدا کے مامور کے خلیفہ کو وطن سے بے وطن کیا۔ان کے بنیادی و انسانی حقوق تلف کئے۔ ان سے عبادت کا حق چھین لیا۔ان کو مارا پیٹا، قتل کیا ان کی جائیدادیں لوٹیں، جلائیں۔ان کو نوکریوں سے برطرف کیا ۔ان کے بچوں پر تعلیمی اداروں میں ظلم کیا گیا۔ فیصلہ کرنے والوں نے ناانصافی کے فیصلے کئے۔ان کے قتل کے فتوے دیئے اور ان فتوؤں کی کھلے عام تشہیر کی ۔نمازیوں کو بحالت نماز شہید کر دیا۔اور خدا کا خلیفہ ہر ایسے موقع پر ان کو تنبیہ کرتا رہا کہ باز آؤ۔ باز آجاؤ۔ اپنی گستاخ زبان اور قلموں کو روک لو۔خدا کے مامور کے خلاف بدزبانی مت کرو۔ بے جا تہمتیں اور الزامات مت لگاؤ لیکن یہ نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی سے خدا کے مامور کے خلاف سالہا سال سے اپنی گستاخ زبانیں کھول رہے ہیں۔نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج کروڑوں لوگ بے گھر ہیں، لاکھوں مکان تباہ ہو گئے ہیں اور بیمار و بے سہارا لوگ کھلے آسمان تلے مجبوری کے دن گزار رہے ہیں جو کھانے پینے کو ترس رہے ہیں جو دوائیوں کا انتظار کرتے ہوئے جانیں دے رہے ہیں اور قوم کے لیڈر ان کے لئے پوری دنیا سے بھیک مانگ رہے ہیں۔

یاد کیجئے! ایک وقت پاکستان کے سیاسی و مذہبی لیڈر جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اگر جماعت احمدیہ نے ہماری بات نہ مانی اور احمدیت سے توبہ نہ کی تو ہم ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دیں گے اور احمدی تمام دنیا سے بھیک مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تو اس ذلت سے بچایا ہوا ہے لیکن اللہ نے ان کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دیا ہے اور انہیں عالمگیر بھکاری بنا دیا ہے۔اور عبرت انگیز داستاں یہ ہے کہ ان میں

(باقی صفحہ 23 پر ملاحظہ فرمائیں)

پاکستان میں سیلاب کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا الہام

فرمایا: ۱۷/۱۸ مارچ ۱۹۵۱ء کی شب کو مجھے یہ الہام ہوا کہ

’’سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا‘‘

جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا میرے دل میں ساتھ ہی ڈالا جاتا تھا کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے اور دونوں طرف سے مراد یا تو دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں اور یا ریل یا سڑک کے دونوں طرف ہیں جو کراچی اور پاکستان کے مشرقی علاقوں کو ملاتی ہے۔

اسی طرح میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ نشان ہمارے لئے مبارک اور اچھے ہوں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مبارک چیز اپنی ساری شکل میں ہی خوش کن بھی ہو۔بعض دفعہ انذاری نشان بھی خدائی سلسلوں کیلئے مبارک ہوتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ صداقت کے قبول کرنے کے طرف پھر جاتی ہے۔ بہر حال اس الہام سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا بڑا نشان یا ایسے کئی نشان ظاہر ہوں گے جو کہ دریائے سندھ کے جنوبی علاقوں یا شمالی علاقوں یا ریل کے جنوبی علاقوں یا شمالی علاقوں میں عمومیت کے ساتھ وسیع اثر ڈالیں گے جس کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ شمالی اور جنوبی سندھ یا بلوچستان تک ان کا اثر جائے گا اور ادھر دریائے سندھ کے اس پار بھی اور اس پار بھی یعنی ڈیرہ غازی خان میانوالی کمیل پور اور صوبہ سرحد کے علاقوں تک بھی اُس کا اثر جائے گا یا ان علاقوں میں سے اکثر حصوں پر ان کا اثر پڑے گا ’’دونوں طرف‘‘ سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ خدانخواستہ اس سے کسی طوفان کی طرف اشارہ نہ ہو کیونکہ بظاہر دونوں طرف ظاہر ہونے والا نشان دریا کی طغیانی معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی۔ہمیں بھی اس انتظار میں رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے نشان دکھائے۔ ہاں یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ یہ نشان ہمارے لئے کئی رنگ میں مبارک ہوگا۔

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)(نیز دیکھیں الفضل ۴ نومبر ۵۵ صفحہ ۵)

(رؤیا کشوف سیدنا محمود۔صفحہ ۴۵۵، ۴۵۶ الہام نمبر ۵۲۸)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شفقتوں، محبتوں، قوت قدسی اور آپ کے بلند مقام پر روشنی ڈالنے والی آپ کے صحابہ کرام کی بعض روایات کا نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جو اسلام کے احیاءِ نو کا مشن ہے آگے بڑھانے کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 16/جولائی 2010ء بمطابق 16/وفا 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ جو آپ کے عاشقِ صادق کی صورت میں ہوئی، جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود اور اُمّتی نبی بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے اپنے ساتھ پاک دل اور سعید فطرتوں کو جوڑ کر وہ جماعت قائم فرمائی جو نیکیوں میں بڑھتے چلے گئے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے گئے اور اوّلین کے ساتھ مل گئے۔ آج مَیں اس دَورِ آخرین کے ان چند اولین کی روایات پیش کروں گا جو براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت سے فیض یاب ہوئے، آپ کی صحبت میں رہے، آپ کو دیکھا اور آپ کے حسن و احسان سے فیض پایا۔ ان روایات میں جہاں ان حق کے متلاشیوں کی اپنی سعید فطرت کی جھلک نظر آتی ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شفقتوں، محبتوں، قوتِ قدسی اور مقام کا بھی پتہ چلتا ہے جس سے انسان ایک منفرد قسم کا روحانی حظ اٹھاتا ہے۔ ان بزرگوں کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں جنہوں نے اپنی روایات ہم تک پہنچا کر جہاں ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلائی، وہاں اس عاشقِ صادق کے حسن اور اپنی جماعت کے بارہ میں جو دلی تمنا تھی اس کی تصویر کشی کی ہوتی ہے۔

ان روایات میں سے پہلی روایت ہے حضرت میاں فیروز الدین صاحبؓ سیالکوٹ کی، جنہوں نے 1892ء میں بیعت کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس نے لیکچر سیالکوٹ میر حسام الدین صاحب کے مکان کی چھت پر لکھا تھا۔ باہر دواتیں چاروں دیواروں پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس میں سیاہی تھی۔ تقریباً عصر کا وقت تھا۔ حضور ٹہلتے ٹہلتے لکھتے تھے اور کبھی کبھی سجدے میں بھی گر جاتے تھے۔ یہ تمام نظارہ ہم نے اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر دیکھا تھا۔ اور بھی بہت سے لوگ ہمارے مکان پر سے نظارہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ ہمارا مکان اس مکان سے نزدیک تھا اور اونچا بھی تھا۔ اس سے تمام نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ جس قدر ورق حضور لکھ لیتے تھے، نیچے کاتب کے پاس بھیجتے جاتے تھے۔ کاتب سراج دین ساہو والے کا رہنے والا تھا، جب حضور مہمانوں کی سرائے میں لیکچر دینے کے لئے تشریف لے جانے لگے تو راستے میں دو دروازہ محلّہ جنڈا والا کی مسجد میں ایک شخص حافظ سلطان محمد لڑکے پڑھایا کرتا تھا۔ یہ حافظ صاحب جو لڑکوں کو پڑھاتے تھے، حافظ تھے قرآن کے، اور ان کے عمل دیکھیں ذرا۔ کہتے ہیں کہ اس نے لڑکوں کو چھٹی دے دی اور ان کی جھولیوں میں راکھ بھر دی اور کہا کہ جس وقت مرزا صاحب یہاں سے گزریں تم تمام کے تمام راکھ ان کے اوپر پھینک دینا۔ مگر حضرت صاحب چونکہ بند گاڑی میں تھے اس لئے صحیح سلامت وہاں سے گزر گئے۔ کہتے ہیں کہ سرائے کے ارد گرد پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں نے چار اکھاڑے لگائے ہوئے تھے اور لوگوں کو اندر جانے سے روکتے تھے۔ مولوی ابراہیم بھی ان میں شامل تھے۔ پیر جماعت علی شاہ پرانے ذبح خانے کے پاس کھڑا تھا۔ اب اس جگہ مستری فتح محمد کا مکان بنا ہوا ہے۔ حافظ ظفر، شہباز خان کے اڈے میں کھڑا تھا۔ یہ شخص پیر جماعت علی شاہ کا دایاں بازو تھا۔ یہ تمام مُلّاں بڑے زور شور سے لوگوں کو اشتعال دلا رہے تھے اور اندر جانے سے روکتے تھے۔ جب لیکچر شروع ہوا، حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھ دیا۔ ایک شخص مسمّیٰ احمد دین سلہریا تھا وہ جب سرائے میں گیا تو کچھ آدمی دوڑ کر اس کے پیچھے گئے اور اسے اٹھا کر لے آئے کہ وہ لیکچر سننے نہ جائے۔ چنانچہ جس مقام پر پیر جماعت علی شاہ کھڑا تھا وہاں اسے چھوڑا مگر وہ پھر دوڑ کر چلا گیا۔ جب حضور واپس تشریف لے گئے تو مَیں، میرے چچا میراں بخش صاحب، شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش، ملک حیات محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس سکنہ گڑھی اعوان حافظ آباد، سید امیر علی صاحب سب انسپکٹر، میراں بخش صاحب عطار وغیرہ وغیرہ وزیر آباد تک گئے تھے۔ جس وقت حضور کی گاڑی کچہری والے پھاٹک سے گزری تو آگے مخالف لوگ بالکل برہنہ کھڑے تھے اور آوازیں کس رہے تھے اور گاڑی پر پتھر برسا رہے تھے۔ (یہ شرافت کا حال تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں دی جا رہی تھیں اور اپنا یہ حال تھا کہ ننگے ہو کر کھڑے تھے۔) کہتے ہیں کہ ہم نے واپس آ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اشرار پارٹی نے مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کو زخمی کر دیا ہے۔ میرے بھائی بابو عزیز دین صاحب کا ہونٹ پتھر لگنے سے پھٹ گیا تھا۔ شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش کے مکان کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ ان کے گملے پھول دار پودے برباد کر دیئے گئے۔ مَیں جہلم بھی حضور کے ساتھ گیا تھا۔ اس سفر میں بھی رستے میں بے شمار مخلوق تھی۔ جب جہلم پہنچے تو دو یورپین لیڈیوں نے (عورتوں نے) پوچھا کہ یہ ہجوم کیوں ہے؟ کسی دوست نے کہا کہ مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا ذرا ہٹ جاؤ ہم نے تصویریں لینی ہیں۔ چنانچہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور انہوں نے فوٹو لے لیا۔ صبح تاریخ تھی، تمام کچہری میں چھٹی ہو گئی، صرف اسی مجسٹریٹ کی عدالت کھلی رہی جس میں حضور علیہ السلام نے جانا تھا۔ کچہری کے صحن میں ایک دری بچھی ہوئی تھی، اس پر ایک کرسی بچھی تھی۔ حضور اس کرسی پر تشریف فرما تھے۔ مخلوق بیٹھی تھی۔ میرے بیس گز کے فاصلے پر مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے بھی اڈہ جمایا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میرے کہنے پر لوگوں نے مجھے مانا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اگر مَیں نے اپنے پاس سے افتراء کیا ہے، تو اس کی سزا مجھے ملے گی۔ جن لوگوں نے مانا ہے، ان کو سزا نہیں ملے گی۔ چونکہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں، جو مانیں گے انہیں ثواب ملے گا۔

یہ عین قرآنِ کریم کے اسلوب اور حکم کے مطابق ہے کہ وَاِنْ يَّکُ کَاذِبًا فَعَلَيْهِ کَذِبُهٗ (المومن:29) کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ لیکن وَاِنْ يَّکُ صَادِقًا يُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُکُمْ (المومن:29)۔ اگر یہ سچا ہے تو جو انذاری پیشگوئیاں یہ کر رہا ہے، وہ بلائیں یقیناً تم پر پڑنے والی ہیں۔ آج ان مسلمانوں کو بھی اس پر غور کرنا چاہئے۔

پھر کہتے ہیں کہ مولوی ابراہیم کے آگے ممبر پر ایک کتاب پڑی تھی۔ اس نے شرارت سے اٹھا کر اوپر کی اور کہا کہ اس طرح مسیح آسمانوں پر چلا گیا ہے۔ اس مجمع میں ایک فقیر بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اب فقیر کی داستان بھی سنیں۔ کہتے ہیں وہ فقیر بیٹھا تھا جس کا نام سائیں آزاد تھا۔ بھورے کا کرتہ اس نے پہنا ہوا تھا۔ اس نے بڑے زور سے کہا کہ او بابا! کیوں جھوٹ بولتے ہو اور لوگوں کو بہکاتے ہو۔ قرآنِ مجید میں سے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

الْمَوْتِ (آل عمران:186) کاٹ دو۔ تین بار اس نے بڑے زور سے یہ کہا جس سے وہ فقیر پسینہ پسینہ ہو گیا۔ پھر کہا مَیں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں مگر مَیں حق کو نہیں چھپانا چاہتا۔ یہ اس فقیر کو تو سمجھ آ گئی تھی، لیکن علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

کہتے ہیں کہ جس کمرے میں حضور سوئے ہوئے تھے اس کے ساتھ کے کمرے میں مَیں اور میرا بھائی تاج الدین سوئے ہوئے تھے۔ چونکہ وہ بیمار تھے اور ساری رات کھانستے رہے اس لئے صبح حضور نے ان سے پوچھا کہ کون بیمار تھا، کھانس رہا تھا؟

کہتے ہیں وہیں ہم حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرا خون بدن میں سے ٹپک رہا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ کابل میں آبپاشی کا کام کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ نمبر 10 صفحہ 129 تا 132)

یہ رجسٹر روایات میں سے ایک روایت ہے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت عمر دین حجام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ یہ گجرات کے رہنے والے تھے اور انہوں نے تحریری بیعت 1899ء میں کی اور دستی بیعت 1900ء میں۔ کہتے ہیں کہ غیر احمدی کہتے تھے کہ تم مرزائی ہو جاؤ گے۔ لیکن جب مَیں اس جماعت کی طرف آتا تھا تو یہ لوگ قرآنِ شریف اور نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ مجھے اس کی سمجھ نہ آتی تھی۔ مگر مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا مانگی کہ اے میرے مولا کریم! اگر یہ تیری طرف سے ہے تو مجھے اس کا دیدار نصیب ہو تا کہ مَیں اس کو مان لوں اور پیچھے نہ رہ جاؤں۔ اور اگر یہ نعوذ باللہ سچا نہیں ہے تو تیری اور تیرے رسول کی اور تمام دنیا کی اس پر لعنت ہو کہ کیوں اس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی رات صبح کاذب کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے کھڑے دیکھ رہے تھے اور مَیں نے ان کا اچھی طرح دیدار کر لیا اور انہوں نے نیچی نظر کر لی۔ حضور کی ریشِ مبارک کو مہندی لگی ہوئی ہے دل بہت خوش ہوا۔ (یہ خواب دیکھا تھا، خواب کا قصہ سنا رہے ہیں)۔ دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آج تک مَیں نے ایسا انسان نہیں دیکھا۔ آخر معلوم ہوا کہ مَیں جو رات کو دعا مانگ کر سویا تھا یہ اس کا نتیجہ ہے اور میری دعا قبول فرمائی گئی ہے۔

اس جگہ یعنی قادیان میں 1900ء میں آیا تھا اور آ کر مسجد اقصیٰ میں بیٹھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر یہ شخص وہی ہے جو میری خواب والا ہوا، کہ جو کہ تُو نے مجھ کو خواب میں افریقہ میں دکھایا تھا تو پھر مَیں اس کی بیعت کر لوں گا۔ اگر وہ نہ نکلا تو مَیں اس کی بیعت نہیں کروں گا اور نہ نماز اس کے ساتھ پڑھوں گا، اور نہ ہی کھانا کھاؤں گا اور فوراً واپس چلا جاؤں گا۔ یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مسجد میں تشریف لے آئے۔ اور مَیں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تو بالکل وہی شخص ہے جس کو مَیں نے افریقہ کے ملک میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضور کو شناخت کرنے کے بعد ہفتہ کو بیعت کی اور اجازت لے کر تیار ہو گیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ کم از کم حق کو شناخت کرنے کے لئے پندرہ دن یہاں اور ٹھہرو۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ کو توفیق بخشے کہ مَیں ہمیشہ آپ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوتا رہوں۔

پھر حضور نے فرمایا کہ اگر بندے پر کوئی ایسا وقت آ جاوے کہ یہاں پہنچنے کی طاقت نہ ہو تو پھر خط ضرور لکھتے رہا کریں۔ میرے خطوط کا حضور نے جواب دیا وہ میرے پاس موجود ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 32-33)

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ ولد میاں عبدالصمد صاحب سکنہ شہر راولپنڈی محلّہ میاں قطب الدین حال دارالبرکات قادیان۔ (جن سے روایت نوٹ کی ہے انہوں نے بتایا تھا)۔ ان کی بیعت 27 دسمبر 1891ء کی ہے۔ اور انہوں نے پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو شاید 1886ء میں دیکھا تھا۔

اب یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کو اکتوبر 1886ء میں پہلے پہل قادیان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا کہ ایک لڑکا انہیں عطا کیا جاوے گا جو بہت سے قوموں کی برکت کا باعث ہو گا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف لیکھرام پشاوری نے بھی ایک اشتہار شائع کیا۔ اس امر کی تحقیقات کے ضمن میں مجھے بھی قادیان آنا نصیب ہوا۔ اس کے بعد ایک عرصہ گزرنے پر آپ نے فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام تین رسالے یکے بعد دیگرے شائع کئے جن میں یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ بذاتِ خود پھر دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ اور حدیث نزول ابنِ مریم اصلی معنوں میں مجھ پر چسپاں ہوتی ہے اور مَیں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اس مسئلے نے دنیا میں ایک تغیر عظمیٰ پیدا کیا۔ اور ہر طرف سے مولویوں نے کفر کے فتوے شائع کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اور رسالہ موسوم بہ آسمانی فیصلہ شائع کیا جس میں قریباً 80 یا کچھ کم احباب شامل ہوئے۔ یہ پہلا جلسہ ہے جو قادیان میں ہوا۔ حضور کا منشاء یہ تھا کہ آپ کو منہاجِ نبوۃ پر آزمایا جاوے کہ از روئے قرآن مومن کون ہے اور کافر کون؟ پھر لکھتے ہیں کہ خاکسار کو بھی اس جلسے میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا گیا۔ مَیں اس زمانے میں انجمن حمایت اسلام لاہور کا مہتمم کتب خانہ تھا اور آنریری طور پر اپنی ملازمت کے اوقات کے علاوہ وہ خدمت جو حمایتِ اسلام کی تھی دینی خدمت سمجھ کر سرانجام دیتا تھا۔ کہتے ہیں جب مَیں قادیان پہنچا تو میرے ساتھ انجمن حمایت کے بہت سے کارکن جن میں سے حاجی شمس الدین سیکرٹری اور معزز احباب بھی شامل تھے۔ اس جلسے میں آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ رسالہ آسمانی فیصلہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے پڑھ کر سنایا۔ لکھتے ہیں کہ جلسہ بڑی مسجد میں جو آج کل مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے منعقد ہوا۔ سب سے اخیر حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ کہتے ہیں جس وقت حضور مسجد میں تشریف لائے اور میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی تو مَیں نے حضور کو پہچان لیا اور فوراً بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو مَیں نے ایام طالبعلمی یعنی ستمبر 1882ء کو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جس لباس میں وہ مجھے خواب میں ملے تھے۔ کہتے ہیں جب جلسہ ختم ہوا تو حضور مسجد اقصیٰ کے دروازے کے قریب کھڑے ہو گئے اور ہر ایک ان سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ سب سے اخیر میں، آخر مَیں نے مصافحہ کیا کیونکہ میرے دل میں کچھ خاص بات عرض کرنی مقصود تھی۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں نے پہلے ایک کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک ہے تو آپ کی بیعت نُورٌ علیٰ نُور ہوگی۔ اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو اس کی بیعت فسخ ہو جائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم خود تمہیں بلا لیں گے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد حضور کا خادم حامد علی صاحب مرحوم مجھے بلا کر لے گئے اور مَیں نے آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 41 تا 43)

ایک روایت ہے حضرت نظام دین ٹیلر ماسٹر صاحبؓ کی، جو جہلم محلّہ ملاحاں کے رہنے والے تھے۔ ان کی بیعت 1902ء کی ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں حیران ہوں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ یعنی احمدیت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے نصیب ہوئی۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جس حالت میں مَیں تھا، اگر کئی برس بھی اسی حالت میں رہتا تو شاید احمدیت کے نزدیک بھی نہ آتا۔ مگر میرے پیدا کرنے والے نے مجھ پر اتنا احسان کیا کہ وہ راستہ جو برسوں میں مجھ سے طے نہ ہوتا اس نے اپنے فضل سے ایک رات میں احسان کر کے مجھ کو طے کرا دیا۔ اور وہ اس طرح کہ اپنے مولویوں کے مطابق مَیں ہمیشہ احمدیوں سے جب گفتگو کرتا تو مجھے ہمیشہ یقین ہوتا کہ ہمارے مولوی دین کے ستون ہیں اور ہمیں شرک، بدعت سے بچانے کے لئے محض للہ پوری کوشش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم اہلحدیث اپنے آپ کو متقی اور ہر ایک حرام اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والا خیال کرتے تھے۔ ایک دفعہ مارچ کا مہینہ تھا، غالب 1902ء کا ذکر ہے، ہم چند اہلحدیث جہلم سے لاہور بدیں غرض روانہ ہوئے کہ چل کر انجمن حمایتِ اسلام لاہور کا جلسہ دیکھیں جو سال کے سال ہوا کرتا تھا۔ ہم لاہور پہنچ کر جلسہ گاہ جا رہے تھے کہ پنڈال کے باہر دیوار کے ساتھ ایک مولوی صاحب کھڑے ہوئے وعظ فرما رہے تھے۔ ایک ہاتھ میں قرآنِ مجید تھا، دوسرے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے اشتہارات بانٹ رہے تھے۔ اور منہ سے یہ کہتے جاتے تھے کہ مرزا نعوذ باللہ کوڑھی ہو گیا ہے اس لئے کہ نبیوں کی ہتک کرتا تھا اور خود کو عیسیٰ کہتا تھا اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی قسم اٹھا کر یہی الفاظ مذکورہ بالا دہراتا جاتا تھا۔ ہم سن کر حیران ہو گئے اور اپنے دل میں کبھی وہم بھی نہ گزرا تھا کہ کوئی شخص اس قدر بھی جرأت کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر جھوٹ بولتا ہے اور قرآنِ مجید اٹھا کر جھوٹ بولتا ہے۔ (وہ مولوی جو اس وقت بولتا تھا وہ آج بھی بولتا ہے، ایک ہی قسم ہے ان کی۔) بہر حال کہتے ہیں تین آدمی تھے، مَیں نے اس سے اشتہار لے لیا اور پڑھنے لگے۔ اس پر بھی یہی مضمون تھا کہ نعوذ باللہ مرزا کوڑھی ہو گیا ہے، نبیوں کی ہتک عزت کرتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ مَیں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ چلو قادیان چلیں اور مرزا صاحب کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنے شہر کے مرزائیوں کو کہیں گے جو ہر روز ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہتے ہیں اور جو اعتراض ہمارے علماء کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارے چودھویں صدی کے علماء جھوٹ بولتے ہیں۔ ہمارا بیان تو چشمدیدہ ہو گا، ہم ان کو (یعنی احمدیوں کو) خوب جھوٹا کریں گے۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا مگر میرے اصرار پر تیار ہو گئے۔ ہم تینوں لاہور سے سوار ہو کر بٹالہ اترے۔ بٹالہ سے ایک روپیہ کو یکّہ لیا اور شام اور عصر کے درمیان قادیان مہمان خانے میں پہنچ گئے۔ شام کا وقت تھا، یعنی مغرب کی نماز کا وقت قریب ہی تھا۔ مَیں نے کسی سے پوچھا کہ مرزا صاحب جہاں نماز پڑھتے ہیں وہ جگہ ہم کو بتاؤ کہ ہم ان کے پاس کھڑے ہو کر ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک شخص شاید وہی تھا جس سے ہم نے پوچھا تھا، میرے ساتھ ہو لیا اور وہ جگہ بتائی جہاں حضور کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ چونکہ وقت قریب ہی تھا مَیں وہیں بیٹھ گیا جہاں حضور نے میرے ساتھ داہنے ہاتھ آ کر کھڑا ہونا تھا۔ باقی دونوں دوست میرے داہنے ہاتھ کی طرف بیٹھ گئے۔ یہ مسجد حضور کے گھر کے ساتھ ہی تھی جس کو اب مسجد مبارک کہتے ہیں۔ یہ اس وقت اتنی چھوٹی تھی کہ بمشکل اس میں چھ یا سات صفیں لمبائی میں کھڑی ہو سکتی ہوں گی۔ اور ایک صف میں قریباً چھ آدمیوں سے زیادہ نہیں کھڑے ہو سکتے ہوں گے۔ چند منٹ کے بعد مغرب کی اذان ہوئی تو شاید دو تین منٹ کے بعد حضرت اقدس تشریف لے آئے۔ ہمارے قریب ہی دروازہ تھا، اس میں سے حضور نکل کر میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جناب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آگے کھڑے ہو گئے۔ مؤذّن نے تکبیر شروع کر دی۔ تکبیر کے ختم ہونے تک مَیں نے حضور کے پاؤں سے لے کر سر تک سب اعضاء کو دیکھا حتی کے سرِ مبارک کے بالوں اور ریش مبارک کے بالوں پر بھی جب میری نگاہ پڑی تو میرے دل کی کیفیت اور ہو گئی۔ مَیں نے دل میں کہا کہ الٰہی اس شکل اور صورت کا انسان مَیں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ بال کیا تھے جیسے سونے کی تاریں تھیں۔

اور آنکھیں خوابیدہ، گویا ایک مکمل حیا کا نمونہ پیش کر رہی تھیں۔ ہاتھ اور پیروں کی خوبصورتی دل کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اسی عالم میں محو تھا کہ الٰہی! یہ وہی انسان ہے کہ جس کو ہمارے مولوی جھوٹا اور نبیوں کی ہتک کرنے والا بتاتے ہیں؟ مَیں اسی خیال میں غرق تھا کہ امام نے اللہ اکبر کہا اور نماز شروع ہو گئی۔ گو مَیں نماز میں تھا مگر جب تک سلام پھیرا مَیں اس حیرانی میں رہا کہ الٰہی وہ ہمارا مولوی جس کی داڑھی بڑھی ہوئی اور شرعی طور پر لبیں تراشی ہوئیں قرآنِ مجید کو ہاتھ میں لئے ہوئے قسمیں کھا رہا ہے اور سخت توہین آمیز الفاظ میں حضور کا نام لے لے کر کہہ رہا ہے کہ مرزا نعوذ باللہ کوڑھی ہو گیا۔ اسی خیال نے میرے دل پر شبہ اور شکوک کا دریا پیدا کر دیا۔ کبھی تو دل کہتا کہ قرآن اٹھا کر اور خدا کی قسم کھا کر بیان کرنے والا بھلا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ یعنی مولوی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ شاید یہ شخص جو نماز میں کھڑا کیا ہے مرزا نہ ہو کوئی اور ہو، نئے آدمیوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ اور پھر حضور کی صاف اور سادہ نورانی شکل سامنے آتی تو دل کہتا کہ کہیں وہ قسم اٹھانے والا دشمنی کی وجہ سے جھوٹ نہ بول رہا ہو؟ کہ لوگ سن کر قادیان کی طرف نہ جائیں۔ خیر نماز ہو گئی، حضور شاہ نشین پر بیٹھ گئے۔ اوّل تو آواز دی کہ مفتی صاحب ہیں تو آگے آ جاویں۔ جب مفتی صاحب آ گئے تو پھر حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب کہاں ہیں؟ مَیں نے دیکھا کہ مولوی صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الاول نورالدین صاحب، سب سے آخری صف میں سے اٹھ کر تشریف لائے۔ حضور نے باتیں شروع کر دیں جو طاعون کے بارے میں تھیں۔ فرمایا ہم نے پہلے ہی لوگوں کو بتا دیا تھا کہ مَیں نے فرشتوں کو پنجاب میں سیاہ رنگ کے پودے لگاتے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو آئندہ موسم میں پنجاب میں ظاہر ہونے والی ہے۔ مگر لوگوں نے اس پر تمسخر کیا اور کہا کہ طاعون ہمیشہ سمندر کے کناروں تک رہتی ہے۔ اندر ملک میں وہ کبھی نہیں آئی۔ مگر اب دیکھو کہ وہ پنجاب کے بعض شہروں میں پھوٹ پڑی ہے۔ غرض عشاء تک حضور باتیں کرتے رہے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔ ہم بھی آ کر سو رہے۔ آپس میں باتیں کرتے رہے کہ یہ کیا بھید ہے؟ ہمارا مولوی قرآن اٹھا کر اور خدا کی قسمیں کھا کر کہتا تھا اور یہاں معاملہ برعکس نکلا۔ خیر صبح ہم لوگ اٹھے اور ارادہ یہ ہوا کہ مولوی نورالدین صاحب سچ بولیں گے ان سے دریافت کرتے ہیں کہ یہی مرزا صاحب ہیں یا کوئی اور؟ جب ان کے مطب میں گئے تو ایک مولوی صاحب نے خلیفہ اوّل کے سامنے اعتراض پیش کیا کہ مولوی صاحب! پہلے جتنے نبی ولی گزرے ہیں وہ تو کئی کئی فاقوں کے بعد بالکل سادہ غذا کھاتے تھے اور مرزا صاحب سنا ہے کہ پلاؤ اور زردہ بھی کھاتے ہیں؟ مولوی صاحب نے ان کو جواباً کہا کہ مولوی صاحب! مَیں نے قرآن مجید میں زردہ اور پلاؤ حلال ہی پڑھا ہے۔ اگر آپ نے کہیں دیکھا ہے کہ حرام ہے تو بتائیں۔ اور اس مولوی نے تھوڑی دیر سکوت جو کیا تو مَیں نے جھٹ وہ اشتہار نکال کر مولوی نورالدین صاحب کے آگے رکھا کہ ایک ہمارا مولوی قسم بھی قرآن اٹھا کر کھاتا تھا کہ مرزا نعوذ باللہ کوڑھی ہوئے ہیں اور ہم کو جو بتایا گیا ہے کہ یہی مرزا صاحب ہیں، وہ تو تندرست ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہی مرزا صاحب ہیں جن کو ہم نے نماز میں دیکھا ہے یا کوئی اور۔ مولوی صاحب نے جھٹ جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی اشتہار نکال کر بتلایا کہ دیکھو ہم کو تمہارے مولویوں نے یہ اشتہار روانہ کیا ہے۔ اب یہ مرزا ہے اور وہ تمہارے مولوی جس نے قرآن ہاتھ میں پکڑ کر جھوٹ بولا۔ جس کو چاہو سچا مان لو۔

تو مولویوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے۔ لیکن آج کل پاکستان میں مولویوں کے ساتھ میڈیا بھی شامل ہو گیا ہے۔ اور اس کے بعض پروگراموں کے اینکر جو ہیں وہ بھی مولویوں کے رول ادا کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ جھوٹ اور سچ کی کوئی پہچان نہیں رہی اس ملک میں۔

بہرحال کہتے ہیں بس پھر کیا تھا میرے آنسو نکل گئے۔ مَیں نے دل میں کہا کہ کمبخت اب بھی تو بیعت نہ کرے گا؟ واقعی یہ مولوی زمانے کے دجال ہیں۔ ہم تینوں نے ظہر کے وقت حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ہم کو بیعت میں لے لیں۔ حضور نے کہا جلدی مت کرو، کچھ دن ٹھہرو۔ ایسا نہ ہو کہ پھر مولوی تم کو پھسلاویں۔ اور تم زیادہ گنہگار ہو جاؤ۔ مَیں نے رو رو کر عرض کی کہ حضور! مَیں تو اب کبھی پھسلنے کا نہیں۔ خیر دوسرے روز ہم تینوں نے بیعت کر لی۔ اور گھر واپس آ گئے۔

پھر لکھتے ہیں کہ افسوس آگے مخالفت کی وجہ سے ہمارا جو حال ہوا اگر جگہ ہوتی تو اور بھی لکھتا مگر جگہ نہیں اس لئے بند کرتا ہوں۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 45 تا 49)

تو یہ کہتے ہیں میرے پر احسان اس مولوی صاحب نے کیا جو قرآن اٹھا کر جھوٹی قسمیں کھا رہا تھا۔ اس کی وجہ سے مجھے شوق پیدا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے کا، اور حقیقت معلوم کرنے کا اور یہ میری احمدیت کی وجہ بنی۔

ایک روایت ہے حضرت میاں عبدالعزیز صاحب ولد میاں امام دین صاحب سکنہ اوجلہ تحصیل گورداسپور کی۔ انہوں نے 1893ء میں بیعت کی۔ لکھتے ہیں کہ جب 1891ء میں میری تبدیلی حلقہ سیکھواں پر ہوئی اور میاں جمال دین صاحب اور میاں امام دین صاحب اور میاں خیر دین صاحب سے واقفیت ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا ذکر کیا۔ تو چونکہ میرے دل میں حضور کی نسبت کوئی بغض اور عداوت نہ تھی، مَیں نے ان کے کہنے کو برا نہ منایا۔ صرف یہ خیال آیا کہ مولوی لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں؟ اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ خاکسار کے آباؤ اجداد اکثر مولوی لوگوں سے بوجہ اپنے دیندار ہونے کے محبت رکھا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ خاکسار کی بھی مولویوں سے محبت کی تھی۔ کہتے ہیں انہوں نے مجھ کو جب کتاب البریہ، ازالہ اوہام دیکھنے کو دی تو مَیں نے کتاب دیکھنے سے پہلے دعا کی کہ خداوندا مَیں بالکل نادان اور بےعلم ہوں میرے علم میں جو حق ہے اس پر میرے دل کو قائم کر دے۔ یہ دعا ایسی جلد قبول ہوئی کہ جب مَیں نے ازالہ اوہام کو پڑھنا شروع کیا تو اس قدر دل کو اطمینان اور تسلی شروع ہوئی کہ حضور کی صداقت میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہا اور زیادہ سے زیادہ ایمان بڑھتا گیا۔ اور جب پھر مَیں پہلی بار قادیان میں حضور کی زیارت کو میاں خیر دین صاحب کے ساتھ آیا اور حضور کی زیارت کی تو میرے دل نے ایسی اطمینان اور تسلی بخش شہادت دی کہ یہ شکل جھوٹ بولنے والی اور فریب والی نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اس وقت مَیں نے میاں خیر دین صاحب کو کہا کہ اوّل تو مَیں نے حضور کی نسبت کوئی لفظ بےادبی اور گستاخی کا کبھی نہیں کہا۔ اور اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہو گیا ہو تو مَیں توبہ کرتا ہوں۔ یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میاں خیر دین صاحب کو یاد ہوگا اور اس وقت بھی شہادت دے سکتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ پھر مہر ساون صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں وہ سیکھواں کے رہنے والے معزز زمیندار تھے۔ ان کی میرے ساتھ محبت ہو گئی اور میرے عقیدہ کے ساتھ ان کو بھی اتفاق ہو گیا۔ اگرچہ وہ پہلے میاں جمال دین امام دین صاحبان سے بوجہ ان کے دو خیال ہونے کے اختلاف رکھا کرتے تھے، پھر ان کا عقیدہ اور خیال ہمارے ساتھ ہی ہو گیا۔ اور 1892ء میں خاکسار اور مہر صاحب موصوف نے ایک ہی وقت میں بیعت کی (یہاں 92ء لکھا ہے اور یہ میرا خیال ہے 93ء کا قصہ ہے۔) اور ہم ہنسا کرتے تھے کہ مَیں اور مہر صاحب جوڑے ہیں۔ (میری اور مہر صاحب موصوف کی) روحانی پیدائش ایک ہی وقت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ چونکہ میرا پہلا نام بوجہ اس کے کہ مَیں اپنے ننھیال میں پیدا ہوا تھا اور صاحب علم خاندان نہ تھا میرا مشرکانہ نام رکھ دیا یعنی میراں بخش۔ اس کی تبدیلی کی بہت کوشش کرتے رہتے اور مدت تک تبدیل بھی رہا لیکن پورے طرح نام بدلا نہ گیا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نام تبدیل کر کے عبدالعزیز رکھا تو مَیں نے دعا کی کہ خداوند کریم اب تو تیرے مسیح موعود نے نام تبدیل کیا ہے اس کو مستقل طور پر قائم کر دے اور پہلے نام کو ایسا مٹا دے کہ وہ کسی کو یاد ہی نہ رہے۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور سرکاری کاغذات پٹواری میں اور عام مشہور یہی نام ہے۔ پہلے نام کو کوئی نہیں جانتا۔ اس وقت تک جب تک نام تبدیل نہیں ہوا باوجود جلسوں وغیرہ میں شامل رہنے کے سلسلہ کے کسی کاغذ میں پہلا نام نہیں آیا۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 69-70)

حضرت شیخ اللہ بخش صاحبؓ سکنہ بنوں صوبہ سرحد، بیعت 1905ء کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ بچپن میں مجھے کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی گئی اور چھوٹی عمر میں ہی سکول میں داخل کر دیا گیا تھا لیکن جب اینٹرنیس میں پہنچا اور اس وقت مَیں عمر کے ستارویں (17ویں) سال میں تھا تو قدرتاً میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کروں۔ چنانچہ مَیں نے ایک مُلّاں سے قرآن شریف پڑھنے کے بعد خود بخود مترجم قرآن شریف کا مطالعہ شروع کیا۔ اسی دوران میں نامعلوم کس طرح کسی عیسائی کی ایک کتاب جس میں کسی مصری مولوی کے ساتھ مباحثہ کی صورت میں اعتراضات وجوابات درج تھے وہ میری نظر سے گزرے جس کے پڑھنے سے مجھے سخت دکھ ہوا کیونکہ اس میں ہر لحاظ مجھے حضرت عیسیٰ کا درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نظر آنے لگا اور دل میں طرح طرح کے وساوس پیدا ہوئے۔ مگر کچھ شرم اور کچھ اپنی بیوقوفی کے باعث اس کا ذکر نہ ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ کر سکا اور نہ ہی کسی مولوی کے ساتھ اور اس خلش کو دل ہی دل میں لئے رہا۔ یہاں تک کہ 1905ء کے آخری مہینوں میں جب مَیں وانون میں ملازم تھا مجھے ڈاکٹر علم الدین صاحب گجراتی سے بدر اخبار کے کچھ پرچے دیکھنے اور حضرت مسیح کی وفات کے دلائل سننے کا اتفاق ہوا اور جوں ہی مسیح کی وفات مجھ پر ثابت ہو گئی مَیں نے خدا کا شکر کیا اور بغیر کسی مزید توقف کے فوراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کا علم ہونے پر والد صاحب نے کچھ ناراضگی اور افسوس کا خط لکھا جس پر ان کو ان کی وہ دعا یاد کرائی گئی جو انہوں نے میری پیدائش سے پہلے کی تھی اور جس کا ذکر میرے والد صاحب چند بار گھر میں اس طرح کر چکے تھے کہ جب پہلے بچہ کی پیدائش کے بعد بارہ سال تک ہمارے ہاں کوئی بچہ نہ ہوا تو ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور بڑی خشوع وخضوع کے ساتھ ان الفاظ میں دعا کی کہ ”اے ارحم الراحمین اور وہاّب خدا جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بڑھاپے میں آواز سنی اور اس کو اولاد دی میری فریاد بھی سن اور اولاد نرینہ عطا فرما“۔ یہ ان کے والد صاحب نے دعا کی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد صاحب کو ان کی یہ دعا یاد کرواتے ہوئے لکھا کہ آپ کی دعا کی حقیقی قبولیت اب ہوئی ہے جبکہ خدا نے اپنے فضل سے مجھے ہلاکت کے گڑھے سے نجات بخش کر اپنے مامور کی غلامی کا شرف بخشا ہے۔ لکھتے ہیں کہ غالباً 1906ء کے اپریل میں میری تبدیلی اس جگہ سے اپنے وطن مالوف بنّوں میں ہوئی اور اپنی نوکری پر حاضر ہونے سے قبل مَیں نے قادیان شریف میں حاضر ہو کر مسجد مبارک میں حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کے وقت کا نقشہ اور اپنے دل کی کیفیت مختصر الفاظ میں اس طرح پیش کرتا ہوں کہ ایک آزاد خیال اور لامذہب نوجوان اپنے نفس امارہ کی تمام امنگوں اور سرکشیوں کے خلاف جنگ پر آمادہ ہو کر مامور وقت کے دروازہ پر استمداد کے واسطے حاضر ہے اور اس کے انتظار میں اس کی آنکھیں بےقرار ایک چھوٹی سی کھڑکی پر پیوست ہیں۔ (وہ کھڑکی جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لایا کرتے تھے۔) مسجد میں بہت تھوڑے آدمی ہیں اور سب مؤدب اسی پاک ہستی کی انتظار میں خاموش

ہیں کہ اتنے میں اسی کھڑکی میں سے ایک مقدس، وجیہ اور پرشکوہ وجلال پیر مرد مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ اور ادھر اس نوجوان پر لرزہ طاری ہوکر آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی جاری ہو جاتی ہے۔ لیکن اب تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کیوں؟ صرف اس قدر ہوش ہے کہ حضور کا اس کھڑکی سے ورود بعینہٖ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بدر کامل اندھیری رات میں نمودار ہوگیا جس سے سب تاریکی دور ہوگئی اور حاضرین کے چہروں پر انبساط کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اس موقع پر اکبر شاہ خان نے اپنے کچھ شعر بھی حضور کی تعریف میں سنائے جن کو حضور نے پسند فرمایا تھا۔ بیعت کے بعد دوسرے دن میں واپس ہوگیا کیونکہ حاضری کے تھوڑے دن تھے۔ پھر 1907ء کے موسم میں یعنی موسمِ گرما میں جب والد صاحب امرتسر آئے اور بیمار تھے تو ان کو قادیان لایا اور حضور کے ساتھ تعارف کروا کر ان کی صحت کے واسطے عرض کی گئی۔ یہ بھی کوشش تھی کہ وہ بیعت کرلیں گے لیکن افسوس کہ والد صاحب بزگوار اس نعمت سے محروم رہے۔ حضور نے دعا فرمائی اور مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے نسخہ لینے کی بھی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ نسخہ لینے کے بعد ہم واپس امرتسر چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے بھی والد صاحب کو تسلی دینے کی غرض سے اپنے بچوں کی فوتیدگی کے حالات سنائے لیکن چونکہ والد صاحب کا دل اپنی لمبی بیماریوں کے باعث بہت ہی کمزور ہو چکا تھا ان کے آنسو جاری رہے۔ ان کو میرے پہلے بچہ کی مرگ کا سخت صدمہ تھا۔ (اس کی وجہ سے افسوس کرتے رہتے تھے۔) لکھتے ہیں کہ افسوس کہ مجھے حضرت جری اللہ کا دیکھنا پھر نصیب نہ ہوا۔ اور مجھ پر وہ دن سخت تلخ تھا جبکہ حضور کے وصال کی خبر بدر اخبار کے ذریعہ مجھے بنّوں میں ہوئی۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 94 تا 96)

حضرت محمد حسین خان ٹیلرؓ ابن مکرم خدا بخش صاحب سکنہ گوجرانوالہ، بیعت 1897ء۔ یہ لکھتے ہیں کہ مجھے بچپن میں کُشتی دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ ایک دن میں کُشتی دیکھ کر آیا تو خواجے وہاں کوئی رہتے تھے۔ وہاں کسی خواجے کے گھر کوئی مہمان لاڑکانہ سے آیا تھا۔ اس سے وہ دریافت کر رہے تھے کہ لاڑکانہ کے حالات سناؤ۔ تو اس نے کہا کہ مَیں نے ایک نئی بات سنی ہے کہ ہمارے لاڑکانہ میں ایک مولوی نے تقریر کی ہے۔ تقریر میں اسی مولوی نے کہا زیادہ تعلیم پڑھنے سے بھی آدمی کا دماغ خراب ہو جاتا ہے اور اس نے کہا کہ قادیان میں ایک مرزا ہے جو فرماتا ہے کہ مَیں خدا ہوں۔ مَیں نے کہا کہ مولوی صاحب نے کسی کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے یا یونہی زبانی کہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ براہین احمدیہ کا حوالہ دیتا تھا کہ اس میں لکھا ہے۔ تو مَیں نے وہاں سکھر میں ایک احمدی تلاش کیا اس کا نام محمد حیات تھا۔ وہ چنیوٹ کا رہنے والا تھا۔ اس سے میں نے جا کر دریافت کیا کہ تمہارے پاس براہین احمدیہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہے۔ تو مَیں نے اسے کہا کہ ذرا کھول کر دکھائیں کہ جہاں حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ مَیں خدا ہوں۔ یہ احمدی نہیں ہوئے تھے اس وقت تک۔ جب انہوں نے کتاب کھول کر دیکھی تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ خدا میرے میں ہے اور مَیں خدا میں ہوں۔ مَیں نے یہ بات کتاب میں سے جا کر شیخ صاحب کو دکھائی اور زبانی مَیں نے کہا کہ یہ بات تو معمولی سی ہے۔ جو آدمی شیطانی خیالات کا ہوتا ہے اسے تو ہمارے ملک میں مجسم شیطان بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ تو جو رحمانی خیالات کا انسان ہے تو اس آدمی میں اگر رحمانی خیالات کی باتیں پائیں جائیں تو یہ کیا بڑی بات ہے؟ تو وہ مجھے جواب میں کہتا ہے کہ لو بھائی یہ بھی مرزائی ہوگیا ہے۔ تو مَیں نے ان کو جواب میں کہا کہ شیخ صاحب مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے۔ کہتے ہیں کہ مرزائی تو ہمارے ہاں روئی دار واسکٹ کو کہتے ہیں۔ اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اس کے گلے میں ڈال دینے سے آرام آجاتا ہے۔ بہرحال وہ سب میرے پہ ہنستے رہے اور کہنے لگے لو بھائی یہ مرزائی ہوگیا۔

اسی طرح آج کل بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں سے توڑ مروڑ کر حوالے پیش کئے جاتے ہیں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے، جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں جہاں نام نہاد علماء کا ہاتھ ہے، وہاں ٹی وی چینلز کا اور میڈیا کا بھی ہاتھ ہے۔ پڑھنے ہی نہیں دیتے اصل کتابیں۔

اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں اپنی دوکان پر چلا گیا۔ اس دن کے بعد رات کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ امام مہدی آخرالزمان جو آنے والا تھا وہ آگیا ہے۔ تو مَیں نے پوچھا کہ کس جگہ میں۔ اس آدمی نے کہا کہ یہاں سے 25 کوس کے فاصلے پر ہیں۔ اپنا خواب کا قصہ سنا رہے ہیں، کہتے ہیں کہ مَیں نے پوچھا کہ کس جگہ پر مہدی آیا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ یہاں سے 25 کوس کے فاصلے پر ہیں، جنوب کی طرف۔ تو مَیں اس آدمی کے کہنے پر جنوب کی طرف خواب میں روانہ ہوگیا۔ تو آگے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی گھوڑے پر سوار ہیں اور ان کے ساتھ دوسو سوار اور ہیں اور وہ آرہے ہیں۔ تو مَیں نے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لو۔ تو مَیں نے حضور کی بیعت کرلی اور حضور کے ساتھ روانہ ہوگیا اور حضور لاہور جا کر ٹھہرے اور مَیں نے عرض کیا کہ حضور آپ مجھے رکھ لیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو دین سے قطع تعلق کر دیتا ہے اسے دین سے کچھ نہیں ملتا۔ دنیا میں رہ کر انسان کو دین حاصل کرنا چاہئے۔ تو مَیں نے کہا یہاں نزدیک ہی شہر گوجرانوالہ ہے۔ مَیں وہاں جا کر اپنی والدہ کو مل آؤں۔ مجھے حضور نے اجازت دیدی۔ پھر مَیں گوجرانوالہ گیا تو گوجرانوالہ میں اپنے مکان کی سیڑھی میں مَیں کہہ رہا ہوں کہ آخرالزمان امام مہدی آگیا ہے۔ جس نے بیعت کرنی ہو یا زیارت کرنی ہو لاہور میں تشریف لے جائے۔ پھر اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سکھر میں ہوں۔ سکھر میں خواب دیکھی تھی۔ دوسرے دن پھر خواب میں دیکھا کہ سکھر میں اپنی دوکان میں ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آسمان کی طرف کسی بلندی پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور ایک آدمی کو فرمایا کہ یہاں ہمارا ایک غلام رہتا ہے اس کا سر لے آؤ۔ جب اس آدمی نے مجھے آکر کہا تو مَیں نے اسے اپنا سر دونوں کانوں سے پکڑ کر دے دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے فرمایا سر اس کے ساتھ لگا دو اور یہ میرے خزانے سے بھی اس کو دے دو۔ اس نے آکر سر لگا دیا۔ مَیں کلمہ پڑھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور مَیں نے کہا کہ جو کچھ حضور نے مجھے دیا ہے دے دو۔ اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ (یہ خواب کا ہی قصہ سنا رہے ہیں۔) اسی اثناء میں تمام رات گزر گئی۔ صبح ہوگئی اور مَیں اٹھ بیٹھا۔ پھر تیسرے دن رات دس گیارہ بجے کے قریب مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرا بدن کسی چیز سے دبایا گیا ہے اور مجھے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ مَیں سویا ہوا ہوں کہ مَیں جاگتا ہوں۔ اتنے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام میرے پاس آگئے اور فرمایا کہ کیا ہوا اگر اس نے نہیں دیا۔ ہمارے پاس بہت ہے۔ آپ ہاتھ باہر نکالیں۔ مَیں نے ہاتھ باہر نکالا تو حضور نے میرے ہاتھ پر رکھ دیا۔ مَیں نے منہ میں ڈال لیا۔ (کوئی چیز جو بھی تھی۔) گویا کہ مَیں نے حضور کی بیعت اس طرح پر کی ہے۔ پھر اس کے بعد مَیں ایک دفعہ قادیان آیا تو راستہ میں بٹالہ میں رات کے گیارہ بجے اترا تو وہاں کوئی جگہ نہیں تھی ٹھہرنے کی۔ مَیں حیرانگی سے مسافر خانے کے برآمدے میں کھڑا ہوگیا کہ یا اللہ مَیں اب کہاں جاؤں۔ لوگ جو گاڑی سے اترے تھے وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ پھر اس کے بعد ایک آدمی نکلا تو اس نے کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے؟ (اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کا انتظام کس طرح کرتا تھا؟ انہوں نے آگے یہ قصہ بیان کیا ہے۔) کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ میں نے جانا تو سکھر تھا لیکن اب میرا یہ ارادہ ہوا ہے کہ مَیں حضرت امام مہدی آخرالزمان کی زیارت کر کے جاؤں۔ تو اس نے کہا کہ سکھر میں ایک آدمی بنام حسین بخش ہے آپ اس کو جانتے ہیں؟ تو مَیں نے کہا کہ مَیں اس کو جانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ چلو اس کے مکان پر ٹھہریں صبح آپ چلے جانا۔ مَیں اس کے ساتھ چلا گیا تو حسین بخش کے دروازے پر دستک دی تو وہ باہر آیا اور بہت خوشی سے ملا۔ رات مَیں اس کے مکان پر ٹھہرا۔ صبح جب مَیں وہاں سے اٹھ کر قادیان روانہ ہونے لگا تو اس نے کہا کہ مَیں آپ کو نہ جانے دوں گا جب تک آپ میرے مکان پر کھانا نہ کھالیں۔ پھر بازار گیا اور سبزی وغیرہ لا کر اور پکا کر مجھے روٹی وغیرہ کھلائی۔ پھر مجھے وہ یکّے پر بٹھانے کے واسطے آیا تو تیلی دروازہ کے باہر ایک یکّہ کھڑا تھا، قادیان جانے کی سواریاں تھیں اس میں بیٹھ گیا۔ پہلے دو سواریاں اس میں بیٹھی ہوئی تھیں، تیسرا میں بیٹھ گیا۔ یکّے والے نے گھوڑا اچلا دیا اس میں سے ایک آدمی تھا جس کی بہت لمبی داڑھی تھی مہندی لگائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے پوچھا کہ آپ نے کس جگہ جانا ہے۔ مَیں نے کہا کہ حضرت امام مہدی کی زیارت کرنے جانا ہے۔ وہ کہنے لگا پتہ نہیں لوگ یہاں کیوں آتے ہیں۔ لوگوں کے دماغوں کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ بٹالہ سے قادیان تک یہی باتیں کرتا آیا۔ مَیں استغفار اور لاحول ولاقوۃ الاّ باللہ پڑھتا آیا تو قادیان جب اڈے خانہ پر اترے، آگے آگے وہ چلا پیچھے پیچھے مَیں چل پڑا۔ مسجد مبارک کے نیچے جہاں لیٹر بکس لگا ہے وہ تو مرزا گل کے احاطہ کی طرف ہوگیا اور ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے تو مَیں نے کہا کہ مَیں نے حضرت نورالدین صاحب کو ملنا ہے۔ تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ میرے آگے آگے کون شخص تھا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ مرزا امام دین ہے (جو گالیاں نکال رہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو)۔ پھر مَیں حضرت مولوی صاحب کے پاس چلا گیا۔ ایک ڈاکٹر حسن علی کا رقعہ ہمراہ لایا تھا (جو پہلے احمدی تھے) وہ دیا۔ مولوی صاحب نے مجھے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہاں بیٹھ جائیں۔ مَیں وہاں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ حضرت صاحب مسجد میں آگئے ہیں۔ تو مسجد مبارک میں داخل ہوئے تو ایک محراب تھا جو کہ چھوٹی سی کوٹھڑی کی طرح تھا۔ ایک طرف حضرت امام مہدی بیٹھے تھے اور دوسری طرف حضرت نورالدین صاحب بیٹھ گئے۔ میرے متعلق حضور سے کہا کہ حضور یہ ڈاکٹر حسن علی کا پھوپھی زاد بھائی ہے اور بیعت کے واسطے آیا ہے۔ پھر مَیں نے حضور کی بیعت کی اور میں حضور کو اپنے بچپن کے حالات سناتا رہا اور حضور سنتے رہے۔ ایک تو مَیں نے عرض کیا کہ میرا چھوٹا بھائی ہے اس کے واسطے دعا کریں کہ وہ احمدی ہو جائیں۔ مَیں نے اس کے واسطے اخبار بدر بھی جاری کر دیا ہے۔ اور جو حضور کی کتب بھی ملتی ہیں وہ بھی اسے دیتا ہوں اور وہ اس کو ہاتھ نہیں لگانا پسند کرتا۔ کہتا ہے کہ اس میں جادو بھرا ہوا ہے اور جو پڑھتا ہے وہ مرزائی ہو جاتا ہے۔ حضور دعا فرماویں کہ وہ سلسلہ حقہ میں داخل ہو جائے۔ حضور نے فرمایا آپ کے ارادے نیک ہیں۔ خدا آپ کو بڑی کامیابی دے گا۔ پھر حضور نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو میری ایک آنکھ خراب تھی اور سرخ ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی یہ آنکھ کب سے خراب ہے۔ تو مَیں نے عرض کیا کہ یہ بچپن سے میری آنکھ خراب ہے۔ ایک دفعہ کوہ مری پہاڑ پر گیا تھا تو مجھے آرام آگیا تھا بعد میں پھر ویسی حالت ہوگئی۔ حضور نے کہا کہ آپ کا کام کوہ مری میں اچھا چل سکتا ہے۔ آپ کوہ مری میں کام کیا کریں۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور مَیں اب سکھر میں کام کرتا ہوں۔ محنتی آدمی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سکھر اور کوہ مری کا چھ سو یا سات سو میل کا فاصلہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو اللہ شفا دے گا۔ تو معاً مجھے (میری) آنکھ کو بالکل آرام ہوگیا۔ اس کے بعد جب مَیں مسجد کے نیچے گیا تو تب مولوی صاحب کے پاس جا بیٹھا تو حضور (مولوی صاحب) نے مجھے اشارۃً کہا کہ دوائی ڈلوالیں۔ تو مَیں نے عرض کیا کہ اب تو مجھے بالکل آرام آگیا ہے۔ پھر اس کے کچھ مدت بعد حضور لاہور تشریف لے گئے۔

اگلی روایت یہ بیان کرتے ہیں۔ ایک دن حضور کی ملاقات کے لئے ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان آئے اور انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم ملاقات کے واسطے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے زیادہ فرصت نہیں ہے۔ ایک دو

منٹ کے واسطے مل سکتا ہوں۔ سیڑھی میں کھڑے ہو کر حضور نے ان کی ملاقات کی تو ان افسروں نے کہا کہ رات ہمیں رپورٹ پہنچی ہے کہ رات اینٹیں پڑی ہیں (یعنی کہ کسی نے اینٹیں پھینکی ہیں) اگر آپ چاہیں تو پولیس کا انتظام کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری حفاظت خدا کر رہا ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں اپنا فرض ادا کریں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔

پھر کہتے ہیں کہ ایک دن حضور دن کے دس بجے آئے گھڑی کا ٹائم ٹھیک کرنے کے واسطے۔ گھڑی رومال میں بندھی ہوئی تھی۔ نکال کر وقت ٹھیک کیا پھر اوپر چلے گئے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ پھر مَیں قادیان آیا، حضور کو ایک آدمی خط سنا رہا تھا۔ سیالکوٹ سے کسی احمدی کی طرف سے آیا تھا اس میں لکھا تھا کہ حضور میرے کُڑم (سمدھی جو ہوتے ہیں، بیٹی یا بیٹے کے سسرال والے) کہتے ہیں کہ بارات کے ساتھ باجا بھی لاؤ اور آتشبازی بھی لاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ باجا تو بطور اعلان کے ہے اس کا تو کوئی گناہ نہیں۔ اور آتش بازی ایک مکروہ چیز ہے۔ اس واسطے حضور نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ باجا ہم لے آئیں گے اور آتش بازی کے خیال کو آپ چھوڑ دیں۔ پھر ایک دفعہ بابو محمد رشید کا کچھ مدت بعد احمدیت کی طرف رجحان ہو گیا۔ کچھ میرے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ اس کے بعد چار آدمی میرے ساتھ بیعت کے واسطے قادیان آنے کو تیار ہو گئے۔ بابو محمد رشید، مولوی محبوب عالم اور مستری علم دین، چوتھے کا مجھے نام یاد نہیں۔ مَیں نے ان چاروں شخصوں کو قادیان لا کر بیعت کروا دی۔

ایک اور عجیب واقعہ انہوں نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ جب آیا تو کھڑکی کے راستے حضور جب مسجد میں تشریف لائے تو لوگ استقبال کے واسطے اٹھے۔ تو ایک پٹھان تھا جو درد نقرس سے بیمار تھا اور دو سوٹوں سے چلتا تھا۔ اس کے کھڑا ہونے میں کچھ دیر ہو گئی تو حضور جب باہر نکلے تو حضور کا پاؤں اس کے پاؤں پر آیا۔ تو اس طرف کی اس کی تمام دردیں اچھی ہو گئیں۔ کچھ دیر کے بعد جب حضور اندر جانے لگے تو اس نے کہا کہ حضور اِس پاؤں پر بھی پاؤں رکھ دیں تو حضور اس کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چلے گئے۔ بعد میں اس نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں آپ سے قریباً چھ ماہ ہو گئے علاج کروا رہا ہوں کچھ اچھی طرح سے آرام نہیں آیا تھا۔ آج یہ واقعہ ہوا ہے کہ جب حضور براستہ کھڑکی مسجد میں تشریف لائے تو میرے پاؤں پر پاؤں آ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس طرف کی تمام دردیں دور ہو گئی ہیں۔ خلیفہ اولؓ نے جواباً فرمایا کہ بھائی وہ تو خدا تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مَیں تو معمولی حکیم ہوں۔ مَیں نے دوا دارو ہی دینا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو کوئی کسی ضروری حاجت کے واسطے اندر تشریف لے گئے تو پاس ہی حضور کی صدری پڑی تھی۔ اس کو اپنے کندھے پر رکھ لیا تو اندر چلے گئے۔ دو تین منٹ کے بعد پھر واپس آ گئے تو صدری لا کر پھر وہاں رکھ دی۔ تو سید فضل شاہ صاحب کہتے ہیں کہ حضور یہاں تو کوئی اوپرا آدمی نہ بیٹھا ہوا تھا۔ حضور دو منٹ کے واسطے اندر گئے ہیں اور پھر واپس آ گئے ہیں تو حضور نے صدری اپنے کندھے پر رکھ لی۔ حضور نے فرمایا کہ کسی کو گناہ کرنے کا موقعہ نہیں دینا چاہئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 97 تا 103)

تو یہ ان لوگوں سے تو خدشہ نہیں تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک تربیت کا انداز تھا کہ بجائے اس کے کہ کسی کو موقع دو یا شکوک میں مبتلا ہو اگر کوئی چیز تمہاری ہے تو ساتھ ہی اٹھا لو۔

روایات کافی ہیں، وقت کم ہو رہا ہے۔ آخر میں صرف ایک دو اَور بیان کر دیتا ہوں۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے جو سرساوا ضلع سہارنپور کے تھے۔ 1894ء میں انہوں نے بیعت کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس زمانہ کے مولویوں اور صوفیوں پر بھی افسوس کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ حق سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو راستی سے ہٹانے میں پہلوں سے بھی زیادہ زور لگایا تا اللہ تعالیٰ کے بندے راستی کو قبول نہ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ تسلی نہ دیتا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پھیلاؤں گا اور تجھے نامراد نہیں ہونے دوں گا۔ تو یہ جو مولویوں کی بک بک ہے پتہ نہیں کیا تکلیف دیتی؟ فرمایا کہ اگر یہ لوگ میری آہ و بکاہ کو سن لیں کہ مَیں کس طرح ان لوگوں کی بہتری اور ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور روتا ہوں کہ اے میرے مالک، میرے محسن تو آپ ان پر رحم فرما اور ان کے دلدّروں کو دور کر دے اور ان کو صراط مستقیم پر چلا اور ان کو گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا لے۔ مَیں بار بار الٰہی آستانہ پر ان کے لئے گرتا ہوں کہ الٰہی یہ بے خبر ہیں کہ میں ان کے لئے تیرے سے کیا کیا مانگتا ہوں۔ اللہ اللہ جب حضور نے یہ الفاظ منہ سے فرمائے تو ہم تصویر ہی بنے ہوئے تھے کہ یہ پاک وجود اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ایسا خیر خواہ ہے؟ یہ بالکل صحیح ہے اللہ تعالیٰ جن پاک وجودوں کو اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے وہ اس کے بندوں کے لئے دردمند اور سچے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اس کے بندوں کے لئے اس قدر بے تاب ہوتے ہیں کہ ماں باپ بھی ایسے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ لکھتے ہیں کہ کیونکہ مَیں نے آپ کے کرب کی آوازیں سنی ہوئی ہیں۔ (تو مجھے تو اندازہ ہے کہ کس طرح بے تابی ہوتی تھی)۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد 6 صفحہ 97-98)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن شیخ مسیتا صاحب سکنہ سرساوا ضلع سہارن پور کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دوستوں میں اپنی قوت قدسیہ سے یہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز یقین کرتے تھے اور کسی سے ڈر کر جھوٹ جیسی نجاست کو اختیار نہیں کرتے تھے اور حق کہنے سے رکتے نہیں تھے اور اخلاق رذیلہ سے بچتے تھے اور اخلاق فاضلہ کے ایسے خوگر ہو گئے تھے کہ وہ ہر وقت اپنے خدا پر ناز کرتے تھے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ یقین ہی تھا کہ آپ کے دوستوں کے دشمن ذلیل وخوار ہو جاتے تھے اور آپ کے دوست ہر وقت خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہی رہتے تھے اور خدائے تعالیٰ کی معیت ان کے ساتھ ہی رہتی تھی اور آپ کے دوستوں میں غنا تھا اور خدائے تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے تھے اور حق کہنے سے نہ رکتے تھے اور کسی کا خوف نہ کرتے تھے۔ اعمال صالحہ کا یہ حال تھا کہ ان کے دل محبت الٰہی سے ابلتے رہتے تھے اور جو بھی کام کرتے تھے خالص للّٰہی سے ہی کرتے تھے۔ ریا جیسی ناپاکی سے متنفر رہتے تھے کیونکہ ریا کاری کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خطرناک بداخلاقی فرمایا کرتے تھے کہ اس میں انسان منافق بن جاتا ہے۔ مَیں نے اپنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آنکھوں کے پردے کبھی اوپر اٹھے ہوئے نہیں دیکھے تھے۔ ہمیشہ آپ کی آنکھوں کے پردے آپ کی آنکھوں کو ڈھکے ہی رکھتے تھے۔ اتنی حیا آپ کی آنکھوں میں تھی۔ مگر جب کبھی اللہ تعالیٰ کے کسی دشمن کا ذکر یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کرتے تو آپ کی آنکھوں کے پردے بالکل اوپر اٹھ جاتے تھے ورنہ آپ کی آنکھوں کو پردے چھپائے ہی رکھتے تھے۔ اتنی حیادار تھیں آپ کی آنکھیں۔ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اتنی محبت تھی کہ جب کبھی آپ آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر فرماتے تو آپ فرماتے اگر یہ پاک رسول دنیا میں نہ آتا تو دنیا میں ہدایت ہی باقی نہ رہتی، گمراہی گمراہی ہوتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی جماعت کو اخلاق رذیلہ سے بچنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مظہر بنو اور اخلاق فاضلہ اختیار کرو تا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے۔ فرماتے ہم نے تو اپنے خدا کو ماں سے زیادہ محبت کرنے والا دیکھا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق ہی ایسے تھے کہ جس نے غور سے آپ کے اخلاق کو دیکھا وہی سرخم تسلیم ہو جاتا تھا اور آپ کی محبت میں چُور ہو جاتا تھا اور آپ کی جدائی کو پسند ہی نہ کرتا تھا اور دھونی رما کر آپ کے ہی قدموں میں گر جاتا تھا اور گیند کی طرح ٹھوکریں کھا کر بھی آپ کی جدائی کو پسند نہ کرتا تھا۔ یہ تھے میرے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق حسنہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بدظنی سے بچنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے بدظنی کرنے والا کبھی بھی نورِ ایمان سے منور نہیں ہو سکتا کیونکہ بدظنی خطرناک بداخلاقی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ سے بھی ناامید کر دیتی ہے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیے بدظنی سے بہت بچے۔ بدظنی کرنے والا خدا کی پاک جماعت میں شامل نہیں رہ سکتا۔ یہی الٰہی سلسلہ کی پہچان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بار بار اپنی جماعت کو یہی نصیحت فرمائی ہے کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم ہی کو معرفت الٰہی کا ذریعہ یقین کریں اور اس کے بتائے ہوئے ہی اعمالِ صالحہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے انہی اعمال کا ذکر کیا ہے جو کہ انسان کو دنیا کی اور آخرت کی بھلائی تک پہنچاتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں یہی وہ آخری کتاب ہے جس کی برکات کا ذکر تمام دنیا کے راستبازوں کی زبان نے تصدیق فرمائی تھی۔ پس ہماری جماعت اس پاک کتاب کو اپنا دستور العمل بنائے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 6 صفحہ 66 تا 68)

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے بھی درجات بلند فرمائے جو یہ واقعات اور حالات ہم تک پہنچا کر ہمارے ایمانوں کو مزید بڑھانے کا باعث بنے۔ اور ہمیں بھی توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کو جو اسلام کے احیائے نو کا مشن ہے آگے بڑھانے کے لئے، ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اپنی حالتوں کو حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ یہی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہم سے کی ہے اور جو نمونے صحابہ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے ہیں۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی ایک مومن کا طرّہ امتیاز ہے اور جو مہمان خالص دینی غرض سے آرہے ہوں اور جن کو زمانہ کے امام نے اپنا مہمان کہا ہو ان کی مہمان نوازی تو خاص طور پر بہت برکتیں لئے ہوئے ہے اور اس وجہ سے خاص توجہ چاہتی ہے۔

جلسہ کے کامیاب انعقاد اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے جماعت کے افراد عموماً اور جماعت برطانیہ کے افراد خصوصاً بہت زیادہ دعاؤں اور صدقات پر زور دیں۔

آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور سیرت کے واقعات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے سلسلہ میں منتظمین اور کارکنان کو نہایت اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 23/جولائی 2010ء بمطابق 23/وفا 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔سب سے پہلی بات تو اس حوالے سے مَیں آج یہ کہنا چاہوں گا کہ جلسے کے کامیاب انعقاد اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے جماعت کے افراد عموماً اور جماعت برطانیہ کے افراد خصوصاً بہت زیادہ دعاؤں اور صدقات پر زور دیں۔اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شر اور شرارت سے جماعت کو محفوظ رکھے اور جلسہ بے انتہا برکتوں کے ساتھ شروع بھی ہو اور اختتام پذیر بھی ہو۔

دوسرے اس جمعہ کے خطبہ میں جو عموماً جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے ہوتا ہے، مَیں ڈیوٹیاں دینے والے مردوں، عورتوں، بچوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔اس سلسلے میں آج بھی چند باتیں کہوں گا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی ڈیوٹیوں میں اب ڈیوٹیاں دینے والے تمام مرد وزن کارکنان اور کارکنات کافی تربیت یافتہ اور پختہ ہو چکے ہیں۔جہاں تک ہر شعبے کے کارکنان کا اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں علم اور ذمہ داریوں کے جاننے کا تعلق ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ میں سے اکثریت اس سے بخوبی واقف ہے۔لیکن کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لئے، ذمہ داری کے احساس کو مزید اجاگر کرنے کے لئے یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قرآنی حکم بھی ہے کہ نصیحت اور یاددہانی یقیناً مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، فَاِنَّ الذِّكْرَ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریت:56)۔پس یاددلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔نئے بچے جوان ڈیوٹیوں میں شامل ہو رہے ہیں اسی طرح بعض نوجوان بھی جن کو پہلی مرتبہ موقع مل رہا ہے، یا اپنی ڈیوٹی کی اہمیت کا ان کو پوری طرح احساس نہیں ہے ان کے سامنے بھی ڈیوٹیوں کی اہمیت بیان کرنا ضروری ہے۔یہ ڈیوٹی جو جلسے کے کاموں کی بجا آوری کے لئے لگائی جاتی ہے، کوئی معمولی ڈیوٹی نہیں ہے۔جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے بڑے اور بچے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور جلسہ کے مہمان وہ مہمان ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی روحانی سیری کے لئے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔شاید کچھ لوگ غیر سنجیدہ بھی ہوں اور وقت گزارنے کے لئے آتے ہوں لیکن اس بات کو ہم عموم پر محمول کر کے اپنی ذمہ داریوں سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔

ان آنے والے مہمانوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں۔ایک تو وہ مہمان ہیں جو UK کے رہنے والے ہیں اور جلسہ کے دنوں میں اپنے ٹینٹوں میں، خیموں میں یا جماعتی انتظام کے تحت رہائش رکھتے ہیں اور تین دنوں میں جلسہ کے تمام شعبہ جات سے ان کا واسطہ پڑتا رہتا ہے یا اکثر شعبہ جات سے واسطہ پڑتا ہے۔اس لئے ہر شعبہ کے کارکن کو ان سے اپنے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھانا ہے۔یہ نہیں کہ یہ UK کے رہنے والے ہیں یا کسی کے ساتھ کسی ڈیوٹی والے کارکن کی پہلے سے کوئی ناراضگی یا بدمزگی ہے تو اس کی مہمان نوازی کا حق ادا نہ کیا جائے۔اگر اس طرح کی حالت کسی میں پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنی ڈیوٹی سے خیانت کر رہا ہوگا۔تو پہلی بات تو یہ کہ اپنی تمام تر رنجشوں کو بھول کر اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا سب سے مقدم سمجھیں۔اگر پھر بھی کسی کارکن کو کسی خاص شخص کے بارہ میں دل میں کوئی انقباض ہے جس کی وجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ اس کی مہمان نوازی کا حق ادا نہیں کر سکتا تو پھر اپنے ساتھ والے کارکن سے کہہ کر اس مہمان کی ضروریات کا خیال رکھوائیں۔

پھر دوسری قسم UK کے رہنے والے مہمانوں کی ہی ہے، جو روزانہ جلسہ سننے کے لئے آتے ہیں اور ایک یا دو دفعہ کھانا بھی جلسہ میں کھاتے ہیں۔اسی نظام کے تحت، نظامت مہمان نوازی کے تحت، حدیقۃ المہدی میں یا اسلام آباد میں کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔ان کا خیال رکھنا اور انہیں کھانا مہیا کرنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔گزشتہ سالوں میں بعض جگہوں سے شکایات آتی رہی ہیں کہ نہ صرف یہ کہ کھانا نہیں مہیا کیا گیا، بلکہ کارکن کا رویہ بھی اچھا نہیں تھا۔گو اس میں بعد تحقیق یہی ظاہر ہوا کہ کارکن کی اتنی غلطی نہیں تھی کیونکہ ان جگہوں پر جہاں وہ مطالبہ کیا جا رہا تھا کھانے کا انتظام ہی نہیں تھا۔لیکن بہر حال اگر کسی وجہ سے انتظام نہیں ہے، تو بڑے آرام سے، پیار سے مہمان کو سمجھا دیں۔

اسی طرح پارکنگ والے اور ٹریفک کنٹرول والے ہیں اور سکیورٹی والے کارکنان ہیں۔ان کو بھی مہمانوں سے بات چیت کرتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔یہ جو مَیں نے شکایت کی بات کی ہے، یہ کوئی عموم نہیں ہے، ایک آدھ واقعہ میں ایسا ہوتا ہے لیکن پورے نظام کے لئے بعض دفعہ تکلیف دہ بن جاتا ہے۔عمومی طور پر تو بڑے حوصلہ سے اور تحمل سے کارکنان بعض لوگوں کی زیادتیاں بھی برداشت کر جاتے ہیں۔

پھر تیسری قسم ہے ان مہمانوں کی جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں یا آئیں گے۔بعض تو جماعتی نظام کے تحت اجتماعی قیام گاہوں میں ٹھہرتے ہیں۔بعض کے اپنے رہائش کے انتظام ہیں۔لیکن UK سے باہر ہونے کی وجہ سے ان کی توقعات کچھ زیادہ ہوتی ہیں۔یہ ٹھیک ہے کہ چند ایک ان میں سے غلط مطالبات بھی کر جاتے ہیں۔لیکن کارکنان اپنی پوری کوشش کریں کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

پھر ایک قسم ان مہمانوں کی ہے جو پاکستان، ہندوستان اور افریقہ وغیرہ کے ممالک سے آئے ہیں۔افریقن ممالک کے احمدی مہمانوں اور اسی طرح بعض امریکہ کے مہمانوں کو بھی تبشیر کا شعبہ مہمان نوازی کافی حد تک سنبھال لیتا ہے۔لیکن پھر بھی عام شعبہ جات سے ان کا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔اس لئے ان کے احساسات کا بھی مکمل خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک پاکستان اور ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے مہمان ہیں یہ لوگ اپنی غربت کے باوجود خلافت سے دُوری کی پیاس بجھانے کے لئے آتے ہیں اور پاکستان کے احمدی تو خاص طور پر آج کل

مظلومیت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔اس قسم کے مہمانوں کے ساتھ بھی بہت زیادہ حسنِ سلوک کی ضرورت ہے۔بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جن کو زبان کا بھی مسئلہ ہوتا ہے اس لئے جہاں بھی ان کو مدد کی ضرورت ہو، کارکنات اور کارکنان، ان کی خدمت پر کمر بستہ رہیں۔اگر کسی کارکن سے کوئی بھی مہمان کسی بات کی درخواست کریں اور وہ شخص جس سے مدد کی درخواست کی جارہی ہے اگر اس کا وہ شعبہ نہیں بھی ہے، تب بھی مہمان کو روکھا جواب دینے کی بجائے ان کی رہنمائی کردیں۔عموماً تو پاکستانی احمدیوں کے کوئی نہ کوئی عزیز یہاں ہیں جو ان کی مدد کرتے ہیں، لیکن جن کے نہیں ہیں وہ بعض اوقات پریشان ہوجاتے ہیں۔گو کہ گزشتہ دو تین سال سے یہ لوگ جو جلسہ کے دنوں کے علاوہ بھی یہاں رہتے ہیں کیونکہ دور سے آئے ہوتے ہیں اس لئے تین دن کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مہمان نوازی چل رہی ہوتی ہے، ان کی رہائش اور مہمان نوازی کا اچھا انتظام ہوتا ہے۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا یاددہانی بھی ضروری ہے۔اور اسی ضمن میں مَیں ان لوگوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے عزیز پاکستان سے ان کے ہاں مہمان آئے ہوئے ہیں۔کہ یہ صرف جلسہ کے انتظام ہی کا کام نہیں ہے کہ مہمانوں کو سنبھالیں بلکہ آپ لوگوں کا بھی کام ہے کہ اپنے عزیزوں کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔

پھر ایک قسم ان غیر از جماعت غیر مسلم اور مسلمان مہمانوں کی ہے جو جماعتی انتظام کے تحت آتے ہیں۔ جہاں تک اِن مہمانوں کی مہمان نوازی کا تعلق ہے ایک خاص انتظام کے تحت یہ مہمان نوازی ہوتی ہے۔لیکن یہ لوگ عمومی طور پر ہمارے کارکنوں کو کام کرتے ہوئے بھی بڑے غور سے دیکھتے ہیں۔ان کے روّیہ کو بھی نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ان کے کام کے طریق اور اخلاق کو نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔عموماً ہر سال یہ لوگ کارکن اور کارکنات کے اخلاق کو دیکھ کر بہت متاثر ہوجاتے ہیں۔اب تو جرمنی میں بھی غیر ملکی مہمانوں کی کافی تعداد آنے لگ گئی ہے اور وہ بھی کارکنوں کے اخلاق سے متأثر ہوتے ہیں اور اس سال اکثر مہمانوں نے جو غیر تھے وہاں میرے سامنے اس بات کا اظہار کیا۔بہرحال یہ جو جماعت احمدیہ کے کارکنان کا ہر جگہ مزاج بن چکا ہے کہ اعلیٰ اخلاق دکھانے ہیں، اگر کسی مہمان کا نہ بھی کسی سے براہِ راست واسطہ ہو، تب بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ان کے کام کے طریق، محنت، شوق اور اخلاق مہمانوں کو متاثر کرتے ہیں۔گویا کہ یہ کارکنان علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش مبلغ کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں اور دوہرا ثواب کما رہے ہوتے ہیں۔ ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرکے اور دوسرے غیروں پر احمدیت اور حقیقی اسلام کی تصویر پیش کرکے، جس سے کئی نیک فطرت جو ہیں وہ حق کو شناخت کر لیتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت سنوارتے ہیں۔پس یہ جلسہ کی ڈیوٹیاں ہر کارکن اور کارکنہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض احسن رنگ میں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سال سکیورٹی کے ضمن میں بھی مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔گزشتہ سال سے خاص طور پر اس شعبے میں بہت بہتری پیدا ہوئی ہے اور وسعت بھی پیدا ہوئی ہے۔لیکن اس سال خاص طور پر اس میں معمولی سے سقم اور کمی کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔اور جو بھی انتظام ہے، ان کو اپنی باریکی میں جاکر اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ جماعت کی طرف سے جو کارڈ ایشو ہوئے ہیں ان کی مکمل تسلی کرنی چاہئے۔ ہر ایک کو چاہے وہ واقف ہی ہو، جو بھی سکین وغیرہ کرنے کا، چیک کرنے کا طریقہ کار ہے اس پر پورا عمل ہونا چاہئے۔ کسی کی چند لمحوں کی معمولی ناراضگی برداشت کرلیں لیکن فرائض میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔اس تعلق میں اس سال مَیں جرمنی کی مثال دے رہا ہوں۔

جرمنی کے جلسہ سالانہ پر بہت اچھا انتظام تھا اور کافی تعداد میں گیٹ ہونے کی وجہ سے کوئی دقت بھی پیش نہیں آئی۔ ہر ایک کارڈ کی معلومات، جب سکین ہوتا تھا بمعہ تصویر اور اس کے ذیلی تنظیم سے تعلق، عمر وغیرہ وہ سب سامنے آجاتا تھا۔ بہرحال اس سال مجموعی طور پر جلسہ جرمنی کے اعلیٰ انتظامات کے علاوہ ان کا سکیورٹی کا انتظام اور چیکنگ کا انتظام بھی بہت قابلِ تعریف تھا۔اللہ تعالیٰ ان تمام احمدی نوجوانوں کو جزا دے اور ان کے ذہنوں کو مزید جِلا بخشے جنہوں نے بڑی محنت سے یہ سسٹم ترتیب دیا تھا۔عموماً مَیں جرمنی کے جلسہ کے بعد ان کے کارکنان کی خدمات اور خوبیوں کا ذکر کر دیا کرتا ہوں۔اس سال کیونکہ موقع نہیں پیدا ہوسکا تو آج مَیں نے سوچا کہ مختصر ذکر کردوں۔ بہرحال جلسہ کے دنوں میں گیٹس پر چیکنگ اور سکیورٹی کے نظام کے شعبے کو یہاں بھی جلسہ گاہ میں بھی اور اَور جگہوں میں بھی، قیامگاہوں میں بھی بہت زیادہ ہوشیار ہوکر کام کرنے کی ضرورت ہے۔اور ہر جگہ صرف نوعمر لڑکے ہی مقرر نہ کر دیئے جائیں بلکہ ان کے ساتھ ان کے پختہ ذہن کے جو افسران ہیں، یا نائبین ہیں وہ بھی ہونے چاہئیں۔

لیکن سب سے بڑھ کر یہ بات یاد رکھیں، جیسا کہ مَیں نے شروع میں ہی کہہ دیا ہے کہ ہمارا اصل انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔اس لئے کوئی بھی لمحہ دعاؤں سے خالی نہ جانے دیں۔ڈیوٹی کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

سکیورٹی کے ضمن میں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عارضی قیام گاہیں جو اجتماعی طور پر حدیقۃ المہدی میں یا اسلام آباد میں مارکیوں میں بنائی جاتی ہیں، یا مستقل۔(مستقل سے مراد ہے جو مسجد بیت الفتوح میں یا اور جگہ کہیں بھی)۔اسی طرح انفرادی خیموں کی قیام گاہیں ہیں جو لوگ خود بھی لگاتے ہیں۔خاص طور پر جو حدیقۃ المہدی اور اسلام آباد میں ہیں ان میں بعض دفعہ چوری کے اکّا دکّا واقعات ہوجاتے ہیں۔اس لئے حفاظت کے انتظام کو خاص طور پر اس انتظام پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔اگر کوئی چوری کے لئے اندر آسکتا ہے تو اور نقصان بھی پہنچا سکتا ہے، اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔اس لئے قطع نظر اس کے کہ لوگوں کو آپ نے کہہ دیا کہ اپنا قیمتی سامان ساتھ لے جاؤ اور لوگ لے جاتے ہیں لیکن پھر بھی آپ نے حفاظت اور پہرے کے کام کو پوری طرح اور ذمہ داری سے اسی طرح بجالانا ہے اور گہری نظر رکھتے ہوئے یہ کام کرنا ہے۔کسی بھی قسم کی سستی یا لاپرواہی سے کام نہیں لینا ہے۔صرف چوری ہی نہیں بلکہ اور وجوہات کی وجہ سے بھی توجہ اور Vigilance کی ضرورت ہے اور پھر سکیورٹی والوں کو ہمیشہ پُر اعتماد رہنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔کبھی کسی صورت میں بھی panic ہونے کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح دوسری ڈیوٹی والے ہیں۔بعض دفعہ کھانے کے اوقات میں کھانے کی کمی اور مہمانوں کا رش ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً ایسا نہیں ہوتا ہے۔لیکن کیونکہ کھانا اور جگہ پک رہا ہوتا ہے اور جلسہ کے دنوں میں کھلایا اَور جگہ جاتا ہے۔اس لئے اگر دیر ہوجائے تو تحمل سے مہمانوں کی تسلی کروایا کریں۔

اسی طرح ٹرانسپورٹ ہے، جلسہ کے آنے اور جانے کے اوقات میں بسوں اور ٹرینوں پر رش ہوجاتا ہے۔کارکنان تحمل سے رہتے ہوئے اپنے فرائض بھی ادا کریں اور مہمانوں کو بھی صبر اور حوصلہ دلائیں۔ یہ وقتی دِقّت ہے، مشکل کا سامنا ہونا چاہئے۔مہمانوں کو حوصلہ دلائیں۔ان کو تلقین کریں۔غصہ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر اسی طرح اور شعبہ جات ہیں۔ پانی کا شعبہ ہے، اس میں کمی بیشی ہوجاتی ہے۔گرمی آج کل زیادہ ہے، پانی کی ضرورت بھی زیادہ ہوتی ہے۔اگر موسم اچھا ہو تو ضرورت نہیں ہوتی لیکن اب تو یہاں بھی گرمی ہونے لگ گئی ہے اس لئے یہ بھی بڑا اہم شعبہ ہوگیا ہے۔علاوہ پینے کے پانی کے ٹائیلٹس وغیرہ میں غسل خانوں میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔تو یہ سب شعبے ایسے ہیں جہاں باوجود کارکنان کے تجربہ کار ہونے کے مہمانوں کی بے حوصلگی کی وجہ سے بعض وفعہ افراتفری کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔اس لئے جہاں کارکنان کو اپنی حالت کو صحیح رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں مہمانوں کو بھی تحمل کے ساتھ صحیح رہنمائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مہمان نوازی ایک تو ویسے بھی ایک مومن کا طرّہ امتیاز ہے۔اور جو مہمان خالص دینی غرض سے آرہے ہوں اور جن کو زمانہ کے امام نے اپنا مہمان کہا ہو، ان کی مہمان نوازی تو خاص طور پر بہت برکتیں لئے ہوئے ہے اور اس وجہ سے خاص توجہ چاہتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان جیسا کہ مَیں نے کہا دینی غرض کے لئے آتے ہیں۔اور دینی غرض کیا ہے؟ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہوئے دین کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرکے اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کی کوشش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس غرض کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی کس طرح فرمایا کرتے تھے؟ اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ مہمان آگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں پیغام بھیجتے ہیں، اپنی ہر بیوی کے گھر پیغامبر کو بھجواتے ہیں کہ آج میرا مہمان آگیا ہے، اس کے کھانے کا بندوبست کرو۔لیکن ہر بیوی کے گھر سے جواب ملتا ہے کہ آج تو ہمارا صرف پانی پر گزارا ہے، کھانے کی کوئی چیز نہیں۔اب دیکھیں یہاں، آپ کی بیویوں کے بھی صبر اور شکر کے انتہائی مقام کا پتہ چلتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کی وجہ سے کوئی واویلا نہیں۔کوئی ہلکا سا احساس بھی نہیں دلایا جارہا کہ آپ کے گھر والے بھوکے ہیں۔گویا اس حالت کا بھی پتہ چلتا ہے تو مہمان کے آنے کی وجہ سے پتہ چل رہا ہے۔تو بہرحال اس مہمان کو پھر ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اور وہ بھی کوئی امیر آدمی نہیں ہیں۔ان کے گھر میں بھی صرف بچوں کے لئے خوراک ہے۔وہ بچوں کو تو کسی طرح سلا دیتے ہیں، اور کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔اور خود چراغ بجھا کر اندھیرے میں اس طرح ظاہر کرتے ہیں، منہ چلا رہے ہیں، تا کہ مہمان کو بھی پتہ نہ چلے کہ وہ گھر والے بھی ساتھ کھانا کھا رہے ہیں کہ نہیں؟ اس کو احساس نہ ہو کہ گھر والے میرے ساتھ کیوں شامل نہیں ہو رہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی دیکھیں اپنے بندوں کے اس فعل پر کس طرح پڑتی ہے؟ کہ اس کی خبر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا ہے کہ اس مومن مرد اور مومن عورت کے عمل نے رات مجھے ہنسا دیا اور جس مومن کے فعل سے اللہ تعالیٰ خوش ہوجائے اس کو تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔اس کے لئے ایک وقت کے کھانے کی قربانی کی کیا

حیثیت ہے (بخاری کتاب المناقب باب ویؤثرون علیٰ انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ ،حدیث نمبر3798)

کبھی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا یہ انداز بھی دیکھتے ہیں کہ ایک یہودی جو بستر گندا کر کے چلا جاتا ہے، تو آپ خود اس کی صفائی کررہے ہیں اور صحابہؓ کے کہنے پر کہ اے ہمارے پیارے! ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہمیں یہ کام کرنے دیں، تو آپ کہتے ہیں: نہیں، وہ مہمان میرا تھا اس لئے مَیں یہ کام خود کررہا ہوں۔ پس مجھے یہ کام کرنے دو۔

پھر حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے ایک مومن جو اللہ اور یومِ آخرت پر یقین رکھتا ہے، اس کی تین نشانیاں بتائی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ عمدہ اخلاق کے حامل بن کر ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالو۔ کسی کے لئے کسی قسم کی دل آزاری کی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے۔ کیونکہ بداخلاقی ہمارے ایمان کو بھی داغدار کردیتی ہے۔ پس یا تو تم اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اس سے جہاں تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنو گے اور ایمان کی مضبوطی حاصل کرنے والے بنو گے وہاں معاشرے کے امن کی ضمانت بھی بن جاؤ گے۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لانے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے پڑوس کی عزت کرو۔ اور پڑوسی کے حق کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑے واضح حکم دیئے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کو بھی یہی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کثرت سے پڑوسی سے حسنِ سلوک کرنے اور تعلق رکھنے اور اس کا حق ادا کرنے کا فرمایا ہے کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید پڑوسی وراثت میں بھی حق دار نہ بن جائے اور اس کو حصہ دار نہ بنا دیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پڑوسی صرف مستقل پڑوسی، گھروں کے ہمسایوں کو نہیں کہا بلکہ عارضی پڑوسیوں کا بھی ذکر ہے، اس کا بھی حق ادا کرنے کا ذکر ہے۔ کچھ وقت کے لئے جو ساتھ بیٹھ گیا ہے وہ بھی ہمسائے کے زمرے میں آتا ہے اور اس کا بھی حق ادا کرنے کا ذکر ہے اور یہاں تو ہم اپنے دینی بھائیوں کا حق ادا کررہے ہیں۔ ان کا حق ہم نے ادا کرنا ہے، جو ان چند دنوں کی ہمسائیگی کے علاوہ بھی اپنا حق رکھتے ہیں۔

پھر ایک مومن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ مہمان کا احترام کرتا ہے۔ پس مہمان نوازی بھی ایمان میں مضبوطی اور اس کے اظہار کے لئے ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ذریعہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار، حدیث نمبر 47)

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مومنہ اور مومن کے عمل کو کس قدر خوشی سے دیکھا تھا۔ کتنا خوشی کا اظہار کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس خوشی میں شامل فرمایا۔ انہوں نے اپنی بھوک تو ایک طرف رہی، بچوں کی بھوک کو بھی مہمان کی مہمان نوازی پر ترجیح دی۔ یہ نہیں کہا گیا کہ تم بچوں کیلئے کچھ رکھ لیتے، بلکہ اپنے آپ کو اور بچوں کو تکلیف میں ڈال کر مہمان نوازی کرنے پر اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کی ایک سند عطا فرما دی کہ یہی حقیقی مومن ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم نے تو یہاں صرف وقت اور جذبات کی تھوڑی سی قربانی دینی ہے، جو بھی ہم ان کی تھوڑی بہت خدمت کرتے ہیں۔

یہی اصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق نے آپؐ کی محبت اور پیروی میں اپنایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی محبت کو سب سے بڑھ کر حاصل کرنے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مہمان نوازی کوئی عارضی اور وقتی اور چند دنوں کی مہمان نوازی نہیں تھی بلکہ کثرت سے اور مستقل مہمان نوازی تھی۔ اور آپ اس کا ہمیشہ حق ادا فرماتے تھے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بارہ میں فرمایا کہ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاس۔ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہئے کہ ان سے بدخلقی نہ کر اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جانا۔ (تذکرہ ،صفحہ 197 ایڈیشن چہارم)

باوجود اس کے کہ آپ مہمان نوازی کی انتہا کرتے تھے اور ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کے آنے کی خبر دے دی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہام کر کے مختلف موقعوں پر بار بار جو اس طرف توجہ دلائی ہے اس کا ذکر ہے۔ وہ اس لئے بھی ہے کہ یہ کثرت تو اب بڑھتی جانی ہے۔ اس لئے آپ کے بعد خلافت کے نظام نے خلیفہ وقت نے اور نظامِ جماعت نے بھی اس اصل کو سامنے رکھنا ہے، اس تعلیم کو سامنے رکھنا ہے اور مہمان نوازی کے اس اہم کام کو بھولنا نہیں ہے۔ پس یہ اہم کام جو ہمارے ذمّہ ہے اور یہ اہم وصف ہے جو ہم میں سے خاص طور پر ہر اس شخص نے اپنانا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دی ہے یا جو اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مہمان نوازی کو صحابہ نے کس طرح دیکھا اور ہم تک پہنچایا۔ کس طرز پر آپ مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی مہمان نوازی کے طریق کیا تھے؟

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے اپنی ایک کتاب میں اس بارہ میں کچھ لکھا ہے۔ جو کچھ باتیں انہوں نے نوٹ کیں، محسوس کیں اور ہم تک پہنچائیں، وہ اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔

ایک تو یہ بتایا کہ آپ مہمانوں کے آنے پر بہت خوش ہوتے تھے۔ اور کارکنانِ لنگر خانہ کو ہدایت تھی کہ ان کے آرام کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ مہمانوں کی آمد سے، ان کے آنے پر آپ کو اطلاع دی جائے۔ ان مہمانوں کے علاقوں کے لحاظ سے ان کی خوراک کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور اس کا خوراک کا خیال رکھنے کا مقصد کیا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان کی صحت ہی ٹھیک نہ رہے تو وہ لوگ دین کیا سیکھیں گے؟ مہمان کے لئے آپ چاہتے تھے کہ مہمان اگر غیر ہے تو اس کو زیادہ دن روک کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ پھر یہ کہ مہمان سے تکلّف کا برتاؤ نہیں ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ مہمان بھی بے تکلفی سے اپنی ضروریات کا اظہار کردیا کرے۔ اور بے تکلفی میں بھی مہمان کی عزت اور تکریم کا پورا خیال رکھا جاتا تھا اور خدام کو یہ ہدایت فرماتے تھے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 141 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

پھر آپ کی ایک خصوصیت تھی کہ مہمانوں کے آرام کے لئے ہر قسم کی قربانی فرماتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے، جون کا مہینہ تھا اور جون کا مہینہ پنجاب میں بڑا سخت گرمی کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس وقت ایک مکان یا مکان کا ایک حصہ نیا نیا بنا تھا تو مولوی صاحب کہتے ہیں وہاں ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی۔ اس میں موسم بھی، نسبتاً ذرا بہتر ہوتا ہے کیونکہ پانی وغیرہ کے استعمال کی وجہ سے، نئی اینٹوں کی وجہ سے اس میں کچھ نہ کچھ ٹھنڈک ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو یہ سہولتیں یہاں میسر ہیں اور موسم بھی اچھا ہے ان کو وہ اندازہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن وہاں کے رہنے والے جو ہیں، پرانے لوگ جو آئے ہوئے ہیں، وہ صحیح اندازہ کرسکتے ہیں کہ گرمیوں میں نیا بنا ہوا مکان کتنا آرام دہ لگتا ہے۔ تو بہرحال مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی مَیں بھی اس پر لیٹ گیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ٹہل رہے تھے۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں کہ لیٹنے کے تھوڑی دیر بعد میری آنکھ لگ گئی۔ جب میری آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر مَیں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ آپ کیوں اس طرح اٹھ بیٹھے ہیں؟ تو مَیں نے عرض کی کہ حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں، یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ مَیں اوپر چارپائی پر سو جاؤں۔ تو آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ مَیں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا کہ لڑکے شور کرتے تھے، انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ ہو۔ تو یہ محبت ہے جو مہمان نوازی سے بہت بڑھ کر ہے۔ جو صرف ماں باپ میں ہی شاید دیکھی جاتی ہے۔ بلکہ نہیں، یہ تو ماں باپ سے بڑھ کر محبت ہے۔ اور یہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی کا ہی حصہ ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم جو اس کام پر مامور کئے گئے ہیں، ہمیں یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ مہمانوں کی خدمت کرو۔ انہیں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ تو بہرحال اپنانا چاہئے۔ لینا چاہئے، نمونہ دکھانا چاہئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 156 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

پھر آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ مہمان کے مقام اور مرتبہ کا خیال فرمایا کرتے تھے لیکن عمومی مہمان نوازی ہر ایک کی ایک طرح ہی ہوتی تھی۔ یہاں بھی ہمارے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان آتے ہیں۔ بعض ملکوں کی حکومتوں کے نمائندے ہوتے ہیں یا اپنی قوم کے لیڈر ہوتے ہیں، جیسے افریقہ کے چیف وغیرہ تو ان کی مہمان نوازی اور خیال رکھنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے اور دی جاتی ہے۔ اور اس پر کوئی اعتراض کی بھی وجہ نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے کہ قوم کے سرداروں کو مناسب مقام اور مرتبے کے لحاظ سے اعزاز دو۔ لیکن اس میں اعتدال اس لحاظ سے ہونا چاہئے کہ جلسہ کی انتظامیہ اس حوالے سے جو بلاوجہ کئی قسم کی کیٹیگریز بنا لیتی ہے اور اخراجات کو بڑھا لیا جاتا ہے اس پر کنٹرول ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض خاص مارکیز اور جگہوں پر کوئی بھی نہیں ہوتا اور وہاں صرف کارکن ہی بیٹھے ہوتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ مجھے اطلاعیں ملتی ہیں تو VIP کے نام کا بھی بعض اوقات غلط استعمال شروع ہوگیا ہے یا ہوجاتا ہے۔ تو اس طرف بھی انتظامیہ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بہرحال بے شک خاص مہمانوں کے لئے خاص انتظام کریں لیکن جگہ ایک ہی بنانی چاہئے اور اس میں بھی اعتدال ہو۔

پھر یہ کہ آپ کے دو ہی مقصد ہوتے تھے بلکہ تین کہنے چاہئیں، مہمانوں کی خدمت کے لئے، مہمانوں کو وصول کر کے ان کی مہمان نوازی کے۔ ایک تو یہ کہ مہمان نوازی کا حق تو ادا کرنا ہی ہے وہ تو ایک مومن پر فرض ہے۔ لیکن اس کے علاوہ آپ کے دو مقاصد تھے کہ ایک مہمانوں کی تربیت کریں اور دوسرے تبلیغ۔ پس جلسہ میں متعلقہ شعبہ جات کو اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ جلسہ کے اوقات میں ڈیوٹی والے جو بھی کارکنان ہیں وہ شامل ہونے والوں کو پیار سے جلسہ کا پروگرام سننے کی طرف توجہ دلائیں۔ جو ادھر ادھر پھر رہے

ہوں ان کونرمی سے سمجھائیں کہ آپ جلسہ گاہ میں چلے جائیں۔اسی طرح شعبہ تبلیغ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دوست دشمن کی مہمان نوازی میں بھی فرق نہیں فرماتے تھے۔کئی مخالفین بھی آتے تھے،لیکن اگر مہمان بن کر آئے ہیں تو خدام کو فرمایا کرتے تھے کہ ان کی مہمان نوازی کرو اور یہ کیونکہ مخالفین میں سے ہیں ہوسکتا ہے کہ بعض ایسی باتیں کر جائیں جو تمہاری دل شکنی کا باعث ہوں، لیکن تم لوگوں نے خاموش رہنا ہے، ان کو جواب نہیں دینا۔ایسے کئی واقعات ہیں۔مثلاً ایک مولوی عبدالحکیم نصیر آبادی بڑا مخالف تھا اس کی مہمان نوازی کا آپ نے حکم دیا۔وہاں اپنے لنگر میں یا اس علاقہ میں تو نہیں ٹھہرایا، باہر نواب صاحب نے ایک نیا مکان بنوایا تھا، اس کو وہاں اس کے کمرے میں ٹھہرایا تا کہ احتیاط کے تقاضے بھی پورے ہوں لیکن خدام کو مہمان نوازی کا حق بھی ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔اور یہ بھی فرمایا کہ کسی قسم کی بات نہیں کرنی۔وہ کسی مباحثہ کے سلسلے میں آیا تھا۔لیکن پھر وہ اس کے بغیر ہی چلا گیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول ص: 161-160 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

پھر اسی طرح ایک بغدادی مولوی کے نام سے مشہور تھا اس کا قصہ ہے۔وہ گالیاں نکالنے میں بھی شیر تھا کیونکہ یہ مولوی جو ہیں اس کام میں بہت شیر ہوتے ہیں۔بہر حال وہ خاص طور پر وہابیوں کے بڑا خلاف تھا۔حضور علیہ السلام نے اس کی مہمان نوازی فرمائی یعنی اس کا حکم دیا۔کسی نے اس بغدادی مولوی کو کہا کہ جن کی مہمان نوازی سے تم لطف اٹھا رہے ہو اور جن کے سامنے بیٹھ کر وہابیوں کو گالیاں دے رہے ہو، یہ بھی وہابی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ گالیاں تو بہت زیادہ دیتا تھا لیکن مَیں نے اسے کبھی احساس نہیں ہونے دیا اور کہنے والے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا کہ یہ بھی وہابی ہیں، فرمایا کہ ایک لحاظ سے ٹھیک ہے کیونکہ مَیں بھی قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 162-161 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

بہر حال ایسے کئی واقعات ہیں جن کی تفصیلات ہمارے لٹریچر میں، کتب میں موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عمل کو جو آپ علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھ کر اپنایا ہم بھی اپنا کر عمل کرنے والے بنیں۔مہمانوں کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔

لیکن ساتھ ہی ایک بات مَیں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر گرد و پیش کا جائزہ بھی لیتے رہیں کیونکہ آج کل جماعت کی مخالفت اور دشمنی نے شرارتی عنصر کو ہر قسم کی اخلاقی پابندیوں سے عاری کر دیا ہے۔اور نہ صرف اخلاقی، بلکہ کسی بھی قسم کی شرارت کی ان سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

نمازِ جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی نذیر احمد صاحب کا ہے، جو 14ر جولائی 2010ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ان کی عمر نواسی (89) سال تھی، آج کل جرمنی میں تھیں۔آپ بہت دعا گو اور صابر شاکر، صاحبِ رؤیا بزرگ خاتون تھیں۔خلافت کی بڑی سچی وفادار عاشق تھیں۔اپنی مرض الموت جو چند دن کی بیماری تھی اس میں بھی میرے متعلق یہی پوچھتی رہتی تھیں کہ ان کا کیا حال ہے؟ اپنی بیماری کی فکر نہیں تھی۔ ہر ایک کے لئے نفع رساں وجود تھیں۔کسی کو دکھ نہیں دیا بلکہ دوسروں کے دکھوں کو اپنا لیا۔طبیعت میں قربانی اور ایثار کا بڑا مادہ تھا۔ایک دفعہ ان کو دعا کے لئے کہہ دیا جائے تو ہمیشہ دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ ہمیشہ ہر ایک کی معمولی نیکی کی بھی قدر کی۔قناعت ان میں بہت زیادہ تھی۔ایک زیور بنوایا تھا تو وہ مریم شادی فنڈ میں دے دیا۔پھر وفات سے پہلے ان کے پاس کچھ رقم جمع تھی تو فرمایا کہ یہ بھی بلال فنڈ میں دے دینا۔مرحومہ نے اپنے دو بھائیوں کی بیویوں کے وفات پا جانے کے بعد اپنے محدود وسائل کے باوجود ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی۔ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔دو بیٹے واقفِ زندگی ہیں۔ایک تو مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب ہیں جو آج کل ٹرکش ڈیسک کے انچارج ہیں۔ اور دوسرے منیر جاوید پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ان کے یہ دو بیٹے واقفِ زندگی ہیں۔اور ان کی ایک بیٹی مکرم حنیف محمود صاحب واقفِ زندگی جو ربوہ میں نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں، ان کی اہلیہ ہیں۔تو اس لحاظ سے ان کے تین بچے واقفینِ زندگی ہی سمجھے جائیں۔دو تو ابھی بھی واقفِ زندگی ہی ہیں۔واقفِ زندگی کی بیوی بھی واقفِ زندگی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے، اور جیسا کہ مَیں نے کہا نمازِ جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

❁ ❁ ❁

شہدائے لاہور کے نام

اُمت کے شہیدو ! تمہیں میرا سلام ہو
سینے پہ کھا کے گولیاں تم ہوگئے امر
زخموں سے چُور جو ہوئے غازی ہیں آپ بھی
دی تھی نوید تم کو مسیحائے وقت نے
تاریخِ کربلا کو پھر دوہرا گئے ہو تم
راہِ وفا میں کرگئے تم جان و دِل نثار
سمجھا گئے ہو فلسفہ ِ زندگی ہمیں
لگ کر گلے سے موت کے تُم پاگئے حیات
ننگا ہوا ہے دشمنِ دیں سب کے سامنے
خوں سے تمہارے بدلے گا موسم بہار میں

جنت کی کلیدو ! تمہیں میرا سلام ہو
اے سینہ در یدو ! تمہیں میرا سلام ہو
اے زخم گزیدو ! تمہیں میرا سلام ہو
اے پاک مریدو ! تمہیں میرا سلام ہو
اے نیک نصیبو ! تمہیں میرا سلام ہو
مولا کے جیبو ! تمہیں میرا سلام ہو
اے دیں کے رشیدو ! تمہیں میرا سلام ہو
اے زندہ جاوید! تمہیں میرا سلام ہو
اے جامہ کشیدو ! تمہیں میرا سلام ہو
گلشن کی نویدو ! تمہیں میرا سلام ہو

کھل جائیں گے فتح و ظفر کے باب دیکھنا
ساؔجد کی اُمیدو ! تمہیں میرا سلام ہو

(قریشی داؤد احمد ساؔجد۔مربی سلسلہ گلاسگو، امریکہ)

شکر خدا

مری نس نس میں ترے دیپ جلیں ترا نام جپے من مالا
ترے ذکر سے ہے مرے تن من میں ہر دم موسم متوالا
تری بات چلے میں جھوم اُٹھوں ، میں رقص کروں مرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ
مرا سانس سمیلن، نین نگر، اور من گلشن بھی تیرا
مری سوچ سبھا سب تیری عطا، مرے حرف کا دھن بھی تیرا
میں تیرا کوی تری حمد کروں، ترے گیت لکھوں مرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ
سر پر ہے بوجھ گناہوں کا اور پاؤں میں بیڑی بھاری
اس حال میں ہے اب تیرے سوا وہ کون جو دے راہداری
مرا سانس رُکے دو چار قدم گر تیز چلوں میرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، تیرا شکر کروں مرے مولیٰ
تری کرسی عرش معلیٰ پر میں ذرہ خاک نگر کا
ترے درشن کا اک لمحہ بھی، مرا سپنا جیون بھر کا
تو جب چاہے ترے ملنے کو سج دھج کے چلوں مرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

..........................(**رشید قیصرانی**)..........................

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ، مورخہ 30 جون 2010)

ضروری اعلان برائے اخبار بدر

محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری، انچارج انڈیا ڈیسک لندن نے اپنے گزشتہ دورہ قادیان کے موقع پر اخبار بدر کے متعلق یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ہندوستان کی ہر جماعت میں ایک اخبار بدؔر جماعت کے لوکل اخراجات پر جاری کرنا چاہئے ،جس سے احمدی احباب حضور انور کے خطبہ جمعہ کے علاوہ علمی مضامین اور مرکز قادیان و بھارت کی خبروں وتبلیغی وتربیتی سرگرمیوں سے آگاہ رہیں گے۔

قبل ازیں اس سلسلہ میں تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع بھجوائی گئی ہے لیکن تا حال صرف چند ایک جماعتوں نے اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیا ہے باقی جماعتوں کی طرف سے انتظار ہے۔لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جماعتہائے احمدیہ بھارت کے ذونل امراء، امراء جماعت وصدر صاحبان کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں فوری کاروائی کر کے دفتر بدر کو مطلع فرماویں۔

☆۔ اخبار بدر کا سالانہ زراشتراک **صرف-/350 روپے** ہے۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی
داعیان الی اللہ کے لئے پندرہ زریں نصائح

(مرسلہ: مکرم ابوالحسن عابد صاحب مبلغ سلسلہ گولگیرہ، سرکل کرناٹک)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ داعیان الی اللہ کیلئے پندرہ زریں نصائح تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

۱۔دعوت میں تزکیہ نفس سے غافل نہ ہو: سب سے پہلے داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ تزکیہ نفس کرے۔صحابہؓ کی نسبت تاریخوں میں آتا ہے جنگ یرموک میں دس لاکھ عیسائیوں کے مقابل میں ساٹھ ہزار صحابہؓ تھے۔ قیصر کا داماد اس فوج کا کمانڈر تھا۔اس نے جاسوس کو بھیجا کہ مسلمانوں کا جا کر حال دریافت کرے۔جاسوس نے آکر بیان کیا کہ مسلمانوں پر کوئی فتح نہیں پاسکتا۔ ہمارے سپاہی لڑکے آتے اور کمریں کھول کر ایسے سوتے ہیں کہ انہیں پھر ہوش بھی نہیں رہتی۔لیکن مسلمان باوجود دن کو لڑنے کے رات کو گھنٹوں کھڑے رہ رہ کر دعائیں مانگتے ہیں۔خدا کے حضور گرتے ہیں۔ یہ وہ بات تھی جس سے صحابہ نے دین کو قائم کیا۔باوجود تھکے ماندے ہونے کے بھی اپنے نفس کا خیال رکھا۔بعض دفعہ افغان اپنے فریضہ دعوت میں ایسا منہمک ہو جاتا ہے کہ پھر اسے نمازوں کا بھی خیال نہیں رہتا۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ہر ایک چیز اپنے اپنے موقعہ اور محل کے مطابق اور اعتدال کے طور پر ہی ٹھیک ہوا کرتی ہے۔لوگوں کی بھلائی کرتے ہوئے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ انسان اپنی بھلائی سے بے فکر ہو جائے۔پس ضروری ہے کہ وہ اپنا تزکیہ نفس کرے قرآن شریف کا مطالعہ کرے۔ پھر اپنے نفس کا مطالعہ کرے۔''دعوت الی اللہ'' بہت عمدہ کام ہے۔مگر''دعوت الیٰ اللہ'' کرنے میں بھی انسان کے دل پر زنگ لگتا ہے۔کبھی اگر تقریر اچھی ہوگئی۔اپنے مقابل کے مباحث کو ساکت کر دیا تو دل میں غرور آ گیا اور کبھی اگر تقریر اچھی نہ ہوئی، لوگوں کو پسند نہ آئی تو مایوسی ہوگئی اور کبھی یہ ایک دلیل دیتا ہے۔دل ملامت کرتا ہے کہ تو دھوکہ دے رہا ہے۔اس قسم کی کئی باتیں ہیں جو دل پر زنگ لاتی ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم جب کسی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔تو آپؐ استغفار پڑھ لیا کرتے تھے۔حالانکہ آپؐ اعلیٰ درجے کے انسان تھے اور آپ کی مجلس میں بھی نیک ذکر ہوتا تھا۔یہ اس لئے تھا کہ آپ ہمارے لئے ایک نمونہ تھے۔ یہ ہمیں سکھایا جاتا تھا کہ ہم ایسا کیا کریں کہ جب کسی مجلس میں بیٹھیں تو استغفار کرتے رہیں۔ اس لئے کہ کسی قسم کا ہمارے دل پر زنگ نہ بیٹھے۔اس لئے ذکر الٰہی پر زیادہ زور دینا چاہئے۔نماز وقت پر ادا کرنی چاہئے۔

۲۔ تہجد کی نماز: تہجد کی نماز داعی الی اللہ کے لئے بہت ضروری ہے۔قرآن شریف میں آتا ہے۔یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِصْفَہٗ، اَوِانْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا دن کے تعلقات سے جو زنگ آتے ہیں وہ رات کو کھڑے ہو کر دعائیں مانگ مانگ کر خشوع خضوع کر کے دور کرنے چاہئیں۔

۳۔روزہ: روزہ بھی بڑی اچھی چیز ہے۔اور زنگ کے صیقل کرنے کے لئے بہت عمدہ آلہ ہے۔ صحابہ بڑی کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ روزہ انسان کی حالت کو خوب صاف کرتا ہے۔ جہاں تک توفیق مل سکے روزہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔بعض ایسے مواقع تلاش کرے جن میں کسی سے کلام نہ کرے۔ خاموش ہو کر بیٹھے خواہ یہ وقت پندرہ بیس منٹ ہی ہو۔ بہت وقت نہ سہی مگر کچھ وقت ضرور ہونا چاہئے تاکہ خاموشی میں ذکر کرے۔ دعوت ہو۔ ذرا فراغت ہوئی تو ذکر الٰہی کرے۔اس کے لئے یہ بہت مفید وقت ہے۔سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کے بعد پھر سورج ڈوبنے کے قریب پھر نماز عشاء کے بعد اور نو بجے دن سے لے کر دس بجے دن تک کسی وقت کر لینا چاہئے۔یہ اپنے نفس کی اصلاح ہے۔

۴۔مطالعہ و خرید کتب:
دعوت کے کام میں مطالعہ بہت وسیع چاہئے بعض دفعہ اجڈ گنوار آدمی آکر کچھ سناتے ہیں اور بہت لطیف بات ہوتی ہے۔سلسلے کی کتابوں کا مطالعہ رہے۔حضرت صاحب کی کتابیں اور پھر دوسرے آدمیوں کی کتابیں اتنی اتنی دفعہ پڑھو کہ فوراً حوالہ ذہن میں آجائے۔

ایک مرض مولویوں میں ہے یاد رکھو۔مولوی کبھی کتاب نہیں خریدتے۔ اس کو لغو یا اسراف سمجھتے ہیں شاذ و نادر۔زیادہ سے زیادہ مشکوٰۃ رکھ لی۔اور ایک کافیہ رکھ لیا لیکن انسان کیلئے جہاں وہ اور بہت سے چندے دیتا ہے کتاب خریدنا نفس کے لئے چندہ ہے۔ کچھ نہ کچھ ضرور کتاب کے لئے بھی نکالنا چاہئے خواہ سال میں آٹھ آنہ ہی کی کتاب خریدی جائے یہ کوئی ضروری نہیں کہ لاکھوں کی ہی کتابیں خریدی جائیں۔ بلکہ جس قدر خرید کر سکے خریدے۔ یہ اس لئے کہ خریدنے والا پھر اس کتاب کا آزادی سے مطالعہ کر سکے گا۔اور اس طرح اس کے علم میں اضافہ ہوگا۔ فراست بڑھے گی۔

۵۔سوال و خوشامد کی عادت نہ ڈالو: پھر نفس کے لئے لجاجت، خوشامد، سوال کی عادت نہیں ہونی چاہئے۔حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا: تیرے پاس ایسا مال لایا جائے گا کہ مال لانے والوں کو الہام ہوگا کہ مسیح موعود کے پاس لے کر جاؤ۔ پھر وہ مال آتا تھا کوئی کہتا تھا کہ حضور مجھے فلاں بزرگ نے آکر خواب میں کہا اور کوئی کہتا تھا۔ حضور مجھے الہام ہوا۔

۶۔ اللہ پر توکل کرو، وہ خود تمہارا کفیل ہوگا: میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے بھیج دیتا ہے۔خدا تعالیٰ خود لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے جو دوسروں کا محتاج ہو۔پھر اس کیلئے ایسا نہیں ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ پر کوئی بھروسہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کیلئے سامان پیدا کرتا ہے۔حضرت مولوی صاحب سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے کچھ ضرورت پیش آئی، میں نے نماز میں دعا مانگی۔ مصلّٰی اٹھانے پر ایک پونڈ پڑا تھا۔ میں نے اسے لے کر اپنی ضرورت پر خرچ کیا۔تو خدا تعالیٰ خود سامان کرتا ہے۔کسی کو الہام کرتا ہے۔کسی کو خواب دکھاتا ہے اس طرح اس کی ضرورت پوری کرتا ہے لیکن کبھی اس طرح پر بھی ہوتا ہے کہ وہ ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ اس کی ضروریات ہی نہیں بڑھتیں اور اگر ضروریات پیش آتی ہیں تو پھر ایسے سامان کئے جاتے ہیں کہ وہ مٹ جاتی ہیں۔مثلاً ایک شخص بیمار ہے اب اس کیلئے دوائی وغیرہ کیلئے روپوں کی ضرورت ہے۔ دعا کی بیمار اچھا ہو گیا تو اب روپوں کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔تو ابتدائی مرحلہ یہی ہے کہ ضرورت پیش ہی نہیں آتی۔

پہلی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگوں کا محتاج ہی نہیں ہوتا دوسری حکمت یہ ہے کہ لوگوں کا رجوع اس کی طرف ہو جاتا ہے۔ خدا خود لوگوں کے ذریعے سے سامان کراتا ہے۔تم کبھی دوسروں پر بھروسہ نہ رکھو۔ سوال ایک زبان سے ہوتا ہے۔اور ایک نظر سے تم نظر سے بھی کبھی سوال نہ کرو۔

پس جب تم ایسا کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ خود سامان کرے گا اس صورت میں جب کوئی تمہیں کچھ دے گا بھی تو دینے والا پھر تم پر احسان نہیں سمجھے گا بلکہ تمہارا احسان اپنے اوپر سمجھے گا۔

۷۔ لوگوں سے تعلقات :

داعی الیٰ اللہ کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر خادمانہ حیا رکھے۔لوگوں نے یہ نکتہ نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت نقصان اُٹھایا ہے۔بعض نے سمجھا کہ نوکر چاکروں کی طرح کام کرے یہ مراد نہیں اس غلط فہمی کی وجہ سے ملانے پیدا ہوئے جن کا کام مردے نہلانا ہوا کرتا ہے۔کوئی بیمار ہو جائے تو کہتے ہیں بلاؤ میاں جی کو وہ آکر اس کی خدمت کریں کھیتی کاٹنی ہو تو چلو میاں جی۔لوگ میاں جی سے...... وہ نائی دھوبی جس طرح ہوتے ہیں۔ اس کام لیتے ہیں دوسری صورت پھر پیروی والی ہوتی ہے۔ پیر صاحب چارپائی پر بیٹھے ہیں۔کسی کی مجال نہیں کہ پیر صاحب کے سامنے چارپائی پر بیٹھ جائے۔ حافظ صاحب سناتے تھے ان کے والد بھی بڑے پیر تھے۔لوگ ہمیں آکر سجدے کیا کرتے تھے۔تو میں نے ایک دفعہ اپنے باپ سے سوال کیا کہ ہم تو مسجد میں جا کر سجدے کیا کرتے تھے۔ اور یہ لوگ ہمیں سجدے کرتے ہیں۔اس پر میرے والد نے ایک لمبی تقریر کی۔تو ایک طرف کا نتیجہ میاں جی پیدا ہوئے جو جھوٹی گواہی دینی ہو۔ تو چلو میاں جی۔اور اگر انکار کریں تو کہہ دیا کہ تمہیں رکھا ہوا کیوں ہے۔آپ قیامت کے دن کیا خاک کام آئیں گے جو اس دنیا میں کام نہ آئے او ر دوسری طرف پیر صاحب جیسے پیدا ہوگئے۔تو دونوں کا نتیجہ خطرناک نکلا یہ بڑی نازک راہ ہے۔داعی الیٰ اللہ خادم ہو اور ایسا خادم ہو کہ لوگوں کے دل میں اس کا رعب ہو۔خدمت کرنے کیلئے اپنی مرضی سے جائے ڈاکٹر پاخانہ اپنے ہاتھوں سے نکالتے ہیں لیکن کوئی انہیں کمپوڈر نہیں کہتا۔وہ بیمار کی خاطر داری بھی کرتے ہیں لیکن کوئی انہیں خادم نہیں کہتا۔ یہ اُس کی شفقت سمجھی جاتی ہے۔اس لئے جب تم میں بھی توکل ہوگا اور تم کسی کی خدمت کسی بدلے کے لئے نہیں کرو گے تو پھر تمہاری بھی ایسی ہی قدر ہوگی۔وہ شفقت سمجھی جائے گی۔وہ احسان سمجھا جائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو تشفی دینے والا ہمارا''داعی'' ہو۔کوئی بیوہ ہو تو حسب ہدایات شریعت اسلامیہ اس کا حال پوچھنے والا، اس کا سودا۔وغیرہ لانے والا اور اس کے دیگر کاروبار میں اس کی مدد کرنے والا ہمارا''داعی'' ہو۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے دلوں میں دو چیزیں پیدا ہوں گی۔ ادب ہوگا اور محبت ہوگی۔توکل کا نتیجہ ادب ہوگا اور خادمیت کا نتیجہ محبت ہوگی۔

ایک''داعی'' کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف اگر ان میں ذہانت نہ ہو تو دوسری طرف متکبر بھی نہ ہو۔لوگ نوکر اس کو سمجھیں گے...... جو اُن سے سوال کرتا ہو۔ جو سوال ہی نہیں کرتا اس کو وہ نوکر کیوں کر سمجھیں گے۔جو ان سے سوال کرتا ہو۔اگر وہ اس کے پاس آئیں گے تو نوکر سمجھ کر نہیں بلکہ ہمدرد سمجھ کر اُس وقت پھر''داعی'' کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میں نوکر نہیں۔ انہوں نے تو اسے نوکر نہیں سمجھا وہ تو اسے ہمدرد سمجھ کر آئے ہیں۔تو یہ دو رنگ ہونے چاہئیں کہ اگر سب سے بڑا خادم ہو تو ہمارا''داعی'' ہو۔اور اگر لوگوں کے دلوں میں کسی کا ادب ہو تو وہ ہمارے''داعی'' کا ہو اس کیلئے وہ اپنے مال قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔اس کیلئے جان دینے کے لئے تیار ہوں۔

۸۔ دعائیں کرتے رہو: پھر داعی الیٰ اللہ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ دعائیں کرتا رہے کہ الٰہی میں ان لوگوں کو ناراستی کی طرف نہ لے جاؤں۔

اول کوئی ایسی بات نہ کرے جس پر پہلے سوچا اور غور نہ کیا ہو۔دوم دُعا کرتا رہے کہ الٰہی میں جو کہوں وہ ہدایت پر لے جانے والا ہو۔اگر غلط ہو تو الٰہی ان کو اس راہ پر نہ چلا۔ اور اگر یہ درست ہے تو الٰہی توفیق دے کہ یہ لوگ اس راہ پر چلیں۔

۹۔جو بدی کسی قوم میں ہو

اس کی تردید میں جرات سے لیکچر دو: اپنے عمل دیکھتا رہے۔کبھی سستی نہ کرے۔لوگوں کو ان کی غلطی سے روکے۔ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے نیچے آئے لولا ینھٰھم الربانیون والا حبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لَبِئْسَ ماکانوا یصنعون وہی لیکچر ہونا چاہئے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو۔اُن باتوں پر لیکچر دینے کی ضرورت نہیں جو اچھی باتیں نہیں ہیں یا جو بدیاں ان میں نہیں ہیں اگر وہ لڑکیوں کو حصہ نہ دیں تو اس پر لیکچر دو۔روزے نہ رکھیں تو اس پر۔نماز نہ پڑھیں تو اس پر دو۔زکوۃ ادا نہ کریں تو اس پر دو۔صدقہ خیرات نہ دیں تو اس پر دو۔لیکن جو باتیں ان میں ہیں ان پر نہ دو۔غریبوں پر اگر وہ ظلم کرتے ہیں یا بڑوں کا ادب نہیں کرتے۔ چوری کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، اس پر لیکچر دو۔لیکن چوری ان میں نہیں ہے اس پر نہ دو۔مرضیں تلاش کرو اور پھر دوا دو۔

کبھی کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہ ہو میں اپنا طریقہ بتاتا ہوں میں نے جب کبھی کسی کی مرض کے متعلق بیان کرنا ہو تو میں دو تین مہینے کا عرصہ درمیان میں ڈال لیتا ہوں تا کہ وہ بات لوگوں کے دلوں سے بھول جائے تو اتنا عرصہ کر دینا چاہئے۔اگر موقعہ ملے تو اس شخص کو جس میں یہ مرض ہے علیحدہ تخلیہ میں نرم الفاظ کے ساتھ سمجھاؤ۔ایسے الفاظ میں کہ وہ چڑ نہ جائے۔ ہمدردی کے رنگ میں وعظ کرو۔ ایک طرف اتنی ہمدردی دکھاؤ کہ غریبوں کے خدمت گار تم ہی معلوم ہو۔دوسری طرف اتنا بڑا بنو کہ تمہیں دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ دو فریق بننے نہ دو۔شخصوں کے جھگڑے کے متعلق کسی خاص کے ساتھ تمہاری طرفداری نہ ہو۔کوئی مرض پاؤ، اس کی دوا فوراً دو۔کسی موقعہ پر چشم پوشی کر کے مرض کو بڑھنے نہ دو۔ہاں اگر اصلاح چشم پوشی ہی میں ہو تو کچھ حرج نہیں۔لوگوں کو وعظ کرو۔تو اس میں ایک جوش ہونا چاہئے۔جب تک وعظ میں ایک جوش نہ ہو وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔ سننے والے پر اثر ڈالو کہ جو تم کہہ رہے ہو، اس کیلئے جان دینے کیلئے تیار ہو۔اور یہ جو کچھ تم سنا رہے ہو، یہ تمہیں ورثے کے طور پر نہیں ملا بلکہ تم نے خود اسکو پیدا کیا ہے، تم نے خود اس پر غور کیا ہے۔ٹھٹھے باز نہیں ہونا چاہئے، لوگوں کے دلوں سے ادب اور رعب جاتا رہتا ہے۔ ہاں مذاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کر لیا کرتے تھے۔اس میں ہرج نہیں۔احتیاط ہونی چاہئے، سنجیدہ معلوم ہو۔اس میں ہمدردی ہونی چاہئے۔ نرم الفاظ ہوں۔سنجیدگی سے ہوں سمجھنے والا سمجھے میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔تمہاری ہمدردی وسیع ہونی چاہئے۔

داعی الی اللہ کا فرض ہے کہ ایسا طریق اختیار نہ کرے کہ کوئی قوم اسے اپنا دشمن سمجھے۔ اگر یہ کسی ہندوؤں کے شہر میں جاتا ہے تو یہ نہ ہو کہ وہ سمجھیں کہ ہمارا کوئی دشمن آیا ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھیں کہ ہمارا پنڈت ہے۔اگر عیسائیوں کے جائے تو سمجھیں کہ یہ ہمارا پادری ہے۔ وہ اس کے جانے پر ناراض نہ ہوں بلکہ خوش ہوں۔اگر یہ اپنے اندر ایک رنگ پیدا کرے تو پھر غیر احمدی کبھی تمہارے کسی شہر میں جانے پر کسی مولوی کو نہ بلائیں گے، نہ ہندو کسی پنڈت کو اور نہ عیسائی کسی پادری کو۔ بلکہ وہ تمہارے ساتھ محبت سے پیش آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بڑے بڑے لوگوں کو جو کسی مذہب میں گزر چکے ہوں گالیاں دینے سے روکا ہے۔اسلام اس بات کا مدعی ہے کہ تمام دنیا کیلئے نبی آئے اور انہوں نے اپنی امتوں میں ایک استعداد پیدا کر دی پھر بتایا کہ اسلام تمام دنیا کے لئے ''دعوت ووعظ'' کرنے والا ہے۔

دعوت میں یہ یاد رکھو کہ کبھی کسی شخص کے قول سے گھبراؤ نہیں اور نہ قول پر دارومدار رکھو۔دلیل اور قول میں فرق ہے۔ دلیل پر زور دینا چاہئے۔لوگ دلیل کو نہیں سمجھتے۔مسلمان آریوں سے بات کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں۔قرآن میں یوں آتا ہے۔ آریوں کے لئے قرآن حجت نہیں۔تم رویہّ دلیل کو پیش کرنے کا اختیار کرو تا جماعت احمدیہ میں یہ رنگ آجائے۔دلائل سے فیصلہ کرو جو عقلی دلائل بھی ہوں، نقلی بھی۔جب بحث کرو تو مدمقابل کی بات کو سمجھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔مختلف سوالات کر کے پہلے اس کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو اور پھر بات کرو۔تھوڑے وقت میں بہت کام کرنا سیکھو۔تھوڑے وقت میں بہت کام کرنا ایسا گر ہے کہ انسان اس کے ذریعے بڑے بڑے عہدے حاصل کرتا ہے۔

۱۰۔خود کام کرنے اور کام لینے کی طاقت پیدا کرو:

ہمیشہ اپنے کاموں میں خود کام کرنے اور کام لینے کی طاقت پیدا کرو۔ایسے طریق سے لوگوں سے کام لو کہ وہ اسے بوجھ نہ سمجھیں۔ بہت لوگ خود محنتی ہوتے ہیں۔جب تک وہ وہاں رہتے ہیں کام چلتا رہتا ہے لیکن جب وہاں سے ہٹتے ہیں کام بھی بند ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سلسلے جو ہوتے ہیں جب نبی مر جاتا ہے تو وہ سلسلہ مٹتا نہیں بلکہ اس کے آگے کام کرنے والے پیدا ہو گئے ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ نبی ایک جماعت کام کرنے والی تیار کر جاتا ہے۔پس تمہارے سپرد بھی یہی کام ہوا ہے۔ ایک مشق ہوتی ہے خوب مشق کرو۔لوگوں میں کام کرنے کی روح پھونک دو۔ حضرت عمر کے زمانے میں صحابہؓ میں کام کرنے کی ایک روح پھونکی گئی تھی۔ ہر دو مہینے کے بعد کوفے کا گورنر بدلتا تھا۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ اگر کوفے والے مجھے روز گورنر بدلنے کیلئے کہیں تو میں روز بھی بدل سکتا ہوں۔ ایسے رنگ میں کام کرو کہ لوگوں کے اندر ایک روح پھونک دو۔کبھی مت سمجھو کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مانتے نہیں۔عرب کی زمین کتنے شریروں کی تھی پھر کیسے شریفوں کی بن گئی۔ یہ بات غلط ہے کہ وہ مانتے نہیں۔تم ایک دفعہ سناؤ، دو دفعہ سناؤ آخر مانیں گے۔ یہ اس شخص کی اپنی کمزوری ہوتی ہے جو کہتا ہے، مانتے نہیں۔

۱۱۔اپنے کام کی پڑتال کرتے رہو: ہمیشہ اپنے کام کی پڑتال کرو کہ کیا کامیابی ہوئی۔ تمہارے پاس ایک رجسٹر ہونا چاہئے۔اس میں لکھا ہوا ہو کہ فلاں جگہ گئے، وعظ فلاں مضمون پر کیا، اس اس طبقے کے لوگ شامل ہوئے۔ فلاں فلاں وجوہات پر مخالفت کی گئی۔ فلاں فلاں وجوہات لوگوں نے پسند کی۔ یہ رجسٹر آئندہ تمہارے علم کو وسیع کرنے والا ہوگا۔تم سوچو گے کیوں مخالفت ہوئی۔ اہم مسائل کا تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ ان پر آئندہ غور کرتے رہو گے۔اگر تم وہاں سے بدل جاؤ گے تو تمہارے بعد آنے والے کے کام آئے گا۔ ہر سال کے بعد نتیجہ نکالو۔ کون سی نئی باتیں پیدا ہوئیں۔کون سی باتیں مفید ثابت ہوئی ہیں۔جب یہ رپورٹ دوسرے واعظ کے ہاتھوں میں جائے گی تو وہ اپنی بناء زیادہ مضبوط کرے گا۔

۱۲۔استقلال: کبھی اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہئے۔ یہ خیال کر کے کہ اگر یہ یوں نہیں مانتا تو اس طرح مان لے گا۔اس میں وہ تو نہ ہارا تم ہار گئے کہ تم نے اپنی بات کو ناکافی سمجھ کر چھوڑ دیا۔تم نے اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کو منوا بھی لیا تو کیا فائدہ؟ بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدی وفات مسیح پر چڑتے ہیں۔ چلو وفات مسیح چھوڑ کر اور باتیں منواتے ہیں یہ غلط ہے۔وفات مسیح مان جائیں تو پھر آگے پیش کرو۔ترتیب سے پیش کرو۔ملمع سازی سے پیش نہ کرو۔ملمع سازی سے پیش کرنے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جب اس پر بات کھلے گی تو یا وہ تم سے بدظن ہوں گے اور یا پھر تمہارے مذہب سے۔جن جن باتوں پر خدا نے تمہیں قائم کیا ہے ان کو پیش کرو۔ اگر لوگ نہ مانیں تمہارا کام پیش کرنا ہے۔منوانا نہیں وہ اللہ کا کام ہے۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر۔

۱۳۔جماعت میں احساس پیدا کرو: جماعت میں ایک احساس پیدا کرو۔وہ احمدیوں کی محبت پر دوسرے رشتہ داروں کی محبت کو قربان کر دیں۔ ایسی محبت احمدی لوگوں سے ہونی چاہئے کہ رشتہ داری کی محبت سے بھی بڑھ جائے۔حق کی تائید ہونی چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر احمدی کے مقابل میں رشتہ دار آ گیا ہے تو ...... رشتہ دار کی طرف داری اختیار کر لی جائے۔ ہماری قوم ہماری جماعت احمدیت ہے۔پھر اس بات کا احساس پیدا کرنا بھی ضروری ہے کہ دین کا اب سب کام ہم پر ہے، جب یہ کام ہم پر ہے تو ہم نے دنیا کے کتنے مفاسد کو دور کرنا ہے۔ پھر اس کیلئے کتنی بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔اس بات کو پیدا کرو کہ ہر ایک آدمی داعی الی اللہ ہے۔صحابہ سب داعی الی اللہ تھے۔اگر ہر ایک آدمی داعی الی اللہ ہوگا تب اس کام میں آسانی پیدا ہوگی۔ اس لئے ہر ایک احمدی میں دعوت الی اللہ کا جوش پیدا کرو۔پھر مالی امداد کا احساس پیدا کرو۔اگرچہ ہماری جماعت کا ایک معیار تو قائم ہو گیا ہے کہ فضول جگہوں میں جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے مثلاً بیاہ شادیوں میں وہ اب دین کے کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔لیکن یہ احساس پیدا ہونا چاہئے کہ ضروریات کو کم کر کے بھی دین کی راہ میں روپیہ خرچ کیا جائے۔ جماعت کا اکثر حصہ سست ہے۔کچھ لوگ ہیں جو بہت جوش رکھتے ہیں لیکن یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آخر میں سارا بوجھ انہی لوگوں پر پڑ کر ان لوگوں میں بھی سستی آنی شروع ہو جائے گی۔تو ایک حصہ پہلے ہی سست ہوا دوسرا پھر اس طرح سست ہو گیا تو یہ اچھی بات نہیں۔اُس لئے چاہئے کہ جماعت کو ایک پیمانہ پر لایا جائے۔ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا کرو کہ جونہی یہ دین کے لئے آواز سنیں، دوڑ پڑیں۔ پہلے داعی اپنی زندگی میں یہ احساس پیدا کریں۔

۱۴۔مسائل کے متعلق غور کرو: جب کوئی اعتراض پیش آوے، پہلے خود اس کے حل کرنے کی کوشش کرو۔فوراً مرکز لکھ کر نہ بھیج دو۔خود سوچنے سے اس کا جواب مل جائے گا اور بیسیوں مسائل پر غور ہو جائے گا۔ جواب دینے کا مادہ پیدا ہوگا۔ہم سے پوچھو گے تو ہم تو جواب بھیج دیں گے لیکن پھر یہ فائدے تمہیں نہیں ملیں گے۔اس لئے جب اعتراض ہو خود اس کو حل کرو۔ جب حل کر چکو تو پھر تبادلہ خیالات ہونا چاہئے۔اس سے ایک ملکہ پیدا ہوگا۔جو آپ ہی سوچے اور پھر اپنے سوچے ہوئے پر ہی بیٹھ جائے اس کا ذہن کند ہو جاتا ہے لیکن تبادلہ خیالات سے ذہن تیز ہوتا ہے۔ ایک بات ایک نے نکالی ہوتی ہے ایک اور دوسرے نے۔ اس طرح پھر سب اکٹھی کر کے ایک مجموعہ ہو جاتا ہے۔ داعیان جہاں ملیں لغو باتیں کرنے کی بجائے وہ ان مسائل پر گفتگو کریں۔خدا تعالیٰ سے تعلق ہو۔دعا ہو۔توکل ہو۔

۱۵۔ مرکز آنے کی تاکید کرتے رہو: لوگوں کو مرکز بار بار آنے کیلئے اور تعلق پیدا کرنے کیلئے کوشاں رہو۔جب تک کسی شاخ کا جڑ سے تعلق ہوتا ہے وہ ہری رہتی ہے لیکن شاخ کا جڑ سے تعلق ٹوٹ جانا اس کے سوکھ جانے کا باعث ہوتا ہے۔ ہمیشہ جہاں جاؤ انکے فرائض انہیں یاد دلاتے رہو۔ سیاست میں پڑنا ایک زہر ہے۔جب آدمی اس میں پڑتا ہے، دین سے غافل ہو جاتا ہے سیاست میں پڑنا امن کا مخل ہوتا ہے اور امن کا نہ ہونا دعوت میں روک ہوتا ہے۔

سیاست صداقت کے خلاف، انسان کے خلاف شریعت کے احکام کے خلاف ہے۔ یہ ایسا زہر ہے کہ جس جماعت میں اس زہر نے اثر کیا ہے پھر وہ ترقی نہیں کر سکی۔ اس پر بڑا زور دو۔اس وقت سیاست کی ایک ہوا چل رہی ہے۔ یہ دعوت میں بڑی رکاوٹ ہے۔دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تعلیم دو۔

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۱۶) ☆☆☆

حاصل مطالعہ:

شمشان کا پھول مرجھا نہ جائے

پاکستان لاہور احمدیہ مساجد پر ہوئے دہشت گردوں کے ظالمانہ حملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبہ کرناٹک کے ایک اخبار Hosa Di Ganta (یعنی نیا افق) میں Mr. B.S. Manjunath کا جو آرٹیکل مورخہ 4.6.10 کو شائع ہوا اُس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

خاردار جھاڑیوں (پاکستان) میں گلاب کا ایک خوبصورت پھول کھلا ہے جس نے دردوں کو اپنے سینہ میں چھپایا ہوا ہے۔ گناہگاروں کی زمین میں احمدیت ایک پاک فرقہ ہے، وہ ہرگز غیر مسلم نہیں۔ وہ دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ حج کیلئے مکہ جاتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ پاکستان میں مذہبی اقلیت ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ (صرف اس لئے کہ) احمدی حضرات (اُن کے) خونی جہاد کے قائل نہیں۔ اس چیز کو وجہ بنا کر ان کو دین کا دشمن ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اُن کے خلاف نئے نئے قوانین بنائے جا چکے ہیں۔ حکومت بھی اُن کے خلاف جنگ کرنے کیلئے کمر کسے ہوئے ہے۔ احمدیوں کی نعشیں سرراہ پڑی ہوئی ہیں۔ احمدیوں کی مسجدیں مقبروں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔

’’پاکستان میں مذہبی انتہا پسندوں کے مقابل سینہ تان کر کون کھڑا ہو سکتا ہے......؟ اگر کوئی اس کی جرأت بھی کرے تو وہ کیونکر بچ نکل سکتا ہے۔ یہ صرف احمدی ہی تھے جن کی جرأت دیکھ سارا پاکستان دنگ رہ گیا۔ احمدیوں کا طریق کار دوسرے سب لوگوں سے مختلف ہے۔ وہاں شیعہ سنی، سانپ اور نیولے کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ مگر جب احمدیوں کی مخالفت ہو تو یہ دونوں اکٹھے ہوتے ہیں۔ احمدیوں کو ان کے گھروں اور مسجدوں میں شہید کرتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں دہشت گردوں نے ان پر بڑے بڑے مظالم ڈھائے۔

مذہبی دہشت گردوں نے احمدیوں کی دو مسجدوں کو 95 احمدیوں کے خون سے رنگ دیا۔ اس بربریت کے خلاف دنیا کے بہت سے ممالک نے تو احتجاج کیا مگر ان احمدیوں کی آہٹ بھی (پاکستان) حکومت کو سنائی نہیں دی۔ مقتول احمدیوں کے جنازے میں شریک ہونے کیلئے وہ اپنی (سیاسی) نفع نقصان کی فکر کرتے رہے۔ اکثریت کو خوش کرنے کی خاطر احمدیوں کی میت دفنانے کے وقت بھی (حکمران) حاضر نہیں ہوئے۔

جو لوگ زخمی حالت میں (ہسپتال میں) زیر علاج تھے، ان کو تسلی دینے کیلئے جو وزیر اور دوسرے صاحب رسوخ لوگ حاضر ہوئے انہوں نے دہشت گردوں کے خلاف مذمت میں (کچھ) بیانات تو دئے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ (بیان بازی) چار دیواری کے اندر رچایا ہوا (محض ایک) ڈرامہ تھا۔ چونکہ پاکستان میں احمدی غیر مسلم ہیں۔ اگر وہ احمدیوں کے جنازے میں شریک ہوتے تو یہ معاملہ زیر عدالت اور اکثریت کے زیر عتاب آ جاتا۔

احمدی مقتول کو شہید کہنا جیل جانے کے مترادف ہے کیونکہ ان کو شہید کہنے کی سزا تین سال قید با مشقت ہے۔ مقتول احمدی کو شہید کہنا ممنوع (جرم) ہے۔ ایسی بہت ساری پابندیاں وہاں موجود ہیں احمدیوں پر ملک دشمن اور بھارت دوستی کا (بھی) الزام ہے۔

ظالم اور بے چارگی کے ستائے ہوئے: احمدی کون ہیں......؟ ان کے سایہ سے بھی پاکستان کے (دوسرے) مسلمان کیوں بدکتے ہیں (حالانکہ) احمدی پاکستان کو بنانے والوں میں سے ایک مسلم فرقہ تھا۔ اگرچہ وہ مسلمان ہیں مگر (اب) وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ بانی اسلام محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے۔ لیکن ان پر درود بھیجتے ہیں جبکہ احمدی (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کو جہاں ایک مہاپرش مانتے ہیں اور ان کی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہاں ان کا عقیدہ ہے کہ (خدا کو بانی احمدیت کو) پیغمبر محمد کی (پیشگوئیوں کے مطابق ہی) بھیجا ہے۔ احمدی مذہبی بربریت، ظلم اور خون خرابہ سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ (احمدی) انصاف پسند امن کے دلدادہ۔ عدل کے آگے سر جھکانے والے اور ترقی پسند ہیں۔ کٹر پسند مذہبی اور جہادی (گروپ) احمدیوں کو دشمن جانتے ہیں۔ بہت سے مسلم ممالک احمدیوں کو دین کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف دہشت گردوں کی مدد کرتے ہیں۔

دن رات ظلم جاری: پاکستان میں احمدیوں پر دن رات ظلم جاری ہے۔ ۶ دہائیوں سے احمدی پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی تعداد دو کروڑ کے قریب ہے۔ ظلم کی زیادتی کی بناء پر بہت سے احمدی بیرون ملک جا رہے ہیں۔ جہاں وہ ترقی کا منتر جپتے ہوئے بس رہے ہیں۔

یکساں (حقوق حاصل) نہیں: پاکستان میں احمدیوں کو دوسرے مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل نہیں۔ ۱۹۹۹ء کی آئینی ترمیم کے ذریعہ ان کے مسلمان ہونے کا حق چھین لیا گیا۔ پاکستان کے توہین رسالت کے قانون کے ذریعہ احمدیوں کو ٹارگٹ بنایا گیا۔

۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے ذریعہ ان کو ڈرایا دھمکایا گیا۔ پاکستان میں احمدی اپنے عقیدہ کا برملا اظہار اور تبلیغ نہیں کر سکتے۔ (دوسرے) اکثریتوں کی مساجد میں ان (احمدیوں) کا داخلہ ممنوع ہے۔ نماز ادا کرنا بھی سزا کا موجب ہے۔ دوسرے مسلمانوں میں شادی بھی ممنوع ہے۔ اکثریت کے جلسوں میں احمدی شریک نہیں ہو سکتے۔ حکومت کی طرف سے الاٹ شدہ جگہ پر ہی احمدی عبادت گاہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ ایسے بیسیوں قوانین نے احمدیوں کے ہاتھوں کو باندھ رکھا ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانہ سے لیکر پھانسی تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ احمدیوں کے خلاف پاکستانیوں کے ظلم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

پاکستان کا دستوری بحران

حضرت نوح نبی کے سیلاب سے اس کی مماثلت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان کے دستوری بحران پر ۲۸ نومبر ۱۹۹۷ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی تھی۔ پاکستان کے موجودہ سیلاب کے پس منظر میں اس خطبہ کا ایک حصہ ہدیہ قارئین ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’پس اس پہلو سے ایک لمبے عرصے تک مظالم کا پانی اوپر چڑھتا رہا۔ اس عدلیہ کے ظلم میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ہائی کورٹ بھی ڈوب گئی اور ان کے ہاں سے انصاف کا تصور کلیۃً غائب ہو گیا۔ پس ان سے اُوپر کی سپریم کورٹ کی پہاڑی رہ جاتی تھی جس پر احمدی پناہ لے سکتے تھے۔ اس پہاڑ پر بھی پانی چڑھ گیا اور ایک ایسا بحران قائم ہوا جسے ہم دستوری بحران کہہ سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی ان لوگوں کی حمایت کی جو ظلم کی حمایت کرنے والے تھے۔ اب بظاہر احمدیوں کیلئے یہ پہاڑیاں ڈوب گئیں لیکن وہ خدا جس کے علم میں تھا کہ ان کیلئے پہاڑیاں ڈوب جائیں گی اس نے ہمارے لئے کشتی نوح کا انتظام کر رکھا تھا۔ ایسا انتظام کر رکھا تھا جس نے کبھی ڈوبنا نہیں تھا جن پہاڑیوں کو یہ ڈبو رہے تھے یہ اپنی نجات کی راہوں کو ختم کر رہے تھے اپنی پناہ گاہوں کو ڈبو رہے تھے، آج جو بحران ہے وہ بعینہٖ یہی صورت ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے احمدیوں کیلئے کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑی۔ اپنے لئے بھی کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑی۔ اب وہ سب عدالتیں اس پانی میں ڈوب چکی ہیں۔ جو غرقابی کا پانی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن پر اترا ہے اور اس سے نجات کی اب ان کیلئے کوئی راہ باقی نہیں۔ وہ ملک جس کا آئین ڈوب جائے، وہ ملک جس کا آئین جماعت احمدیہ یعنی سچائی کی مخالفت کر رہا ہو اور خدا تعالیٰ اُسے غرق کر دے اس کیلئے کوئی پہاڑی باقی نہیں رہا کرتی۔

یہی وہ مماثلت ہے جس کی وجہ سے میں نے حضرت نوح کا ذکر کیا ہے۔ حضرت نوح کے بیٹے کا بھی یہی خیال تھا کہ وہ پہاڑیاں مجھے پناہ دیں گی لیکن ایک پہاڑی سے اوپر منتقل ہوتے ہوئے آخر اس کیلئے ناممکن ہو گیا کہ کسی ایسی جگہ پہنچے جہاں سیلاب کا پانی اس کی پناہ گاہ کو غرق نہ کر دے۔ پس بعینہٖ یہی صورت اس وقت پاکستان کے آئینی بحران کا ہے ان لوگوں کو بارہا میں نے سمجھایا۔ خطبات کا ایک سلسلہ ہے جو اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے خوب متنبہ کیا۔ میں نے کہا جو ذرائع تم نے جماعت کے خلاف استعمال کئے ہیں۔ تقدیر الٰہی نے ہمیشہ تم پر الٹائے ہیں۔ کوئی استثناء بنا کے دکھاؤ۔ ہمیشہ جو کچھ تم جماعت پر کرتے رہے، اللہ کی تقدیر نے انہیں تم پر اُلٹا دیا اور آئندہ یہی ہوگا لیکن جنہوں نے عقل نہیں کرنی جن کو کبھی عقل نہیں آیا کرتی یہ وہ آنکھوں والے ہیں جو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اندھے ہیں۔ وہ کانوں والے ہیں جو کانوں سے سنتے ہوئے بھی بہرے ہیں اور اب قوم کو ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا ہے جس سے نکلنے کا کوئی رستہ باقی نہیں سوائے اس کے یہ سارا قانون بھاڑ میں جھونک دیا جائے اور ازسرنو انصاف پر مبنی قوانین بنائے جائیں۔ اب اس کے سوا کوئی رستہ دکھائی نہیں دے رہا۔ اگر یہ پانی میں ڈوبا ہے۔ اس لئے کہ آگ میں جھونکنا پڑتا ہے تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ قانون تو گیا۔ اب یہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اب قوم کے دانشوروں کا فرض ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ آئندہ قانون میں وہ رخنے نہیں رہنے دیئے جائیں گے۔ جن رخنوں کی راہ سے ملائیت قانون میں داخل ہوتی ہے۔ جن رخنوں کی راہ سے ناانصافی قانون میں داخل ہوتی ہے۔ ایک ہی قانون ہے جو ملک کی حفاظت کر سکتا ہے۔ جو قانون قائداعظم نے اپنے بیانات میں پیش کیا اور جس دستور کا قائداعظم نے تصور باندھنا تھا۔ اس میں ایک بھی ایسا رخنہ نہیں تھا جس کے ذریعے ملاں اس دستور میں دخل اندازی کر سکے۔

پس اب دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اگر انہوں نے عقل حاصل کی، نصیحت پکڑی اور آئندہ جو قانون بنائے جائیں، ان میں قائداعظم کے تصور کی طرف واپس لوٹ گئے تو چونکہ وہ تصور انصاف کا تصور تھا اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی صورت ہے جو اس ملک کو آئندہ ہلاکتوں سے بچا لے گی۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو اللہ کی تقدیر تو بہرحال غالب آنی ہے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ ضرور اپنے کرشمے دکھائے گی اور جو بھی کرشمہ دکھائے گی وہ لازماً جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو ملاں بدل نہیں سکتا‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۷ء، الفضل انٹرنیشنل ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۷ء بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان ۱۷ جنوری ۲۰۰۸ء) (مرسلہ:: صدیق اشرف علی، موگرال کیرلہ)

صاف ستھرے مہذب لوگ: دوسرے مسلمانوں کے مقابل احمدی مسلمان صاف ستھرے اور مہذب ہیں۔ ان کو کوئی دُکھ پہنچے تو یہ لوگ احتجاج کرنے کیلئے گھروں سے باہر نہیں نکلتے۔ اگر باہر نکلیں بھی تو پرامن جلوس کی شکل میں۔ لوگوں پر حملہ کرنا۔ جائیدادوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی واقعہ احمدیوں کی تاریخ میں کبھی نظر نہیں آ سکتا۔ ایسے بے ضرر اور بے گناہوں کو دہشت گردوں نے اپنے ظلم کا نشانہ بنایا ہے، پھر بھی ان کے صبر کا پیمانہ نہیں ٹوٹا۔ احمدی جب بھی اپنا منہ کھولتے ہیں تو صرف یہ کہتے ہوئے ’’ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے‘‘ وہ نہایت خاموشی سے آنسو بہا رہے ہیں۔

پاکستان ایک گندہ نالہ ہے جس میں امن اور تہذیب کا یہ پھول (احمدیت کا) کھول رہا ہے۔ شمشان کے اس پھول کو مرجھانے سے کون بچائے گا......؟؟ اگر امن کے ضامن لوگ ہی ذمہ داری نہیں نبھائیں گے تو ان (احمدیوں) کی حفاظت کیسے ہو سکتی ہے۔ (صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرلہ)

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

قادیان دارالامان میں رمضان کا چاند نظر آتے ہی حسب سابق رمضان کی روحانی مصروفیات کا آغاز ہوا۔ مرکزی مساجد مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ شہر کی سات دیگر مساجد میں نماز تراویح کا اہتمام تھا۔مسجد ناصر آباد، مسجد دارالانوار، مسجد ننگل ، مسجد نور، مسجد بیت الفتوح، مسجد دارالبرکات، مسجد کاہلواں۔ان مساجد میں درج ذیل **۱۸ حفاظ کرام** نے نماز تراویح پڑھائی۔مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر، مکرم مولوی اسلم احمد صاحب۔مکرم مولوی مخدوم شریف صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم نقیب الامین صاحب، مکرم مولوی حافظ اکبر صاحب، مکرم تنویر الحق ، مکرم مجید عالم ، مکرم عاقب اللہ شریف ، مکرم نعیم احمد پاشا، عزیزم حافظ تصور احمد نسیم، مکرم حافظ ہارون صاحب۔عزیزم حافظ فرحان احمد صاحب گنائی۔عزیزم حافظ تصور احمد عاقل، عزیزم حافظ شاکر احمد، مکرم حافظ ہاشم احمد صاحب، عزیزم حافظ محمد شمائل۔عزیزم حافظ عمر خان، عزیزم حافظ نجیب احمد۔عزیزم حافظ منیر احمد، عزیزم حافظ یونس خان، عزیزم حافظ سلمان طارق۔مکرم عمیر عباس، طلباء جامعہ احمدیہ۔، عزیز مصباح الدین، عزیز عبد الباسط، عزیز رفیق احمد، وطلباء حافظ کلاس جامعہ احمدیہ قادیان۔

درس القرآن: 20 رمضان سے اردو زبان میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس القرآن جو ایم ٹی اے نشر ہوئے، ان کو سنانے کا انتظام مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد دارالانوار اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کیا گیا تھا۔حضور انور کے درس سے قبل 19 رمضان تک بعد نماز عصر سے شام چھ بجے تک مسجد اقصیٰ سے درس القرآن کا انتظام تھا جبکہ مستورات کیلئے مسجد مبارک میں سننے کا انتظام تھا۔

جن علماء کرام نے درس دیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں: مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری ، مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ، مکرم مولوی باسط رسول صاحب ڈار، مکرم مولوی مبشر احمد صاحب حامل۔مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ، مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر، مکرم مولوی مبشر احمد صاحب خادم۔مکرم مولوی شمیم احمد صاحب غوری استاد جامعہ احمدیہ۔علماء کرام نے قرآن مجید کے بعض حصوں کا ترجمہ اور تفسیر پیش کر کے قرآن مجید کی حسین تعلیمات کو اُجاگر کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تفاسیر سے سامعین کو روشناس کیا۔

بعد نماز فجر مرکزی مساجد کے علاوہ دیگر مساجد میں بھی درس الحدیث دیا جاتا رہا۔جن میں رمضان کے مسائل اور دیگر جسمانی ۔اخلاقی وروحانی مسائل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔بعد نماز فجر و درس حدیث کثرت سے احباب جماعت مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دُعا کیلئے حاضر ہوتے رہے۔

اعتکاف: رمضان کے آخری عشرہ میں سنت نبوی کے مطابق احباب وخواتین نے اعتکاف بھی کیا چنانچہ درج ذیل مساجد میں درج ذیل ترتیب سے معتکفین بیٹھے۔مسجد مبارک میں 25، مسجد اقصیٰ میں 47، مسجد دارالانوار میں 54، جبکہ مسجد اقصیٰ میں ہی 22 مستورات نے اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔ہر سال کی طرح امسال بھی اہالیان قادیان اور طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان کے علاوہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے اور بیرون ہند سے بھی آئے ، مہمانانِ کرام نے اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔

رمضان کے دوران مرکزی اعلان کے مطابق احباب نے صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی کی۔اس موقع پر غرباء میں نقدی اور جنس کی شکل میں امداد بھی تقسیم کی گئی جبکہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خاص ارشاد کے تحت قادیان کے علاوہ پنجاب ۔ہریانہ۔ہماچل، اترانچل، یوپی اور دیگر صوبہ جات میں بھی غرباء میں عیدی تقسیم کی گئی۔ (ادارہ)

قادیان میں عیدالفطر کی مبارک و پُرمسرت تقریب سعید

الحمد للہ قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۱ ستمبر کو عیدالفطر کی پرمسرت تقریب ہوئی جس کے لئے مسجد اقصیٰ کے قدیمی حصہ کے علاوہ اُوپر اور نیچے وسیع ہالوں اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مردوں کیلئے اور مسجد مبارک واوپر ے حصہ دالان حضر اماں جان اور نصرت گرلز ہائی سکول میں انتظام کیا گیا تھا جبکہ گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام احمدیہ گراؤنڈ میں تھا۔صبح ساڑھے نو بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔آپ نے فرمایا کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں اور یہ ہر سال بار بار آتی ہیں ان عیدوں کے پیچھے دراصل وہ خوشی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے قرب اس کے وصال کی خاطر قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔صرف نئے کپڑے پہن لینا یا اچھا کھانا کھالینا ہی عید کا مقصد نہیں ہے بلکہ حقیقی مقصد یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کیلئے مسلسل قربانی کرتا جائے ، اس کی عبادت کرے، اس کے پانے کیلئے مجاہدے کرے اور اپنی تمام تر توفیق کے مطابق اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔پس ہمیں رمضان کے گذرنے کے بعد عید مناکر ان مجاہدات وریاضات کو چھوڑ نہیں دینا چاہئے جن کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا قرب پایا۔

آپ نے فرمایا: ہر ایک کی طاقت استعداد اور کوشش کی ایک حد مقرر ہے اس حد تک پہنچنا اس کا فرض ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے قریب ہونا اس سے انعامات پانا یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔پس ہمیں اپنی اس کوششوں کو ختم نہیں کر دینا چاہئے بلکہ جو عادت رمضان میں عبادات نوافل دعا کی پیدا ہوئی ہے اس کو جاری رکھنا چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

خطبہ عید کے آخر پر آپ نے ان دعاؤں کی طرف توجہ دلائی جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ روز خطبہ جمعہ میں پڑھیں اور احباب جماعت کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔اسی طرح پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر اور شہداء احمدیت کے درجات کی بلندی اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی۔اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد احباب جماعت آپس میں گلے ملتے ہوئے ایک دوسرے کو عید مبارک دیتے رہے۔حسب معمول مضافات قادیان سے آنے والے جملہ مہمانان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔یاد رہے کہ مسجد اقصیٰ کی توسیع کے بعد پہلی بار یہاں نماز عید ادا کی گئی۔مسجد کے مختلف حصوں میں نماز پڑھنے کے بعد نکلنے کیلئے ایک الگ راستے مخصوص کر دیئے گئے تھے جس سے احباب کو نکلنے میں سہولت رہی اور کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔کھانا کھلانے اور سیکورٹی کی ڈیوٹیاں ادا کرنے کے لئے محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر نگرانی خدام نے نہایت خوش اسلوبی سے تعاون کیا۔فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔ٹھیک تین بجے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالفطر ایم ٹی اے کے ذریعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے نشر ہوا جو احباب جماعت نے مسجد اقصیٰ ، مسجد مبارک، لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے گھروں میں سماعت کیا۔اللہ تعالیٰ اس عید کو عالم اسلام کیلئے حقیقی عید بنائے اور اس کی برکات سے سب کو مستفیض فرمائے۔ (ادارہ)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

Ahmad Computers

Naseem Khan

(M)+9198144-99289

(M)+9198767-29998

(O) +911872500468

e.mail : naseemqadian@gmail.com

Ahmad computers

Deals in:All Kinds of Computers,Desktop, Laptop

Hardwares, Accesories, Software Solutions, Networking

Printers,Toners, Cartridge Refilling, Photostat Machines etc.

*Railway Reservations,Airtickets Dish & Mobile recharge,

*Pay Your Bills here: (Electricity,Telephone,Moblie etc.)

THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516

SONY LG intel hp Canon

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471,2237-8468

ملکی رپورٹیں

مشترکہ جلسہ امن سکم وبھوٹان

سکم کے دارالحکومت گنٹوک سے بیس میل کے فاصلہ پر بمقام بھوسک جماعت احمدیہ سکم وبھوٹان کی مشترکہ امن کانفرنس مورخہ ۲۸ فروری کومنعقد ہوگی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان بطور مرکزی نمائندہ تشریف لائے۔ جلسہ کی کاروائی مکرم عبدالجلیل صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت سے شروع ہوئی جس کا نیپالی ترجمہ مکرم وکرم چھتری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ نظم عزیزم صغیر احمد نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدہ علاقہ کے سرپنچ صاحب نے استقبالیہ اور تعارفی کلمات بیان کئے۔ ''اسلامی تعلیمات کا فلسفہ'' کے عنوان پر مکرم سرن سبہ نے نیپالی زبان میں تقریر کی۔ اُس کے بعد دیگر مذاہب کے مذہبی رہنماؤں کو اپنا اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن میں رون رائے نمائندہ ستیہ سائی مشن، معروف اسکالر رمیش رائے ایم ایس سی آف سکم، مکرم زگی لامہ صاحب آف دارجلنگ نمائندہ بدھ مت نے اپنی تقاریر میں دُنیا میں قیام امن کیلئے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سب نے اپنی تقریر میں اس بات کا برملا اظہار کیا کہ دُنیا میں امن قاء کرنے کے سلسلہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی پہل یقیناً قابل تحسین ہے۔ ایک اسکالر نے کہا کہ پہلے ہم سنا کرتے تھے کہ Peace Conferance لندن میں ہورہی ہے۔ امریکہ میں ہورہی ہے۔ California میں ہورہی ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ Peace Conferance اس گاؤں میں بھی ہورہی ہے جسے جماعت احمدیہ نے پرگنائز کیا ہے۔ اس کیلئے عالمگیر جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں اور سب نے سکم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے فلاحی کارناموں اور خدمت خلق کے کاموں کو خوب سراہا۔

اس موقع پر مذہبی رہنماؤں کے علاوہ کچھ سرکاری بالا افسران اور دیگر افسران بھی شامل ہوئے۔ پانچ اخباری نمائندگان کے علاوہ ایک نیشنل چینل نمائندہ ٹیلی ویژن بھی شامل ہوئے۔ نیز ایک سابق ایم ایل اے سکم نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کے بعد اسلام کی نمائندگی میں بعنوان ''اسلامی رواداری'' اور ''اسلام ایک امن وسلامتی کا مذہب ہے۔'' مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ انچارج سکم اور مولوی سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد ایک ترانہ ''روشنی کا سفر'' بھوٹان سے تشریف لانے والے تین خدام نے پیش کیا۔ صدر اجلاس مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب نے دیگر مذاہب کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قیام امن کیلئے کی جانے والی کوششوں کا نیپالی زبان میں اظہار خیال کیا۔

آخر میں خاکسار نے شکریہ احباب کیا۔ اس کانفرنس کی خبر کو سکم کے مختلف اخبارات نے جلی حروف کے ساتھ شائع کیا۔ اسی طرح سکم کے Nayuma چینل نے کانفرنس کے پروگراموں کی جھلکیاں نشر کیں۔ جس سے لاکھوں لوگوں تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچا۔

کانفرنس میں مردوزن سمیت 190 افراد شامل ہوئے۔ جن میں مسلمانوں کے علاوہ، ہندو، عیسائی اور بدھ مت کے زیادہ تر لوگ شامل تھے اور ایک دشوار گزار پہاڑی سفر برداشت کر کے سطح سمندر سے 6500 فٹ اوپر اتنے لوگوں کا اکٹھا ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں مکرم یوسف صاحب مبلغ انچارج سکم کے علاوہ مکرم نیشنل صدر صاحب بھوٹان نیز جملہ معلمین سکم و بھوٹان خصوصاً نائب صدر جماعت احمدیہ سکم کا خصوصی تعاون رہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

(ناصر احمد شاہ صدر جماعت احمدیہ سکم)

وڈمان میں لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ یوم امہات

۲۵ جون کو محترمہ رضوانہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں جلسہ یوم امہات منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت کلام پاک وترجمہ ونظم خوانی کے بعد عزیزہ ساجدہ پروین نے تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں، محترمہ نصرت جہاں صاحبہ نے ''دختِ کرام''۔ عزیزہ متینہ بیگم نے ''بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کا زمانہ تربیت شروع ہوتا ہے''۔ عزیزہ آسیہ پروین نے ''تربیت اولاد''۔ عزیز نجمہ بیگم نے ''اچھی مائیں'' کے عناوین پر تقریر کیں۔ دُعا کے ساتھ ہی جلسہ ختم ہوا۔ (عزیزہ عطیہ بیگم جنرل سیکرٹری وڈمان۔ آندھرا)

سرکل کانپور میں تین روزہ تربیتی کیمپ

سرکل کانپور میں ۲۴ تا ۲۶ جون تین دن تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ ۸ جماعتوں کے ۴۵ بچے شامل ہوئے جن کو دینی معلومات سکھا کر ان کا امتحان لیا گیا نیز علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ پوزیشن لینے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ پروگرام کے اختتام پر دو تربیتی تقاریر یں ہوئیں۔ مکرم حافظ فرمان احمد صاحب اور مکرم قادر احمد صاحب معلم اور مکرم شرف الدین صاحب نے خاص تعاون کیا۔

کانپور میں آنکھوں کا مفت طبی کیمپ

مورخہ ۱۸ جون کو خیر آباد آنکھ اسپتال کے تعاون سے مفت موتیا بند آپریشن کیمپ لگایا گیا۔ ایک دن پہلے آس پاس کے علاقوں میں کیمپ کی تشہیر کی گئی۔ صبح ۹ بجے سے دوپہر تین بجے تک ۱۰۷ مریضوں کا چیک اپ ہوا جس میں ۹۵ مریضوں کا او پی ڈی اور چودہ مریضوں کے آپریشن ہوئے اس سلسلہ میں مکرم شعیب احمد صاحب سولیچہ صدر جماعت کانپور، مکرم رشید احمد انجم زعیم انصار اللہ، مکرم رئیس احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم خلیل احمد صاحب جنرل سیکرٹری اور خیر آباد آئی ہاسپٹل کے ڈاکٹر مکرم ایس اے واحدی صاحب مکرم ڈاکٹر امت سری واستو صاحب نے خاص طور پر تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء عطا فرمائے۔ (فیروز احمد نعیم سرکل انچارج کانپور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''کشتی نوح'' کے ملیالم ترجمہ کی رسم اجراء

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ر جولائی ۲۰۱۰ء کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم کے ایم احمد کویا صاحب زونل امیر کالیکٹ منعقدہ ایک شاندار تقریب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ آلاراء کتاب ''کشتی نوح'' کے مالایالم ترجمہ کی رسم اجرائی عمل میں لائی گئی۔

اس کتاب کا ترجمہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے کیا ہے۔ اس کے ریویو اور پروف ریڈنگ وغیرہ کے فرائض مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ پینگاڑی نے سرانجام دیئے ہیں۔ مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب صدر اشاعت کمیٹی کیرالہ کی زیر نگرانی طباعت وغیرہ آمور سرانجام پائے گئے۔

اس کتاب کی طباعت کے پورے اخراجات لجنہ اماء اللہ پینگاڑی اور لجنہ اماء اللہ لکشدیپ نے برداشت کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مترجم اور دیگر معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ کتاب بہتوں کی ہدایت کا موجب بنادے آمین۔ (کے وی عیسیٰ کویا، سیکرٹری تعلیم القرآن کالیکٹ)

سکندرآباد میں خدام انصار کی مشترکہ پندرہ روزہ تعلیمی وتربیتی کلاس

مورخہ ۱۶ تا ۳۰ مئی پندرہ روزہ تربیتی کلاس جماعت احمدیہ سکندرآباد کے زیر انتظام الہ دین بلڈنگ میں بعد نماز فجر تا صبح دس بجے منعقد ہوئی۔ ۱۶ جون کو باجماعت تہجد کی نماز ادا کی گئی اور نمازِ فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ پھر دعا کے بعد تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس کلاس میں اطفال، خدام اور انصار کے ۱۳۵ افراد شامل ہوئے۔ تربیتی کلاس میں حاضرین کو نماز سادہ وترجمہ قرآن مجید ناظرہ اور احادیث دینی معلومات، اردو ریڈنگ سکھائی گئی۔ طلباء کیلئے کھیلوں کا بھی انتظام کیا گیا۔

صوبہ کیرالہ وتاملناڈو میں تحریک جدید کے تحت ریفریشر کلاسز کا انعقاد

گزشتہ دنوں محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی زیر نگرانی جماعتہائے احمدیہ کالیکٹ، کوئمبٹور، میلا پالیم اور چنائی میں زونل اور مقامی سیکرٹریان تحریک جدید چار ریفریشر کلاسز کا انعقاد عمل میں آیا۔ جن میں ہر دو صوبہ جات کے جملہ زونل امراء کرام، صدر صاحبان اور مبلغین ومعلمین سلسلہ نے شرکت کی۔

۲۷ جون کو بمقام بیت القدوس کالیکٹ صبح ٹھیک ساڑھے دس بجے مکرم کے ایم احمد کویا صاحب زونل امیر کالیکٹ کی زیر صدارت پہلے سیشن کی کاروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت نظم کے بعد مکرم ایم رفیق احمد صاحب زونل سیکرٹری تحریک جدید کالیکٹ نے استقبالیہ پیش کیا۔ افتتاحی صدارتی خطاب کے بعد مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہ مکرم مولوی پی اے محمد سلیم صاحب معلم سلسلہ کالیکٹ اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اپی مبلغ سلسلہ پینگاڈی نے تحریک جدید کا پس منظر، اغراض ومقاصد اور مطالبات پر تقریر کی۔ نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد دو بجے دوسرے سیشن کی کاروائی مکرم یو منصور احمد صاحب زونل امیر کنور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ایچ شمس الدین صاحب، مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب، مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب۔ مبلغین سلسلہ اور مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید نے علی الترتیب تحریک جدید کے شیریں ثمرات، تحریک جدید کا ذیلی تنظیموں کی ذمہ داریاں، تحریک جدید کا مالی جہاد، تحریک جدید کی عظمت واہمیت اور اس کے امتیازات کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے جملہ معاونین اور شاملین ریفریشر کلاس کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس کلاس میں شاملین کی تعداد ۱۶۰ تھی۔

اسی طرح مورخہ ۲۹ جون کو مسجد المہدی کوئمبتور میں مکرم ایم بشارت احمد صاحب زونل امیر نارتھ تاملناڈو کی

زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی ٹی امیر الدین صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید نے تحریک جدید کے مختلف اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

۳؍جولائی کو صبح دس بجے احمدیہ مشن میلا پالَم میں ریفریشر کلاس کے پہلے سیشن کی کاروائی مکرم اے پی وائی عبدالقادر صاحب ذونل امیر ساؤتھ تاملناڈو کی زیر صدارت شروع ہوئی، تلاوت ونظم کے بعد مکرم اے پی اے ناصر احمد صاحب زونل سیکرٹری تحریک جدید نے استقبالیہ پیش کیا، بعدہ مکرم مولوی ایم عبد الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی اے پی اے ناصر احمد صاحب، مکرم ایم رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوٹار، مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید اور مکرم زونل امیر صاحب ساؤتھ تاملناڈو نے تحریک جدید کے مختلف اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ پہلے سیشن کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد دو بجے دوسرے سیشن کی کاروائی مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی زیر صدارت شروع ہوئی جس میں تلاوت کے بعد مکرم مولوی ابوبکر صاحب نمائندہ نظارت اصلاح وارشاد، خاکسار ایس ایم بشیر الدین انسپکٹر تحریک جدید اور مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ ریفریشر کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

۴جولائی کو شام چھ بجے مسجد احمدیہ چنئی میں مکرم ایم بشارت احمد صاحب زونل امیر نارتھ تاملناڈو کی زیر صدارت اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ دعوت الی اللہ، مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید اور مکرم زونل امیر صاحب نارتھ تاملناڈو نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس کلاس میں پانڈیچیری، کڈلور، پروتی، تھٹہ چیری اور تھٹہ کوڈی کے کم و بیش ۸۰ صدران جماعت، سیکرٹریان تحریک جدید، مبلغین ومعلمین کرام اور مقامی مستورات نے شرکت کی۔

(ایس ایم بشیر الدین، انسپکٹر تحریک جدید کیرالہ وتاملناڈو)

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ پٹنہ زون بہار

۶ جولائی ۲۰۱۰ء کو بمقام بیتیا مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ پٹنہ زون بہار کا پہلا زونل اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مختصر درس اور وقارِ عمل ہوا۔ افتتاحی تقریب ٹھیک دس بجے زیر صدارت مکرم سید عبدالنقی صاحب زونل امیر بہار منعقد ہوئی جس میں تلاوت کے بعد عہد وفائے خلافت، محترم زونل امیر صاحب نے دہرایا۔ عہد خدام واطفال اور نظم کے بعد مکرم سیف اللہ خان صاحب معلم و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پٹنہ زون نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ مکرم شیخ ہارون رشید صاحب اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ جس میں پٹنہ زون کی ۱۷ مجالس کے ۵۰ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم سید عبدالنقی صاحب زونل امیر بہار منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ ونمائندہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت نے محترم صدر صاحب کا خدام واطفال کے نام پیغام پڑھ کر سنایا اور مختصر خطاب کیا۔ خاکسار نے تمام شاملین ومبلغین ومعلمین کا اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے شکریہ ادا کیا۔ اجتماع کی خبر چار اخبارات میں مع فوٹو شائع ہوئی۔ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کے علاوہ بعض افراد کو محترم زونل امیر صاحب نے انعامات دئے۔ (عرفان احمد زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ پٹنہ)

بڑا اکترا (آگرہ) میں مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد

۳۰ مئی کو آگرہ کے گاؤں بڑا اکترا میں مکرم سعید احمد صاحب کے مکان پر فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم صغیر عالم صاحب امروہی نے علاج کیلئے آئے ۸۳ لوگوں کا معائنہ کیا اور ان کو فری ہومیو پیتھک دوائیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ خدمت خلق کی ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور کیمپ کے تمام معاونین کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ (ریاض احمد خان ساندھن ناظم مجلس انصار اللہ آگرہ زون)

لجنہ اماء اللہ کیرنگ کی تبلیغی مساعی

لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے ایک وفد کی شکل میں کیرنگ سے ۶۵ کلومیٹر دور ایک نومبائع جماعت شرنکول کا تبلیغی وتربیتی دورہ کیا جہاں پر ایک تبلیغی جلسے کا اہتمام کیا گیا جس میں علاوہ اور تقریروں کے مکرم انچارج صاحب مبلغ کیرنگ نے بھی تقریر فرمائی۔ جلسہ میں ۳۵ کے قریب حاضری تھی۔ اس موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

کیرنگ میں ۱۳ تا ۱۶ جون سالانہ مقامی اجتماع لجنہ وناصرات منعقد ہوا۔ ۱۳ جون کو نماز تہجد کی ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ صبح ۸ بجے افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم صدر صاحب لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے پرچم کشائی کی۔ تلاوت عہد لجنہ وناصرات کے بعد پیغام حضور انور سنایا گیا۔ نظم کے بعد محترم امیر صاحب جماعت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہندوستان کے مالی قربانیاں کرنے والے احباب کے متعلق اظہار خوشنودی پر مشتمل مکتوب گرامی

لندن:QDN1631/21.05.10

مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بجٹ 10-2009 کی بابت آپ کی فیکس مؤرخہ 03 مئی 2010ء موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو بجٹ سے بڑھ کر وصولی کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے ساتھی کارکنان کی مساعی کو قبول فرمائے اور آپ کو اس کی بہترین جزاء عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کے ایمان واخلاص میں بہت برکت عطا فرمائے اور مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور تربیت کے میدانوں میں بھی ہمیشہ ان کا قدم ترقی کی طرف گامزن رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

احمدیہ کیرنگ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد بقیہ پروگرام شروع ہوئے جس میں ممبران لجنہ وناصرات نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ دوصد کے قریب حاضری تھی۔ کیرنگ کے چاروں حلقوں سے لجنہ وناصرات شامل ہوئیں۔ ۱۶ جون کو اختتامی پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد ونظم کے بعد صدر صاحبہ نے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ امیر صاحب کیرنگ نے نصائح کیں۔ اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے اجتماع میں نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات۔ لجنہ وناصرات کو انعامات دیئے۔ آخر پر دعا کے بعد حاضرین اجتماع میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (کوثر بیگم نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اڑیسہ)

سات روزہ تربیتی کیمپ بھدرک زون، اڑیسہ

بھدرک میں سات روزہ تربیتی کیمپ بھدرک زون اڑیسہ ۱ تا ۷ جون منعقد ہوا۔ افتتاحی پروگرام مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب زونل امیر صاحب بھدرک زون وصدر کمیٹی تربیتی کیمپ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک کے ساتھ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے غرض وغایت بیان کی اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ تربیتی کیمپ کے سلیبس کے مطابق کلاسز روزانہ صبح ساڑھے سات تا گیارہ بجے نیز شام سات تا پونے نو بجے لگائی گئیں۔ ہر کلاس کے اختتام پر مجلس سوال وجواب ہوئی۔ شرکاء کیمپ کی تعداد ۷۰ افراد سے زائد تھی۔ روزانہ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نیز صبح فجر نماز کے بعد درس القرآن وبعد نماز مغرب درس ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ ہوتا رہا۔ تربیتی کیمپ میں آئے ہوئے مبلغین معلمین کرام باری باری نماز تہجد پڑھاتے و درس دیتے رہے۔ بعد نماز عصر میوزیک چیئر، گلیل نشانہ، وکبڈی وغیرہ کھیل ہوئے۔ علاوہ ازیں کلاسوں کے بعد باقی وقت میں باقاعدگی سے ایم ٹی اے کا پروگرام شرکاء کیمپ کو دکھایا جاتا رہا۔ لاہور کے شہدا اور زخمیوں کیلئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ شرکا کیمپ کا امتحان بھی لیا گیا۔ اختتامی اجلاس مکرم صدر صاحب کمیٹی تربیتی کیمپ کی زیر صدارت سے منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب نے تربیتی امور پر مفصل تقریر کی۔ پھر مکرم صدر اجلاس وشرکاء کیمپ کو زریں نصائح کیں اور خاکسار نے شرکاء کیمپ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات وتمام شرماء کیمپ کو خصوصی اسناد دی گئیں۔ دعا کے ساتھ اختتامی اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (مقصود علی احمد خان سیکرٹری تربیتی کیمپ کمیٹی)

رپورٹ جلسہ ہفتہ قرآن سونگھڑہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ سونگڑہ میں ہفتہ قرآن یکم جولائی تا ۷ جولائی نہایت پروقار ماحول میں منایا گیا۔ سونگڑہ کی ہرسہ مساجد میں بعد نماز مغرب ہفتہ قرآن منعقد ہوتا رہا۔ مورخہ ۷ جولائی کو مکرم سید انوار الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی زیر صدارت جامع مسجد میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم عبدالواسع صاحب نے قرآن تلاوت کی اور عزیز غیاث احمد صاحب، مکرم میر کمال الدین صاحب سیکرٹری دعوۃ الی اللہ، اکرم ماسٹر شیخ مطلوب احمد صاحب عزیز سید اعزاز الدین وقف نو نے قرآن کریم کی خوبیوں اور حسین تعلیمات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ ہفتہ قرآن کے دوران ایک انصار مکرم

عبدالواسع صاحب کی تقریب آمین کی خوشی میں شیرینی تقسیم کی گئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات کے نور سے منور کرے۔(آمین) (سید انوار الدین احمد۔نمائندہ بدر سونگڑہ اڑیسہ)

کیرنگ میں واقفین نو کے ۱۵ روزہ صوبائی تربیتی کیمپ کا انعقاد

صوبہ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے واقفین نو کا تعلیمی و تربیتی کیمپ ۱۵ تا ۳۰ مئی کو جامع مسجد کیرنگ میں منعقد ہوا جس کے تحت روزانہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور نماز مغرب سے عشاء تک کلاسز لگائی گئیں۔

صوبہ بھر کے ۳۷ و مقامی ۲۰ بچوں کو تین گروپ میں بانٹا گیا اور مختلف گھنٹیوں کے تحت قرآن کریم، حدیث، نماز، تاریخ اسلام واحمدیت و دینی مسائل سکھائے گئے۔اس دوران مختلف تاریخی مقامات پر لے جایا گیا۔ایک وقار عمل بھی کروایا گیا۔آخری روز تمام وقف نو بچوں کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور انعامات دیئے گئے۔حضور انور کے جرمنی جلسہ کے وقف نو کلاس کا ترجمہ اڑیہ زبان میں کر کے بچوں کو دیا گیا۔کیمپ کے انعقاد میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ مبلغین و معلمین اور مکرم شیخ حلیم الدین صاحب، مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب نے خصوصی تعاون دیا فجزاھم اللہ۔(امجد خان۔زونل سیکرٹری وقف نو)

نرنکار (ایک امن پسند تنظیم) کے پبلک جلسہ میں امیر صاحب جماعت احمدیہ سکندرآباد کی تقریر

مورخہ ۴؍اپریل کو ایک امن پسند تنظیم Nirankar کی طرف سے جوبلی ہلز حیدرآباد میں منعقدہ ایک بڑے پبلک جلسہ میں جماعت احمدیہ سکندرآباد کو شرکت کی دعوت دی گئی۔شام چھ بجے جلسہ کا آغاز ہوا جس میں مکرم سلطان محمد اللہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد، خاکسار حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ، مکرم محمد عبد اللہ صاحب بدر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی وقف نو محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد، محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ آف سکندرآباد وفد کی صورت میں گئے۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سکندرآباد نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسلام کی پُر امن تعلیم کو پیش کیا نیز حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا ذکر کر کے جماعت احمدیہ کی امن پسند تعلیم کو پیش فرمایا۔غیر احمدی افراد بھی اس جلسہ میں حاضر تھے۔جلسہ کی حاضری پانچ ہزار سے زائد تھی۔تقریر کے اختتام پر جلسہ کے صدر اور بانی تنظیم نے مکرم امیر صاحب موصوف سے دوبارہ ملاقات کی اور بتایا کہ "وہ مختلف ممالک میں دورہ کرتے رہتے ہیں، جرمن، انگلینڈ، امریکہ وغیرہ میں جماعت احمدیہ قائم ہے اور ان احمدیوں سے انکی ملاقات ہوتی ہے اور فی الواقع جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے جو قیام امن کیلئے بہت جدوجہد کر رہی ہے"۔

الحمد للہ کہ سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا اور کئی لوگوں نے ہم سے مل کر اسلام کی تعلیم کو سراہا۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

نئے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی مرکز احمدیت میں آمد

مورخہ ۵؍اگست ۲۰۱۰ کو گورداسپور کے نئے ڈپٹی کمشنر جناب برجھی چند صاحب IAS، ایس ڈی ایم بٹالہ جناب راہل چابا صاحب اور نائب تحصیلدار قادیان، جناب منجیت سنگھ صاحب مقامات مقدسہ کی زیارت اور عہدیداران جماعت سے ملاقات کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان۔مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان اور مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے ان کے ساتھ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ملاقات کی اور ان کو جماعت احمدیہ کے بارے میں ضروری معلومات مہیا کرائیں اور آنے والے جلسہ سالانہ کے تعلق سے ضروری انتظامات کے بارے میں بات چیت کی۔اس موقع پر ناظر صاحب اعلیٰ نے مکرم ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا۔آخر میں محترم ڈپٹی کمشنر صاحب زیارت کی غرض سے دار المسیح تشریف لے گئے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی اور ان کی تاریخی اہمیت کے بارے میں بہت شوق سے معلومات حاصل کرتے رہے اور بہت متاثر ہوئے۔ (نائب ناظر امور عامہ قادیان)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۳۳واں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۳۳ویں سالانہ ملکی اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کر دیں۔نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۱۴ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔جملہ صوبائی؍زونل؍مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔بدھ۔جمعرات۔قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

کیا آپ نے کوئی کتاب لکھی ہے......؟

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب؍اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لیکر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف: ☆۔کتاب کا نام ☆۔مُرتبہ ☆۔مترجم کا نام ☆۔ایڈیشن ☆۔مقام اشاعت ☆۔تاریخ اشاعت ☆۔ناشر ☆۔طابع ☆۔تعداد صفحات ☆۔زبان ☆۔موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس 0092476214953۔گھر 0476214313۔موبائل 03344290902۔فیکس: 0092476211943۔

ای میل: ayaz313@hotmail.com tahqeeq@gmail.com tahqeeqj@yahoo.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ۔پاکستان)

سیکرٹریان اصلاح وارشاد توجہ فرمائیں

سیکرٹریان اصلاح وارشاد بھارت کی یاد دہانی کیلئے تحریر ہے کہ ہر ماہ باقاعدگی سے اصلاحی کمیٹی کا اجلاس کیا کریں اور ماہانہ رپورٹ بھجوایا کریں۔(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔سوموار۔منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔(انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اس الٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

تحریک یتامیٰ فنڈ

یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن میں سورۃ نساء کی آخری ساتویں آیت کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ:

’’یہ یتیموں کے بارہ میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانہ کس طرح......؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو، انہیں لاوارث سمجھ کر اُن کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو، اُن کے بھی جائزے لے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر جس تعلیمی میدان میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اُس کے حصول کیلئے ان کی بھرپور امداد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے، اُس کیلئے تعلیمی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کیلئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے، وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اُجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اس کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں اُس کے مطابق اس کیلئے موقع مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔‘‘

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔ حضور انور نے اس تحریک کا اعادہ کرتے ہوئے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۹ء میں کیا تھا فرمایا کہ بیرونی ملک والے، پاکستانی احمدیوں کے علاوہ باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔

خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حسب توفیق اس بابرکت تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔ دفتر محاسب میں اس غرض کیلئے ’’**یتامیٰ فنڈ**‘‘ کے نام سے امانت کھولی جاچکی ہے۔ جملہ مخیّر احباب خصوصاً، باقی احباب جماعت عموماً بچوں اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے موقعہ پر خصوصی طور پر **تحریک یتامیٰ فنڈ** میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

سیدنا بلال فنڈ میں حصہ لیں

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ آپ سب احباب کو معلوم ہے کہ مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو لاہور پاکستان میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں ۹۷ نفوس اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگئے اور ۱۰۰ کے قریب احباب شدید طور پر زخمی ہوئے۔ شہداء کے لواحقین کی نگہداشت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں ایک بابرکت تحریک ’’سیدنا بلال فنڈ‘‘ کے نام سے جاری فرمائی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010 میں اس تحریک کا اعادہ کرتے ہوئے تمام احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ’’سیدنا بلال فنڈ‘‘ نام سے علیحدہ مدّ قائم کی گئی ہے۔ تمام احباب جماعت عموماً اور مخیّر احباب خصوصاً اس بابرکت فنڈ میں ضرور حصہ لیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر بیت المال آمد، قادیان)

منیجر ہفت روزہ بدر سے رابطہ کیلئے

منیجر بدر سے رابطہ کیلئے احباب کرام اس نمبر کو ڈائل کریں: **09914200702**

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

حالات حاضرہ

چین میں امسال شدید بارشوں اور سیلاب سے 3185 افراد جاں بحق

مورخہ ۱۰ ستمبر کو چین کے جنوبی مشرقی ساحلی صوبہ میں میرانٹی نامی سمندری طوفان ٹکرایا۔ اس سال چین سے ٹکرانے والا یہ دسواں سمندری طوفان تھا۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق مسلسل شدید بارشوں کی وجہ سے امسال سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ (مٹی کے تودے گرنے) سے اب تک 3185 افراد ہلاک جبکہ 1060 افراد ہنوز لاپتہ ہیں۔

عراق میں امریکی فوجی آپریشن ختم

امریکہ نے عراق پر حملہ کے ساڑھے سات سال بعد ۳۱ راگست کو اپنا فوجی آپریشن ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ صدر براک اوبامہ کے وعدوں کو پورا کرنے کی جانب یہ ایک اہم قدم ہے۔ حالانکہ تاحال عراق میں بے اطمینانی کا ماحول ہے اور مسلسل ہو رہے دہشت گردانہ حملوں میں درجنوں لوگ مارے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل ہی عراق میں امریکی افواج کی تعداد کو گھٹا کر پچاس ہزار کر دیا گیا ہے۔ امریکی نائب صدر بائیڈن نے کہا کہ امریکہ عراق چھوڑ کر نہیں جا رہا بلکہ صرف اپنا فوجی آپریشن ختم کر رہا ہے۔ یعنی اب ہمارا آپریشن ’’عراقی فریڈم‘‘ سے بدل کر ’’آپریشن نیوڈان‘‘ ہو جائے گا۔ عراق میں امریکہ کا فوجی آپریشن کلی طور پر 2011 کے آخر میں ختم ہونا ہے۔ واضح ہو کہ ۲۰۰۳ میں امریکہ کے سابق صدر جارج ڈبلیو بش نے امریکہ میں ایٹمی ہتھیاروں کو تباہ کرنے کیلئے عراق میں باقاعدہ جنگی مہم کی ابتداء کی تھی۔ حالانکہ اس جنگ کے دوران کوئی ہتھیار برآمد نہیں ہوا۔ ۲۰۰۳ء کے بعد سے اب تک عراق میں 4400 امریکی فوجی اور ایک لاکھ سے زائد عراقی افراد کی اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اور اس جنگی مہم میں امریکہ اب تک تقریباً ایک عرب ڈالر خرچ کر چکا ہے۔

دنیا میں امسال کینسر کے باعث سب سے زیادہ اموات

امریکن کینسر سوسائٹی کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق دنیا میں امسال سب سے زیادہ اموات کینسر کے نتیجہ میں ہوں گی اور سب سے زیادہ روپیہ بھی اسی بیماری کے علاج میں خرچ ہو رہا ہے۔ فی سال اس بیماری پر ہونے والے اخراجات ایک ٹریلین ڈالر یعنی تقریباً 468 کھرب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق دنیا کے اقتصادی نظام پر سب سے خطرناک اثر کینسر کی بیماری پر ہونے والے اخراجات کی وجہ سے ہے جبکہ دل کے امراض پر خرچ ہونے والی رقم 753 ملین ڈالر ہے۔ دنیا میں کینسر سے ہونے والی 7.6 ارب اموات میں سے دو تہائی اموات انتہائی غریب اور اوسط کمائی والے ممالک میں ہوتی ہیں۔

ہندوستانیوں کے فون اخراجات 2 لاکھ کروڑ

تقریباً 65 کروڑ فون استعمال کرنے والے بھارتیہ بازار میں ہندوستانی ٹیلی کام بازار اب دو لاکھ کروڑ روپے سالانہ کے اعداد و شمار کو پہنچ رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ہر روز بھارت میں چار لاکھ نئے افراد ٹیلی کام بازار کے خریدار بن رہے ہیں۔ اعداد و شمارز پر نظر ڈالی جائے تو ہندوستان کے افراد روزانہ تقریباً 548 کروڑ روپے صرف فون پر ہی خرچ کر دیتے ہیں جبکہ بھارت میں فون اخراجات کی شرح دنیا میں سب سے کم ہے۔

بیرون ممالک جمع ہے بھارت کی 125 ارب ڈالر کی غیر قانونی رقم

واشنگٹن کی ایک اقتصادی تنظیم ’’گلوبل فائینشل انٹیگریٹی‘‘ کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت میں بدعنوانی لگاتار بڑھنے کے نتیجہ میں غیر قانونی دولت کا اخراج ملک سے بڑی تیری سے ہو رہا ہے۔ سن ۲۰۰ سے ۲۰۰۸ کے درمیان آٹھ سالوں میں بھارت سے 125 ارب ڈالر یعنی تقریباً 58 کھرب روپے (198 کروڑ روپے) کی غیر قانونی کمائی بیرون ممالک میں پہنچا دی گئی ہے۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

منقولات:

قرآن مجید محفوظ نہیں تو دنیا کا کوئی مذہب محفوظ نہیں رہے گا:

وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کا عید الفطر پر پیغام

نئی دہلی۔ وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے کہا ہے کہ اگر ۱۱ ستمبر کو فلوریڈا میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے منصوبے کو نہیں روکا گیا تو دنیا کا کوئی مذہب محفوظ نہیں رہے گا۔ وزیر اعظم نے عید الفطر کے موقع پر عالم اسلام کو بالعموم ہندوستانی مسلمانوں کو عید کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے سے ان دہشت گردوں کی بن آئے گی جو اسلام کے نام پر خون خرابے میں مصروف ہیں۔ اور اگر پادری نے اپنا کہا پورا کر دکھایا تو دہشت گردی کو پروان چڑھانے میں یہ حرکت بہت مدد و معاون ثابت ہوگی اور پھر جس تیری سے دہشت گردی پھلے پھولے گی، اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ Teri Jones سے اپنی اس رکیک حرکت اور ناپاک منصوبے سے باز رہیں گے۔ عالم سطح پر کی جانے والی مذمت اور مخالفت میں تمام مسلم ممالک ہی نہیں بلکہ غیر اسلام ممالک کے سربراہان بھی قرآن سوزی کے منصوبے کی شدت سے مخالفت کر رہے ہیں۔ (روزنامہ ہندسماچار مورخہ ۱۱ ستمبر ۲۰۱۰)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20602: میں اصغر احمد عتیق ولد عبدالحمید عاجز قوم بھٹی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان علم عمر32 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: نعیم احمد ملکانہ　　العبد: اصغر احمد عتیق　　گواہ شد: بشیر الدین

وصیت نمبر20603: میں رفیق احمد مبلغ سلسلہ کوٹارولد ایم کے میران صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاکخانہ کوٹار ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-20 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5544 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد انور احمد　　العبد: رفیق احمد　　گواہ شد: سید نصیر الدین

وصیت نمبر20604: میں حسینہ بانو زوجہ اشرف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر29 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن الاجس ڈاکخانہ سعودی عربیہ ضلع سعودی عربیہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-5-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ایک لاکھ روپے۔ بذمہ خاوند۔ زیورات وزن 5 تولہ 22 کیرٹ۔ قیمت اندازاً 5000 سعودی ریال۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد سلام الدین　　العبد: حسینہ بانو　　گواہ شد: رانا محمد افضل

وصیت نمبر20605: میں عابدہ ناصر زوجہ پی عبدالناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مریاکنی ڈاکخانہ نرورام کن ضلع پالگاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات وزن 20 پون میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: ٹی عبدالناصر　　الامۃ: عابدہ ناصر　　گواہ شد: ٹی نورالدین

وصیت نمبر20606: میں آس محمد ولد مکرم غنی رضا قوم لوہار مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ بیعت 2001ء ساکن قادر آباد ڈاکخانہ بناور ضلع بدایوں صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-8 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد کی تفصیل: 190 گز زمین میں مکان موجودہ قیمت دو لاکھ۔ ایک مکان 50 گز زمین میں موجودہ قیمت ایک لاکھ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: فرید احمد ناصر　　العبد: آس محمد　　گواہ شد: محمد فیروز

وصیت نمبر20607: میں شہنشاہ بانو زوجہ آس محمد قوم احمدی مسلمان مزدوری تاریخ بیعت 2001ء ساکن قادر آباد ڈاکخانہ بناور ضلع بدایوں صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 9 بیگھا زمین موجودہ قیمت 2 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد یوسف　　العبد: شہنشاہ بانو　　گواہ شد: محمد فیروز

وصیت نمبر20608: میں طارق محمد ولد محمد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ مبلغ سلسلہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3864 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: ناصر احمد زاہد　　العبد: طارق محمد　　گواہ شد: سید فضل نعیم

وصیت نمبر20609: میں ہشام عبدالحکیم ولد پی عبدالحکیم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر22 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-09-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: کے ایم ناصر احمد　　العبد: ہشام عبدالحکیم　　گواہ شد: مبشر احمد

وصیت نمبر20610: میں رضیہ سلطانہ زوجہ محمد جاوید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر19 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاٹراپلی ڈاکخانہ کاٹراپلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-01-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند 10000 روپے۔ زیورات طلائی وزن 5 گرام قیمت اندازاً 4925 روپے۔ زیورات نقرئی وزن 150 گرام قیمت اندازاً 3750 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمود احمد خادم　　الامۃ: رضیہ سلطانہ　　گواہ شد: محمد جاوید احمد

وصیت نمبر20611: میں ڈاکٹر سی ایچ عبدالمجید ولد ایس وی قمرالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ آیورویدک ڈاکٹر عمر65 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-09-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پینشن فی ماہ 5000 روپے۔ بینک بیلنس 300000 دوکان سے 6000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 11000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: حبیب الرحمٰن　　العبد: عبدالمجید　　گواہ شد: سی ایچ عبدالحمید

وصیت نمبر20612: میں نوفل ایم وی ولد عبداللہ آزاد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: کے ایم ناصر احمد　　العبد: نوفل ایم وی　　گواہ شد: ہشام عبدالحکیم

وصیت نمبر20613: میں ٹی کے مسعود احمد ولد بی عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر64 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مع زمین قیمت 2300000 روپے، خسرو نمبر 90/4/1987 خالی زمین 684000 روپے (ایک ایکڑ 71 سینٹ) کل 2984000 روپے خسرہ نمبر 1550/1A/1987 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: مدثر احمد　　العبد: مسعود احمد　　گواہ شد: سلیم احمد

وصیت نمبر20614: میں محمد جاوید احمد ولد بکشہ پکی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید بیرون عمر23 سال تاریخ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بیعت 2001ء ساکن کاٹراپلی ڈاکخانہ کاٹراپلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-01-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد یعقوب　　العبد: محمد جاوید احمد　　گواہ شد: محمود احمد خادم

وصیت نمبر 20615: میں ضمیر خان ولد نصیر خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر 31 سال تاریخ بیعت یکم اکتوبر 2008ء ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-10-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر احمدی والد صاحب کی جائیداد اندازاً قیمت پندرہ لاکھ روپے۔ میری جائیداد اندازاً قیمت دس لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: اے ایم فیروز خان　　العبد: ضمیر　　گواہ شد: اے ایم جمشید

وصیت نمبر 20616: میں بی محمد عادل ولد عبد الباری قوم ساکن سولور ڈاکخانہ سولور ضلع کوئمبٹور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-10-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین سلامت نگر 2.1/4 سینٹ زمین میں 1800 فٹ میں بلڈنگ قیمت 14 لاکھ۔ فلیٹ نمبر 96 مہالکشمی نگر کنلگل شولور 8 سینٹ زمین قیمت 16 لاکھ۔ جاسمین نگر شولور 5 سینٹ زمین قیمت 35 لاکھ۔ فلاٹ نمبر ۳ پائی اینڈ پائی نگر ۵ سینٹ جس میں 1400 مربع فٹ بلڈنگ زیر تعمیر ہے قیمت 75 لاکھ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: اے ایم فیروز خان　　العبد: بی محمد عادل　　گواہ شد: اے ایم جمشید

وصیت نمبر 20617: میں کے ایس ابوبکر ولد سید علی قوم مسلم پیشہ فارغ عمر 58 سال تاریخ بیعت 1970ء ساکن payyanakal ڈاکخانہ kallai ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-8-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد اندازاً قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: آئی کے منصور احمد　　العبد: کے ایس ابوبکر　　گواہ شد: کے ایس اشرف

وصیت نمبر 20618: میں کے پی مریم بی زوجہ کے ایس ابوبکر قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 53 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن payyanakal ڈاکخانہ kallai ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-8-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی کل وزن 32 گرام قیمت اندازاً 35200 روپے۔ جائیداد 45000 روپے۔ جائیداد اندازاً قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: آئی کے منصور احمد　　العبد: کے پی مریم بی　　گواہ شد: کے ایس ابوبکر

وصیت نمبر 20619: میں ایم کے محمد کویا ولد ایم ایم محی الدین کویا قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن arakinar ڈاکخانہ arakinar ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-8-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم دو لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: آئی کے منصور احمد　　العبد: ایم کے محمد کویا　　گواہ شد: مولوی ظفر احمد

وصیت نمبر 20620: میں وی پی زہرہ زوجہ عبد الشکور قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن nuduvattam ڈاکخانہ arakinar ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-5-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی کل وزن 179.57 گرام قیمت اندازاً 197527 روپے۔ حق مہر 1500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: کے ایس مظفر احمد　　الامۃ: پی وی زہرہ　　گواہ شد: کے پی عبد الشکور

وصیت نمبر 20621: میں امینہ داؤد زوجہ داؤد احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروکے ڈاکخانہ فیروکے ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-5-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری

درخواست ہائے دعا

☆......میرے بڑے لڑکے ارشد ریحان کے جڑواں بیٹے حنان احمد اور منان احمد جو ۹ جولائی ۲۰۰۱ء کو پیدا ہوئے تھے۔ یہ دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ حسنان احمد بٹ شدید بیمار ہے، علاج چل رہا ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ بچے کی دماغ کی رگ دب گئی ہے۔ یہ خبر سن کر مجھ کو جو صدمہ ہوا میں بیان نہیں کر سکتی۔

تمام جماعت کے افراد سے دردمندانہ التجا ہے کہ وہ خاص طور پر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ اعانت بدر -/171 (حلیمہ شکور زوجہ محمد عبد الشکور۔ ساکن ننگل قادیان)

☆......نیز میرے چھوٹے لڑکے عزیزم فیروز احمد کو قادیان میں جماعت کی خدمت کرنے کا موقع عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی درخواست ہے کہ اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے کی تمام مشکلات کو دور فرمائے نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحیح رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اعانت بدر -/270 روپے۔

☆......میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ عطیۃ المنعم امید سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہونے والی اولاد کو اللہ تعالیٰ نیک صالح خادم دین اور والدین کے قُرۃ العین بنائے اور زچہ بچہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔

اعانت بدر -/171 روپے۔

☆......اسی طرح خاکسارہ اپنے اور اپنے شوہر کی صحت و سلامتی والی درازی عمر و دینی و دنیوی ترقیات کیلئے اور خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے اور تمام نیک خواہشات کی تکمیل کیلئے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہے۔ اعانت بدر 171 روپے۔ (حلیمہ شکور زوجہ محمد عبد الشکور۔ حال مقیم ننگل قادیان)

اعلاناتِ نکاح

☆......محترم محمد اظہر حسین ولد مکرم محمد اکبر حسین صاحب ساکن خانپور ملکی تحصیل تاراپور ضلع منگھیر (بہار) کا نکاح عزیزہ صبر النساء روبی بنت محمد شاہ جہاں صاحب ساکن پھلوریا۔ ضلع گوپال گنج بہار کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۴/جون ۲۰۱۰ء کو بمقام پھلوریا مکرم مولوی سید شکر اللہ صاحب سرکل انچارج مظفر پور بہار نے پڑھا۔ اعانت بدر -/200 روپے۔ (مینیجر بدر)

☆......مورخہ ۲۷ اگست کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر مکرم محمد فرحت اللہ غوری صاحب ابن مکرم محمد نصرت اللہ صاحب غوری یادگیر کا نکاح مکرمہ صبیحہ امجد صاحبہ بنت مکرم امجد لطیف صاحب ساکن جے پور (راجستھان) کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اعانت بدر -/200 روپے۔ (بشارت احمد حیدر۔ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۸ مئی ۲۰۱۰ء کو پہلے بچے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "مدبر احمد" رکھا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم رحمت اللہ شیخ صاحب ساکن خانپورہ کشمیر کا نواسہ اور مکرم اماں اللہ خان صاحب تُرک کا پوتا ہے۔ قارئین بدر سے بچے کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقی نیز خادم دین بننے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔　　(ظہور احمد خان۔ خادم سلسلہ کشمیر)

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی کل وزن 304 گرام قیمت اندازاً 334400 روپے۔ حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: داؤد احمد M.C　　الامۃ: امینہ داؤد　　گواہ شد: آئی کے منصور

وصیت نمبر 20622: میں آئی کے احمد کٹی ولد آئی کے محی الدین کٹی قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 64 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن meenchand ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-5-24 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد 6 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: آئی کے منصور احمد　　العبد: آئی کے احمد کٹی　　گواہ شد: ٹی احمد سعید

وصیت نمبر 20623: میں ایم سی شاغل ولد ایم سی محمود قوم احمدی پیشہ سیلز مین عمر 18 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کاراپرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-9-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: ٹی احمد سعید　　العبد: ایم سی شاغل　　گواہ شد: یو۔ وائی عفیف

(بقیہ خلاصہ خطبہ عید الفطر از صفحہ اوّل)

ظلموں کو روا رکھنے کی مخالفین احمدیت علماء بھی اجازت دیتے ہیں نہ صرف علماء بلکہ بعض حکومتیں اس ظلم میں ملوث ہیں اور ظالموں کی پشت پناہی کرتی ہیں۔

فرمایا: کیا یہ وہ یسر کا دور ہے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی تھی کہ آج اگر مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے تو کل طاقت حاصل ہونے پر مسلمان بھی یہی ظلم کریں گے۔ یقیناً نہیں۔

فرمایا وہ مکی دور عسر کا تھا جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یسر کے حالات پیدا کئے اور پھر ایک زمانے کے بعد عسر کا دور دوبارہ آیا جس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے یسر کی پیشگوئی فرمائی ہے اور وہ یسر کا دور دینی ترقی کے لحاظ سے مسیح موعود کی بعثت کے بعد سے شروع ہونا تھا اور ہو گیا ہے لیکن جو مسیح موعود کو نہیں مانتے وہ ابھی بھی اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اور مسیح موعود کے ماننے والوں پر تنگی وارد کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس سے بڑا امت کیلئے اور کیا بڑا اندھیرا ہوگا کہ جن اندھیروں سے نکالنے اور دوبارہ مسلمانوں کی ساکھ قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجا مسلمان اسی مسیح موعود کی جماعت پر ہی ظلم کر کے اپنے عسر کو لمبا کرتے جا رہے ہیں۔

مخالفین احمدیت تو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ یہ تنگیاں احمدیوں پر وارد کر رہے ہیں۔ احمدیوں پر تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہر تنگی کے بعد کامیابیوں کے دروازے کھولتا جا رہا ہے۔ ہر مخالف اور ظلم جو مخالفین اپنے زعم میں احمدیت ختم کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ ایسی ہر مخالفت کے بعد جماعت ترقی کی ایک اور سیڑھی پر قدم رکھتی ہے اور مخالفین پر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اپنی ناراضگی کا ضرور اظہار فرماتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگوں کو پھر بھی سمجھ نہیں آتی فرمایا: علماء کا طریق و رویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے شروع ہو کر اب تک یہی ہے۔ اب تو یہ بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ کسی مسیح موعود کے آنے کی ضرورت نہیں اور ہم ہی راہنما کافی ہیں فرمایا جن کو خدا تعالیٰ رہنما بنائے اصل رہنما وہی ہوتے ہیں نہ کہ خود ساختہ رہنما۔ فرمایا: مسیح موعود کو نہ مان کر ان کی آنکھ بھی ہر معاملہ کو دنیوی نظر سے دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالتوں پر رحم کرے۔

فرمایا: مسیح موعود کے آنے سے اسلام پر تنگی کا دور گذر گیا ہے۔ مسیح الزمان نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو روشن کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ تمام تر روکوں کے باوجود احمدیت کا قافلہ آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ احمدی مسلمان وہ عملی نمونے دکھا رہے ہیں جو صحابہ کرام نے ہمارے سامنے رکھے تھے جنہوں نے جانوں کی قربانیاں دیں اور اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھا۔ جنہوں نے عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی کوشش کی اور مالوں کو خدا کی رضا کے لئے دین کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔ جنہوں نے خدا اور رسول کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

فرمایا: آج احمدی ہیں جو اس عملی نمونے کی تصویر ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کیلئے ہر قربانی کیلئے نہ صرف تیار ہیں بلکہ دے رہے ہیں۔ یہ نمونے ہر اس ملک میں نظر آ رہے ہیں جہاں احمدیت کے مخالفین اسلام کے نام پر زہر بھر رہے ہیں یا بعض حکومتیں غلط مفادات کے حصول کیلئے ان غلط حرکات کرنے والوں کا ساتھ دے رہی ہیں۔ لیکن یہ سب تنگیاں احمدیوں کو ان قربانیوں کی یاد دلا دیتی ہیں جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے دکھائیں۔

فرمایا: آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عسر بھی تھا اور یسر کی پیشگوئی بھی تھی جسے دنیا نے دیکھا۔ مدینہ آ کر بھی مخالفتوں اور تنگیوں کا دور ختم نہیں ہو گیا۔ مسلمانوں پر جنگیں ٹھونسی گئیں، دھوکے سے شہید کئے گئے۔ جس سے حضور کو شدید غم پہنچا۔ اور آپ تیس دن تک ان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔ لیکن ہر تنگی کے بعد ایک بڑی کامیابی مسلمانوں کی تقدیر بنتی رہی۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بعثت کی صورت میں آپ کے عاشق صادق کے ساتھ بھی یہی وعدے ہیں جو پورے ہونے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر تنگی کے بعد کامیابی کا وعدہ جو دو مرتبہ فرمایا ہے وہ اس لئے ہے کہ جو نظارے دور اول والوں نے دیکھے تھے وہ آپ کی نشاۃ ثانیہ میں بھی ظاہر ہوں۔

فرمایا: اسلام کی سرسبزی کا دور مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے ساتھ مقدر ہے۔ اگر دشمن کی طرف سے تنگیاں وارد کی جاتی ہیں تو کامیابیاں بھی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ بَعْدَ الْعُسْرِ يُسْرًا یعنی تنگی تو ہے لیکن تھوڑی، اس کے بعد فراخی اور کامیابیاں بھی مقدر ہیں۔ یعنی تھوڑی سی تنگی کے بعد بے شمار کامیابیاں ملنے والی ہیں اور جس دین کو اللہ نے قیامت تک شان و شوکت کے ساتھ قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اور تمام نشانیاں بھی پوری ہوتی ہم دیکھتے ہیں اور ترقی کی طرف قدم بھی بڑھ رہے ہیں تو پھر ہم کیوں نہ اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہوں کہ مخالفتیں ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں۔ افراد کی جانیں قربان کرنے سے قومیں تباہ نہیں ہوا کرتیں بلکہ جب جذبے، جوش اور عزم کے ساتھ جانیں قربان کی جائیں اور قربانی کرنے کے عہد کئے جائیں تو وہ قوموں اور جماعت کی زندگیوں کو لمبا کرتی ہیں اور جب خدا کے وعدے ان قربانیوں کو روشن تر کر کے ایمانوں کو مضبوط کر رہے ہوں تو پھر قربانیاں اور تنگیاں بالکل معمولی لگتی ہیں اور ترقیاں نئی شان کے ساتھ نظر آتی ہیں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فتح اور کامیابیوں کے وعدے کئے ہیں اور ہمیں ان خوشخبریوں کی روشنی میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ مخالفین کی طرف سے کی جانے والی تنگیوں و ظلموں سے جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا۔ دشمنوں کا مقاصد میں ناکام ہونا فتح کی نشانی ہے اور انشاء اللہ فتح کا نقارہ بھی ضرور بجے گا۔

فرمایا: دشمن وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں احمدیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ حضور انور نے بنگلہ دیش اور پاکستان میں کی جانے والی مخالفتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ رمضان سے اب تک 97 شہادتیں پاکستان میں ہو چکی ہیں۔ ان کے خیال میں احمدیوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں۔

فرمایا: ان خون بہانے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے خون کے ہر قطرہ کا ضرور حساب لے گا اور ہمیں اس طرح نوازے گا اور نواز رہا ہے جو ہمیں ہر دم فتح مبین کے قریب لے جا رہا ہے۔

فرمایا: لاہور کے واقعہ کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف جو لوگوں کو توجہ ہوئی ہے، وہ تو جھکروانے میں اگر ہم اپنی طرف سے کوشش کرتے تو شائد کئی دھائیاں لگ جاتیں۔ پس اللہ کے وعدے کے مطابق ان شہداء نے نہ صرف شہادت کا رتبہ پا کر اگلے جہاں میں ہمیشہ کی زندگی پالی بلکہ اس جہان میں بھی اپنی جان کی قربانی دے کر دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بن گئے ہیں۔

پس خوش قسمت ہیں یہ قربانیاں کرنے والے! پاکستان میں اور لوگ بھی مر رہے ہیں لیکن نہ مرنے والوں کو پتہ ہے کہ ہمیں کیوں مارا گیا اور نہ ان کے لواحقین کو پتہ ہے کہ ہمارے لواحقین کو کیوں مارا گیا لیکن پاکستان میں ہر احمدی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہا ہے اور جانتا ہے کہ اگر میری جان جائے گی تو ایک عظیم مقصد کیلئے جائے گی۔ فرمایا: شہداء کے لواحقین جانتے ہیں کہ ہمارے پیاروں نے ایک عظیم مقصد کیلئے جانیں دیں اور جہاں انہوں نے اپنی جان کے نذرانے دیکر اپنی زندگی ابدی کر لی وہاں پیچھے رہنے والوں کے سر بھی فخر سے اونچے کر دیئے۔ فرمایا: جو جماعتی فائدے ہو رہے ہیں اور ہوں گے جن میں ایمان کی مضبوطی بھی شامل ہے، اس مضمون کے بھی مجھے کئی خط آتے ہیں اور جماعتی تبلیغ کے مزید میدان کھلے ہیں۔ پس گو ہمارے شہداء نے بہت بڑی قربانی دی لیکن اس قربانی کے پیچھے جن عظیم انقلاب کی تاریں ہل رہی ہیں۔ وہ آج کے دن ہمیں اس طرف متوجہ کر رہی ہیں کہ حقیقی عید تو اس دن آئے گی جب ان قربانیوں کے صدقے دنیا اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے گی اور دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ یہ احمدیوں کے تنگ حالات بتا رہے ہیں کہ بے شک عسر کے حالات تو ہیں لیکن اس کے پیچھے مسیح محمدی سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو یسر کے حالات پیدا ہونے ہیں ان میں ان قربانیوں کے روشن باب رقم ہوں گے۔ اس عظیم الشان فتح کا نقارہ بجے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ سے وعدہ فرمایا ہے۔

فرمایا: آئندہ جب احمدیت حقیقی اسلام کی فتح کی خوشی کی عید منائی جائے گی تو شہداء احمدیت کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ دنیا کو بتایا جائے گا کہ آج جو تم فتح کی خوشیاں اور عید منا رہے ہو یہ ان قربانیوں کی مرھون منت ہیں جو شہداء نے اپنے خون بہا کر دی۔

فرمایا: دشمن سمجھتا ہے کہ احمدی کا خون ارزاں ہے یہ خون تو ہر دن اپنی قیمت بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ قرون اولیٰ کے شہداء کی قربانیوں کو تاریخ نے آج تک نہیں بھلایا تو ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنے والوں کی قربانیوں کو بھی تاریخ کبھی نہیں بھلائے گی۔

فرمایا: شہیدوں کے بیوی بچے ماں باپ بھائی بہن بلکہ ہم سب کو اس بات پر اپنے پیارے شہداء کا شکر گذار ہوتے ہوئے عید منانی چاہئے کہ انہوں نے زمانے کے امام کی فکروں کو دور کرتے ہوئے جہاں اپنے خون سے جماعت کی تاریخ رقم کی ہے وہاں ہمیں بھی عید منانے کے نئے اسلوب سکھا گئے ہیں۔

فرمایا: چند سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جہاں نفس کی پاکیزگی کی خاطر رمضان میں ہم جائز چیزوں کی قربانی دیتے ہیں جس کے بعد ہم عید مناتے ہیں وہاں ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو جان کی قربانی دے کر جنتوں کی بشارت پا کر حقیقی عید منانے والے بن گئے ہیں اور خدا کی رضا کا مقام پا گئے ہیں گو پیچھے رہنے والوں کیلئے یہ بڑی تکلیف دہ صورت حال ہے۔ اپنوں کا غم بھلایا نہیں جا سکتا اور جب ظاہری خوشی کا موقعہ یا عید یں آئیں تو جدائی کا غم زیادہ اُبھر کر سامنے آتا ہے۔

فرمایا: پچھلے رمضان کے بعد اب تک 97 شہادتیں ہوئی ہیں۔ کئی بیوائیں ہیں جو اپنی عدت کا عرصہ پورا کر رہی ہیں اور عید کے باوجود ایک غم کی کیفیت میں ہیں کئی بچے ہیں جو اس سال عید پر اپنے باپوں کی شرکت سے محروم ہیں۔ کئی مائیں اپنے جگر گوشوں کو سینے سے لگا کر عید مبارک دیا کرتی تھیں اس سال ان کے مزاروں پر دعا کر کے اپنے دل کی ٹھنڈک پیدا کریں گی۔ کئی باپ ہیں جو اپنے شہید بیٹوں کے سہارے عید پڑھنے جایا کرتے تھے اب کسی اور کے سہارے انکی قبروں پر دعا کیلئے جائیں گے۔ یہ ایسی صورت ہے جو خونی رشتوں بلکہ قریبی دوستوں کو بھی آج بے چین کر رہی ہے اور عید کی خوشی کی بجائے غم کی کیفیت پیدا کر رہی ہوگی لیکن اگر ہم سوچیں تو رمضان اور عید میں دنیا میں کتنی ہی موتیں واقع ہو جاتی ہیں اور صبر کرنا پڑتا ہے۔

فرمایا: ان شہداء کی موت تو جماعت کو زندگی بخشنے کیلئے ہوئی ہے، ان شہداء نے اپنی جان حضرت مسیح موعودؑ جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق تھے کے ساتھ عہد وفا نبھاتے ہوئے دی ہے، اللہ کی رضا کے حصول کیلئے دی ہے، اسلئے کوئی وجہ نہیں کہ اللہ کی رضا کی خاطر ہم آج عید نہ منائیں۔ جب ہم عید منائیں گے اور اس عید کے دن اپنے غموں کو خدا کے حضور پیش کریں گے تو یہ دعائیں جہاں ان شہداء کے درجات مزید بلند کرنے کا باعث ہوں گی وہاں ہمارے لئے بھی تسکین کے سامان پیدا کریں گی۔ عسر کا عارضی دور یسر کے وسیع دور میں تبدیل ہوگا۔ انشاء اللہ۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عید کے متعلق تمام الہامات ہمیں عید کی خوشیوں کی خبر دیتے ہیں۔ اسلئے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ظاہری عیدوں کے سامان پیدا فرمائے ہیں وہ ہم نہ منائیں اور ان خوشیوں میں شامل نہ ہوں جو اس زمانے کے امام کے ساتھ خدا تعالیٰ نے وابستہ فرمائی ہیں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق عید کا آنا آپ کے لئے مبارک ہے اور پھر آپ کی وجہ سے جماعت احمدیہ اور پھر اُمت محمدیہ کیلئے بھی مبارک ہے۔ فرمایا: اُمّت محمدیہ کی حقیقی عید تبھی ہوگی جب وہ آپؑ کو مان لے ورنہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے جیسے کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مسیح

موعود کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کیلئے عید کے سامان تو پیدا فرما دئے۔ ماننے والوں کیلئے عید مبارک ہے اور جو نہیں مانتے وہ محروم ہیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فتوحات کی خوشخبریاں عید کے حوالے سے دے رہا ہے ہم کیوں نہ اپنے غموں کو بھول کر زمانے کے امام کے ساتھ عظیم تر خوشیوں میں شامل ہوں۔ ہمارے اس خوشی کی حالت میں غم کی وجہ سے نکلے ہوئے آنسو اللہ کے حضور تو بہتے ہیں لیکن دشمن پر اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرتے، کوئی شکوہ نہیں کرتے۔ یقیناً یہ آنسو ہمیں فتوحات کے قریب کرنے کا باعث بنائیں گے۔

فرمایا: پاکستان کے احمدی جس طرح بہادری اور جرأت سے ظلموں کو برداشت کررہے ہیں اور عید منارہے ہیں۔ تمام دنیا کے احمدیوں کا فرض ہے کہ ان کیلئے دعائیں کریں۔ ان ظلموں کی ایک تازہ مثال مردان کے خودکش حملہ کی ہے۔ ان احمدیوں کا مسجد میں آنا ایک جرات مندانہ کام ہے اور جان کی قربانی کیلئے ہر دم تیار رہنے کی ایک عملی شکل ہے۔ فرمایا: عورتوں اور بچوں کو اس خطرے کے پیش نظر آج کل مسجد میں آنے سے روکا ہوا ہے جس کی وجہ سے بعض عورتوں کے بے چینی کے اظہار کے خط بھی آتے ہیں۔ پس ان عورتوں بچوں کو کہتا ہوں کہ اگر دشمنوں کے حملوں کی وجہ سے تمہیں مسجدوں میں آنے اور عیدگاہ میں عید پڑھنے سے روکا گیا ہے تو اپنے گھر کو آہ و بُکا اور گریہ وزاری سے تو بھر سکتے ہیں۔ پس اپنے گھروں کو گریہ وبُکا و آہ وزاری سے اسقدر بھردیں کہ خدا تعالیٰ خود آپ کے دلوں کو تسلیاں دے کر کہے کہ اے میری بندیو اور بچیو! اللہ کا وعدہ ان مع العسر یُسرًا یقیناً سچا ہے۔ یسر آئے گا اور یقیناً آئے گا اور تمہاری تنگیوں کے دن فراخیوں میں بدل کر مسیح موعودؑ کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو سچا کر دکھائیں گے پس تم اپنے خدا کے حضور جھکنے اور گڑگڑانے سے کبھی نہ تھکو۔ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ حقیقی عید جس نے کل نہیں تو پرسوں تو آنا ہی آنا ہے، وہ ہماری زندگیوں میں آجائے۔ ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے وہ وعدے آگے نہ ٹل جائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو غلبہ عطا فرمانا ہے۔ جو فتح مبین ہوگی، کب ہوگی یہ وہ بہتر جانتا ہے۔

فرمایا: اس سال جرمنی جلسے پر میں نے غیر مسلموں سے خطاب میں کہا تھا کہ تم میری بات کو ایک دیوانے کی بڑ سمجھو گے لیکن ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جو نظام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمایا ہے اسی نے اب دنیا میں رائج ہونا ہے اور کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے لیکن پیار اور محبت سے نہ حکومتوں پر قبضہ کرکے نہ دہشت گردی کرکے نہ معصوموں کو قتل کرکے نہ کسی کی اقتصادیات پر قبضہ کرکے نہ کسی کی زمین پر قبضہ کرکے نہ سیاسی جوڑ توڑ کرکے غرضیکہ خالص ہوکر دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہی ہمارا مقصود ہے اور انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

فرمایا: جب دنیا میں خدا کی حکومت قائم ہوگی وہی ہمارے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں، قربانیاں دے رہے ہیں، بے گھر ہو رہے ہیں تو اس عید کے استقبال کیلئے جو جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ یہ راتیں جو بظاہر جماعت احمدیہ پر نظر آرہی ہیں خدا تعالیٰ کی نظر میں قدر کی راتیں ہیں جو عید کی خوشیوں سے پہلے ہر رمضان میں بھی آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کے زمانوں میں بھی آتی ہیں۔ یہی راتیں قبولیت کا درجہ پاکر انقلاب پیدا کردیتی ہیں اور ان کے بعد عیدوں کا ایک سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔

فرمایا: پس کیا ہوا اگر آج جماعت بعض ملکوں میں عسر کے دور سے گذر رہی ہے یہ عسر تو ہمیں یسر اور فتوحات کے راستوں کی نشاندہی کررہا ہے۔ پس اس سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے صبر اور دعا سے اللہ کی مدد اور نصرت اور اس کا لقاء مانگتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ ہمارے پیاروں نے جو قربانیاں دی ہیں اور جن کی وجہ سے گھروں میں بظاہر صدمے کی کیفیت ہے، اسی طرح عورتوں اور بچوں کو عید کی خوشی میں نہ شامل ہونے کا جو غم ہے، اس صدمے اور غم کو اللہ کی رضا حاصل کرنے والا بنادیں۔ یہ دعا کریں کہ ہمارا صبر اللہ کے ہاں مقبول ہوکر خدا کی نظر میں قابل قدر بن جائے پھر دنیا دیکھے گی کہ قربانیوں اور شہیدوں کے خون کے رنگ لانے کا کیا مطلب ہے۔

آئیں! آج ہم دعا کریں کہ ہمارے صبر اور ہمارے حوصلے اللہ کے پیار کو جذب کرنے والا بن جائیں، اس کے فضلوں کی بارش کا پہلے سے بڑھ کر برسنے کا باعث بن جائیں اور خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی عید کی خوشیاں عطا فرمائے۔

فرمایا: اس کے ساتھ آپ سب کو جو سامنے بیٹھے ہیں اور جو اپنے گھروں میں بیٹھے خطبہ سن رہے ہیں، سب کو عید کی مبارک باد دیتا ہوں۔ اب دُعا کریں گے کہ اس میں شہداء کے درجات کی بلندی، ان کے پسماندگان کیلئے دعا کریں گے۔ خدا تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری کرے۔ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کے غموں کو خوشیوں میں بدل دے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد رہائی کے سامان فرمائے۔ مالی قربانیاں کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

پاکستان میں آج کل جو جماعت کی اور جماعتی عمارات کی حفاظت کیلئے قربانی کررہے ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کیلئے بھی دعا کریں۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر اور دنیا کے احمدیوں کے لئے عموماً دعا کریں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا خالص عبد بنالے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے دعا کرائی۔ پھر فرمایا کہ اس بار میں سب سے فرداً فرداً مصافحہ نہیں کروں گا کیونکہ آج کل میری بازو میں شدید درد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ہمام کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے اور شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اَللّٰھم اشف اِمَامَنَا شِفَاءً کَامِلًا عَاجِلًا لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ وَمتّعْنَا بطولِ حَیَاتِہٖ وَبَارِکْ لَنَا فِی عُمْرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔ ☆☆☆

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

سے ہر ایک لیڈر اس آنے والی بھیک پر فخر کرتے ہوئے اپنی قوم کو اپنی فتح کی داستان سنا رہا ہے۔ خود ہی سوچئے اب اس سے بڑا اور کون سا عذاب ہوگا۔ اور عبرت پر عبرت یہ کہ ان بین الاقوامی بھکاریوں پر اقوام عالم کو یقین نہیں ہے کہ یہ امدادی سامان ان ضرورتمندوں تک پہنچے گا بھی یا خود لیڈر ہی نہ ڈکار جائیں۔ پس وہ کشکول جو یہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں پکڑانا چاہتے تھے، آج انہوں نے اپنے ہاتھوں میں تھاما اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جماعت پر جو بھی ظلم کئے جو جو بھی استہزاء کئے، وہ سارے ان پر پلٹ کر پڑے۔ انہوں نے جماعت کے جلسے بند کئے آج ان کے جلسے بم دھماکوں کی گونج سے تھّرا رہے ہیں اور سرِ عام خون کی ندیاں بہا رہے ہیں۔

ڈھٹائی اور بے شرمی یہ ہے کہ یہ تمام خوفناک واقعات کو عذاب ماننے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں جبکہ ابھی ہم نے قرآن مجید کے حوالہ سے بتا دیا ہے کہ یہ سب عذاب ہے اور ایسا عذاب ہے جو اس سے پہلے خدا کے مامور کے انکار کی وجہ سے آچکا ہے۔ اگر یہ عذاب نہیں ہے اور ابتلاع ہے تو ہمیں بتاؤ کہ اس سے پہلے بھی خدا کے کن نیک بندوں پر ایسے خوفناک سیلاب کی شکل میں ابتلاء آیا ہو......؟ کون سے خدا کے نیک بندوں پر ایسا ابتلاء آیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہوں......؟

پس خوف کرو اور خدا سے ڈرو اور قرآن مجید کی اس واضح صداقت کو قبول کرتے ہوئے کہ ہم اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتے جب تک کہ کسی رسول کو مبعوث کرکے اتمام حجت نہ کرلیں۔ خدا کی طرف سے آنے والے سچے مامور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور آپکے بعد آنے والی مبارک خلافت کو قبول کرلیں۔ قرآن مجید نے گستاخ منکرین پر ایک اور طرح کے عذاب کی بھی خبر دی ہے کہ ایسے گستاخ منکرین پر آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا عذاب بھی آتا ہے، چنانچہ فرمایا:

قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اَوْیَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّھُمْ یَفْقَھُوْنَ۔ (الانعام:٦٦) یعنی تو کہہ دے کہ وہ قادر ہے تم پر تمہارے اُوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں شکوک میں مبتلا کرکے گروہوں میں بانٹ دے اور تم میں سے بعض کو بعض دوسروں کی طرف سے عذاب کا مزا چکھائے۔ دیکھ کس طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تا کہ وہ کسی طرح سمجھ جائیں۔

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں ان دنوں پاکستان میں اس عذاب کی کھیتی میں بھی خوب تلخ پھل لگ رہے ہیں۔ پوری قوم مذہبی، علاقائی اور لسانی طور پر گروہ در گروہ ہوکر ایک دوسرے پر جو حملہ آور ہے، اس تفصیل کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اب خود ہی سوچو کہ کیا اب بھی یہ ابتلا ہی ہے یا خدا کی طرف سے کوئی مامور آچکا ہے جس کا تم انکار کر چکے ہو جس کی تم گستاخی کر چکے ہو۔ جس کی سزا تم بھگت رہے ہو۔ پس یاد رکھو! یہ ابتلاء نہیں ہے یہ آسمانی سزا یا الٰہی عذاب ہے۔ پس خدا سے ڈرو اور خدا کے سچے مسیح و مہدی کو قبول کرلو تا کہ مزید عذاب سے بچ جاؤ۔

خدا کے مامور کی اس وارننگ کو غور سے پرکھو!

"عذاب الٰہی جو دنیا میں نازل ہوتا ہے وہ تبھی کسی پر نازل ہوتا ہے جب وہ شرارت اور ظلم اور تکبر اور غلو میں نہایت کو پہنچ جاتا ہے"۔ (انوار الاسلام صفحہ ١٦ حاشیہ نمبر ١)

پھر فرمایا: "قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑ رہے؟ اے غافلو! تلاش کرو! شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہے جس کی تم تکذیب کررہے ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ بحوالہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ ١٢٥٠)

پھر فرمایا: "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ٢٥٧)

آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

سونے والو ! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے — جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر — وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرراہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولا کریم — نیک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے — حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

(اشتہار النداء من وحی السماء مجموعہ اشتہارات جلد ٣ صفحہ ٥٢٥)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ وہ مسیح موعود کے اوّل المخاطبین ہیں، وہ اس کے روحانی پیغام کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لائیں اور خود بھی عذاب سے بچیں اور دنیا کو بھی آئے دن آنے والے خوفناک عذابوں سے بچائیں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ صرف پاکستان میں نہیں، تمام دنیا پر اگر یکجائی نظر ڈالیں تو وہ کسی نہ کسی عذاب کا شکار ہے۔ کہیں خانہ جنگیوں کا عذاب ہے، کہیں سیلاب ہے، کہیں طوفان ہیں اور کہیں زلازل اور وجہ اس کی یہ ہے کہ دنیا فسق و فجور اور بدیوں کی انتہا میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کو راہ ہدایت کی طرف آنے کی توفیق بخشے اور پے در پے آنے والے عذابوں سے بچائے۔

(منیر احمد خادم)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 16-23 September 2010 Issue No. 37-38

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

اے میرے رب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکر یہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے یقیناً میں تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ستمبر 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج رمضان کا آخری جمعہ اور آخری روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس رمضان کو ذاتی زندگی میں بھی اپنے فضلوں کی بہار لانے والا بنادے اور جماعتی ترقیات کیلئے بھی ایک نیا سنگ میل ثابت ہو۔

اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو قبول فرما کر ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے جو ہم نے اپنی ذات اپنے بیوی، بچوں اور اپنے خاندان کیلئے کی ہیں اور ان دعاؤں کو بھی قبول فرمائے جو ہم نے جماعت کی ترقی کیلئے کی ہیں۔ فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپکی جماعت کی ترقی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے اور انشاء اللہ یہ ترقیات مقدر ہیں۔ ہماری دعائیں تو اس ثواب میں حصہ دار بننے کیلئے ہیں جو ثواب اللہ تعالیٰ نے اس کی کامیابی اور ترقی کیلئے کوشش کرنے والوں کیلئے رکھا ہوا ہے اور ان ترقیات کیلئے کوشش کر کے ان کی برکات سے فیضیاب ہونے کیلئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے فیصلہ کا اعلان کیا ہوا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب آئیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری زندگی میں یہ کامیابیاں دکھا کر ہمیں حصہ دار بنالے تو یہ اس کا احسان ہے ورنہ اسے ہماری دعاؤں کی کیا ضرورت ہے نہ اسے ہماری کوشش کی ضرورت ہے۔ فرمایا: ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر اپنے رحم اور فضل کی نظر ڈالے رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے، اس کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں۔

فرمایا: میں عموماً دعائیں ہی آج پڑھوں گا۔ آپ میرے ساتھ یہ دعائیں پڑھتے جائیں اور ساتھ آمین کہتے جائیں۔ نیز فرمایا خطبہ جمعہ کے بعد بھی اس آخری روزے کے بقیہ چند گھنٹوں کو دعاؤں سے بھرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے اس کے بعد قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور ارشادات پیش فرمائے۔

حضور انور نے سب سے پہلے قرآنی دعا رَبِّ اَوزِعنی اَنْ اشکر نعمتکَ الّتی انعمت علیَّ وَعلی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعمل صالِحًا ترضٰہ واصلح لی فی ذُرِّیَّتی اِنّی تُبْتُ الیک وَانی من المسلمین پڑھی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا کہ اے میرے رب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکر یہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نیز دعاؤں کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے بعض کی تفصیلات بھی بیان فرمائیں اور ان کی اہمیت و برکات کی طرف توجہ دلائی۔

آخر پر حضور انور نے یہ دعا کی کہ اے میرے مالک میرے قادر میرے پیارے میرے مولیٰ میرے رہنما، اے زمین و آسمان کے خالق اور اس میں موجود ہر چیز پر تصرّف رکھنے والے، اے خدا جس نے لاکھوں انبیاء اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا اے وہ علی و کبیر خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اے وہ رحمٰن خدا جس نے مسیح جیسا رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کی امت میں امت کی رہنمائی کیلئے پیدا فرمایا۔ اے نور کے پیدا کرنے اور ظلمت کے مٹانے والے ہم تیرے عاجز بندے تجھ سے تیرے وعدوں کا واسطہ دیکر جو تو نے اپنے محبوب اور سب سے پیارے رسول اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کئے ہیں نیز ان وعدوں کا واسطہ دیکر جو تو نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام صادق اور عاشق صادق سے کئے ہیں تیرے حضور عاجزی کرتے ہوئے یہ فریاد کرتے ہیں کہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے عظیم الشان نشان ہمیں دکھا۔ ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔ تو یقیناً اپنے وعدے پورے کرے گا۔ لیکن ہمیں یہ خوف بھی دامنگیر ہے کہ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کی وجہ سے یہ وعدے پورے ہونے کا وقت آگے نہ چلا جائے۔ تیری رحمانیت اور تیری رحیمیت کا واسطہ دیکر تجھ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے عملوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے ہمارے گناہوں اور ظلموں کے باوجود ہمیں اپنے انعاموں اور احسانوں سے اسطرح نوازتا چلا جا جس طرح تو نے ہمیشہ سے ہم سے سلوک رکھا ہے باوجود اس کے کہ ہم نے اپنا حق اسطرح ادا نہ کیا جو حق ادا کرنے کا حق ہے۔ تو ہمیشہ ہم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برساتا رہا اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط تر کرتا رہا: میں آج پھر عاجزانہ طور پر تیرے سامنے عرض کرتا ہوں کہ اے رحمٰن اور وھاب خدا ستار العیوب اور غفور الرحیم خدا اپنی رحمانیت اور وھابیت کے دروازے کبھی ہم پر بند نہ کرنا۔ ہمارے عیبوں اور کمزوریوں سے ہمیشہ پردہ پوشی فرمانا۔ ہم پر بخشش اور رحم کی نظر رکھنا جس سلوک سے ہمیں اب تک نوازتا رہا ہے اس کو کبھی بند نہ کرنا۔ ہم تجھ سے ہر اس خیر کے طالب ہیں جو تو نے کسی کیلئے بھی مقدر کی ہے بلکہ ہر وہ خیر جس کا تو مالک ہے محض اور محض اپنے فضل سے عطا فرما۔ اے میرے خدا میں تیری تمام صفات کا واسطہ دے کر تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کی خیر سے ہمیں متمتع فرما۔ اے ہمارے پیارے خدا ہم نہایت درد دل اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور جھکتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کو رحم فرماتے ہوئے اپنے وعدے کے مطابق کہ اُدعُونی اَستجِب لَکُم ہماری دعاؤں کو سن اور ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو تیری عبادت سے بیزار ہیں بعد المشرقین پیدا کردے۔ ہمیں اپنے خالص عبد الرحمٰن بنادے۔ ہمارے سینے اپنی محبت میں سرشار کردے۔ ہمارے اعمال و اقوال عمدہ اور صاف کردے، جو تیرے چہرے اور تیرے حکم پر قربان ہونے والے ہوں۔ ہم تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے والے بن جائیں۔ آپؐ پر تیرے حکم کے مطابق درود بھیجنے والے بن جائیں۔ تیرے مسیح موعود کو جن کو تو نے اپنے وعدے کے مطابق اس زمانے کیلئے بھیجا ہے آپ کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے بن جائیں۔ آپؑ کو حکم وعدل مانتے ہوئے آپ کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔ اے خدا! ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمارے سینے اپنی محبت اور اپنے پیاروں کی محبت سے بھر دے۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرمادے۔ شیطان کے تسلط سے ہمیں ہمیشہ بچا۔ ہم وہ قوم بن جائیں جو ہمیشہ تیرے پیار کو جذب کرنے والے ہوں۔ ہمیں ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے خدا! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ دنیا کے سینے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے کیلئے کھول دے اور تمام مسلمانوں کو اُمّت واحدہ بنادے اور تمام فتنے و فساد جنہوں نے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے۔ ان سے مسلمانوں کو نکال ان کی آنکھیں کھول تا تیرے مسیح و مہدی کو پہچان لیں۔ اے اللہ! دنیا کو عقل دے کہ وہ زمانے کے امام کو پہچان کر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ آمین یارب العالمین۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم نصیر احمد صاحب بٹ ابن مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب کی شہادت کا ذکر فرمایا جن کو پاکستان میں ۸ ستمبر کو شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید مرحوم کے درجات بلند فرماتا رہے۔ آمین۔ ☆☆☆

ہوش میں آؤ......!!

جو خون شہیدوں کا بہا بیت خدا میں　　اُتری ہے یہ اس کی ہی سزا ہوش میں آؤ
یہ نوح کا طوفان ہے جو قہر خدا ہے　　اب نوح کی کشتی ہے پناہ ہوش میں آؤ
جو قوم بھی تکذیب میں بڑھ جاتی ہے حد سے　　کرتا ہے خدا اس کو تباہ ہوش میں آؤ
بھاری ہے یہ آفت کرو صدقہ و خیرات　　پھیلے گی ابھی اور وبا ہوش میں آؤ
ہر ظلم جو کرتے ہو خدا دیکھ رہا ہے　　پکڑے گا تمہیں میرا خدا ہوش میں آؤ
بھیجا ہے جسے مولیٰ نے اب مان لو اس کو
مومن تمہیں دیتا ہے صدا ہوش میں آؤ

(خواجہ عبد المؤمن اوسلو۔ ناروے)